U48882. Date- 26-11-05

Title - KASHAF UL HAAJAT TARJUMA URDU MAALABUD MINAH.

Creator - Sana ullah Panipati.

Publisher - Matba Naami Press (Lucknow).

Date - 1895.

Pages - 11

Subject - Islam - fuqaa; Islam - Ibadat-o-Rusoom; Islam - A-Masail.

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب کثیر المنفعت مسمی بہ

کشف الحاجۃ

یعنی ترجمہ اردو

مالابد منہ ۱۳۱۲ھ

۱۸۹۵ء

باہتمام ابو الحسن [illegible] احمد [illegible] بار سوم ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۲

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مطبوع

نمبر ۱۹۰۳

اشتہارات

غنیۃ الطالبین مترجم

یہ کتاب فقہ مین حضرت غوث الاعظم رحمہ کے جانب منسوب ہے قیمت فی جلد ۸؍ محصولڈاک ۳؍

جامع المناقب

ناظرین یہ کتاب معمولی کتاب قصہ کہانی کی نہین ہے بلکہ اس کتاب کو عام مسلمانون سے ایسا تعلق ہے جیسا جان کو بدن سے مولوی حافظ رحمت اللہ مرحوم نے اس کتاب مین صحیح صحیح حالات اور سچے سچے واقعات اور فضائل ومناقب مع غزوات وتاریخی حالات ابتداے آدان ولادت باسعادت تا زمان شہادت یا وفات عام صحابہ کرام خصوصًا خلفاے برحق وعشرہ مبشرہ وازواج مطہرات واہل بیت رسالت وجملہ امام ہمام کی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین قرآن شریف اور حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور اقوال علماے کرام سے استنباط کرکے لکھے ہین مبالغہ اور افراط وتفریط نہین کیا ہے قیمت فی جلد ۸؍ محصولڈاک ۱؍

تحفۃ الاخیار (ترجمہ) مشارق الانوار

یہ مقدس اور مستند کتاب علم حدیث مین اول درجہ کی ہے مؤلف علیہ الرحمہ نے (۱۹۲۷۵) احادیث صحیحین سے (۲۲۴۶) احادیث چھانٹ کے تحریر فرمائے ہین اور مترجم مرحوم نے اس کتاب کا ترجمہ بڑی صحت اور خوبی سے اُردو زبان مین فرماکے جابجا ایسے فائدے بڑھا دیے جس سے اس ترجمہ کو شرح لکھنا زیبا ہے قیمت فی جلد عہ؍ محصولڈاک ۲؍

ظفر جلیل (شرح) حصن حصین

یہ کتاب ادعیات اور عملیات مین ایسی معتبر ہے کہ

دوسری کتاب اسکے مقابل نہین مولوی قطب الدین خان مرحوم کو خدا غریق رحمت فرماے جنھون نے اسکی شرح اُردو مین فرماکے عام فہم کر دیا قیمت فی جلد عہ؍ محصولڈاک ۲؍

ترجمہ نصاب الاحتساب

یہ کتاب علامہ عمر بن محمد بن عوض سنامی رحمہم اللہ کی تالیفات سے علم فقہ زبان عربی مین اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکا ترجمہ مطبع کی کوشش سے ہوکے طبع ہوا ہے قیمت فی جلد ۸؍ محصولڈاک ۱؍

مفتاح الجنۃ

ضروری مسائل نماز وروزہ وغیرہ کے مولوی کرامت علی مرحوم نے اس کتاب مین لکھے ہین قیمت فی جلد ۳؍ محصولڈاک ۱؍

تنبیہ الغافلین کلان

مسائل فقہ مین یہ کتاب اُردو زبان اور سلیس عبارت مین مسلمانون کے لیے بہت مفید کتاب ہے قیمت فی جلد ۸؍ محصولڈاک ۱؍

خدا کی نعمت (معروف بہ) تفسیر مرادیہ

مؤلفہ مولانا شاہ مراد اللہ صاحب سنبھلی یہ تفسیر اردو زبان مین شرح بسط کے ساتھ پارۂ عم کی ہے کم استعداد مسلمانون کے واسطے نہایت ہی مفید ہے قیمت فی جلد عہ؍ محصولڈاک ۲؍

بہار خلد (معروف بہ) شمائل ترمذی شریف

یہ کتاب نظم مین حضرت کافی مرحوم کی یادگار ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل جمیلہ کی شرح نظم اردو زبان مین نہایت اختصار کے ساتھ کی ہے قیمت فی جلد ۵؍ محصولڈاک ۱؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب کثیر المنفعت مسمّی بہ

کشف الحاجۃ

ترجمہ اردو

ما لا بد منہ ۱۳۱۲ھ

۱۸۹۵ء

باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد غفرلہ اللہ الصمد بار سوم ماہ شعبان ۱۳۱۲ھ

مطبع نامی واقع کرنیل گنج لکھنؤ مطبوع گردید

نمبر ۱۹۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ۝ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ المُرسَلِینَ وَعَلیٰ اٰلِہِ الطَّاھِرِینَ وَاَزوَاجِہِ المُطَہَّرَاتِ اُمَّھَاتِ المُؤمِنِینَ وَخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ المَھدِیِّینَ وَسَائِرِ الصَّحَابَۃِ اَئِمَّۃِ الدِّینِ کُلِّھِم اَجمَعِینَ ۝ بعد حمد اور صلوۃ کے فقیر عصیان آگین محمد نور الدین ولد محمد اشرف غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن اسلام آباد عرف چاٹگام کا حضرت اہل دین کی خدمتوں مین عرض کرتا ہی کہ یہ عاصی پُر معاصی علوم تحصیل کرنے کے قصد سے اول عمر مین حسب تقدیر ملک ہندوستان مین گیا تھا پھر ایک مدت طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کے رجوع کرنے وقت سنہ ۱۲۶۱ ہجری قدسی مین جب دار الامارۃ کلکتہ کے اندر آپہونچا تب بعض احباب وطنی نے فرمائش کی کہ رسالہ معتبرہ مالا بد منہ تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول و منقول قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء مفسر کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان مین ترجمہ کرے تا عوام کو نفع عام پہونچے پس اس عاجز گنہگار نے نسخہ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات سمجھکر ارشاد احباب مخلص کا بجا لا کر جو مقام وقت طلب تھا اسکو خوب سا واضح کر دیا اور فوائد لابدی بھی جا بجا لکھ دیے کیونکہ غرض ترجمہ کرنے سے سمجھنا عوام کا ہی نہ خواص کا اور نام اس ترجمے کا کشف الحاجۃ رکھا اب معلوم کرنا چاہیے کہ رسالہ مذکورہ نو کتاب اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے اول کتاب الایمان اسمین ایک فصل ہے نماز کے اہتمام کے بیان مین دوم کتاب الطہارۃ

فصل تیسری وطی وغیرہ کے بیان مین فصل چوتھی کسب اور تجارت کے بیان مین
فصل پانچوین متفرقات اور آداب معاشرت اور حقوق الناس کے بیان مین نہم
کتاب الاحسان والتقرب خاتمہ کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین واللہ ولی التوفیق
بہذا المرام بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب الایمان کتاب ایمان کے بیان مین حمد
اور تعریف خاص اُس خدا کے لیے ہی کہ آپ اپنی پاک ذات کے ساتھ موجود ہی اور تمام شئی کے
پیدا کرنے کے سبب سے موجود اور وجود اور بقا مین اُسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین
اور وہ اکاہی ذات اور صفات مین اور کاروبار مین اور کسی شخص کو اُسکے ساتھ کسی کام مین ساجھا
نہین اور نہ وجود اُسکا مانند وجود اشیا کے اور نہ حیات اُسکی مانند حیات اشیا کے اور نہ علم اُسکا
مثل علم مخلوق کے اور نہ سننا اور نہ دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اُسکا مانند سننے اور
دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات کے ہان حق تعالے کی اُن صفات کے
ساتھ مخلوقات کی ان صفات کو شرکت اسمی ہی نہ حقیقی اور شرکت اسمی کے یہ معنی ہین جسطرح
حق تعالے کو عالم کہتے ہین اسی طرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہین لاکن اُس عالم حقیقی کے علم کے
کمال کے ساتھ کیا نسبت ہی اس مشت خاک کے علم کو وقس علیہ صفات الباقی اور تمام صفتین اور
سب کاروبار حق تعالے کے بے مانند اور بے مثل ہین یعنی جو اُسکی ذات مین ہین دوسرے کی ذات
مین نہین مثلاً اُسکی صفاتون مین سے ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہ صفت خاص اُسکی ذات کے
لیے قدیم ہی اور آگاہی بسیط یعنی وہ آگاہی شامل ہی سبکو کہ سارے معلومات ازلی اور ابدی کو اُنکے
مناسب احوال اور مخالف احوال کے سمیت ایک شامل ایک آن مین جان لیا اور خاص
خاص وقتون مین جو احوال ہر ایک کے گذرتے جاتے ہین وہ بھی ایک آن مین معلوم کر لیا
کہ زید مثلاً فلانے وقت مین زندہ ہی اور فلانے وقت مین مردہ اور اسی طرح عمرو اور خالد کو
بلکہ یہ ضمیر ہم کو بھی جانا اور جسطرح سے اُسکے علم کی صفت شامل ہی سبکو اسی طرح اُسکا کلام بھی
شامل ہی سارے کلام کو کہ تمام کتابین اُتاری ہوئی تفصیل اُس کلام کی ہین اور نہ پیدا کرنا

اور وجود مین لانا یہ صفت بھی خاص اُس باری تعالےٰ کی ذات کے لیے ہی اور کسی ممکن کو قدرت
نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو پیدا کرسکے پس سارے ممکن خواہ جوہر ہون خواہ عرض
خواہ بندے کے کاروبار اختیاری سب کے سب مخلوق اُس خالق کے ہین بندہ خالق نہین
نہ اپنے کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اُس خالق نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو پردہ کر رکھا اپنے کام
ف یعنی ظاہر مین کہتے ہین کہ مثلاً زید نے یہ کام کیا اور حقیقت مین کرنے والا اُسکا حق تعالی ہے
نہ زید پر زید کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کردیا اپنے کام کے ثابت کرنے پر
چنانچہ پتھر کے ہلنے سے سارے عقلمند ہلانے والے کی طرف عقل دوڑاتے ہین اور جانتے ہین
کہ پتھر کی ذات مین لیاقت اس حرکت کی نہین بیشک اُسکے لیے حرکت دینے والا کوئی اور ہے
اور اسی طرح وہ عقلا کہ جنکی آنکھین شریعت کے سرمے سے روشن ہوئی ہین وہ جانتے ہین کہ بندے
کے افعال اختیاریہ کا خالق حق تعالےٰ ہی بندہ نہین اسلیے کہ بندہ ممکن ہی اور ایک ممکن اپنے مانند
دوسرا ممکن پیدا نہین کرسکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن کوئی فعل ہو افعال مین سے خواہ عرض ہو اعراض
مین سے ہان بندے کے اختیاری کامون کے درمیان اور پتھر کی حرکت کے درمیان البتہ یہ
فرق ثابت ہی کہ حق تعالےٰ نے بندے کو صورت قدرت اور صورت ارادے کی بخشی ہی نہ عین قدرت
اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ اور قصد کسی کام کا کرتا ہی تو حق تعالےٰ اُس کام کو پیدا کردیتا ہی
اور ظاہر مین لاتا ہی اسلیے کہ عادت حق تعالےٰ کی یون جاری ہی کہ جسوقت بندہ کام کا ارادہ کرے
آپ اُسکو پیدا کردیوے پس بسبب اس صورت ارادہ اور صورت قدرت کے بندے کو کاسب
کہتے ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب اور عذاب یہ سب اسپر ثابت ہوتے ہین اور پتھر کو
حق تعالےٰ نے اسقدر صورت ارادہ اور صورت قدرت کی نہین دی اسلیے اُسکو کاسب بھی نہین
کہتے ہین اور نہ وہ مستحق ثواب اور عذاب کا ہوتا ہے بلکہ وہ مجبور محض ہے پس پتھر اور حیوان
کی حرکت کے فرق پر ایمان لانا واجب ہے اور انکار کرنا اُس فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع
اور خلاف ظاہر عقل کے اور خدا کے سوا کسی کو خالق اشیا کا جاننا بھی کفر ہی اسی واسطے

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت کے اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین ف فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی امت مین سے ہی وہ کہتے ہین کہ بندے اپنے فعل کے قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنے افعال کے اور حق تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہی اور نہ کوئی چیز اسکے وجود مین حلول کرتی ہی ف حلول کہتے ہین ایک چیز کے ہر جز مین دوسری چیز کے ہر ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالے نے گھیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی کے ساتھ یعنی احاطہ مناسب اسکی ذات کو ہی لاکن گھیرنا اسکا اس طرح پر نہین ہی کہ ہماری ناقص سمجھ کے لائق ہووے اور اللہ تعالے قرب اور معیت اشیا کے ساتھ رکھتا ہے اور اسکا قرب بھی اس طور پر نہین کہ ہم لوگ سمجھین کسواسطے کہ جو چیز ہماری دریافت کے لائق ہی وہ چیز حق تعالے کی پاک جناب کے شایان سے نہین ہی اور جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف معلوم کرتے ہین حق تعالی کی ذات اس سے بھی پاک ہی پس ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو چیز صاحبان کشف کو کشف سے ظاہر اور واضح ہوتی ہی وہ شبہ اور مثال ہی نہ ذات پس اسکو نیچے کلمہ لا الہ کے چاہیے داخل کرنا اور دین کے بزرگون نے اس طرح پر فرمایا کہ ایمان لاتے ہین کہ حق تعالے گھیرنے والا ساری اشیا کا ہی اور قریب سب کے لاکن معنی احاطہ اور قرب اور معیت کے ہم نہین جانتے ہین کہ کیا ہی ف تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف معلوم کرتے ہین اور اس شی معلوم کو ذات باری کی سمجھتے ہین فی الحقیقت وہ ذات اسکی نہین ذات اسکی اس شی معلوم سے منزہ ہی بلکہ ذات پاک حق تعالے کی نورون کے پردے کے پرے ہی رسائی وہان تک نہین اور جو چیز کشف سے ظاہر ہوتی ہی وہ محض شبہ ہی نہ ذات پس اس شبہ کو نیچے کلمہ لا الہ کو چاہیے داخل کرنا ہرگز اس شبہ کو ذات نہ چاہیے سمجھنا کیونکہ دین کے بزرگون نے فرمایا ہے کہ ذات باری نے بیشک سبکو گھیرا ہی اور سب کے ساتھ قریب ہی لاکن معنی قرب اور احاطہ کے ہم نہین جانتے ہین کہ کیا ہی یعنی اسکی حقیقت ہم کسی طرح دریافت نہین کر سکتے ہین نہ کشف سے اور نہ عقل سے اوسیطرح معنی قرب اور احاطے کے معلوم نہین اسی طرح معانی ان الفاظون کے

بھی معلوم نہین کہ حدیثون اور آیتون مین وہ الفاظ وارد ہین یعنی سیدھا ہونا اُسکا عرش پر اور سمانا اُسکا مومن کے دل مین اور اُترنا اُسکا آخر شب مین دنیا کے آسمان پر اور اسی طرح لفظ ید اور وجہ کہ آیات قرآن کے اُنپر ناطق ہین انکے معنی بھی نہین معلوم لاکن ایمان اُن سب پر چاہیے لانا اور اُنکو ظاہری معنی پر حمل نچاہیے کرنا اور اُن الفاظ کی تاویل مین نچاہیے آنا بلکہ انکی تاویل علم الٰہی پر سپرد چاہیے کرنا ایسا نہو کہ ناحق کو حق جانے تو کیونکہ خدا کی صفتون اور کاربارون مین بشر کو بلکہ فرشتون کو بھی حیرانی اور نادانی کے سوا اور کچھ نصیب نہین پس بسبب نسمجھنے کے انکار کرنا آیتون کا کفر ہے اور تاویل کرنی اسکی جہل مرکب ہے یعنی انکار کر بیٹھنا اسطرح پر کہ خدا کے لیے نہ ید ہی اور نہ وجہ اور نہ استوا اور احاطہ بلکہ مراد ید سے قدرت ہی اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استوا سے استیلا اور مراد احاطہ سے احاطہ علمی نہ احاطہ ذاتی پس اس طرح کا انکار کرنا کفر ہی اور اس طرح پر تاویل کر کے مراد اپنی طرف سے مقرر کر لینا بڑی نادانی ہی بیت

دور بینان بارگاہ الست * غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست * اور ایک قسم دوسری قرب اور معیت حق تعالے کو ہی کہ پہلی قسم کے ساتھ شراکت اسی کے سوا اور کچھ ساجھا نہین اور یہ دوسری قسم خاص بندون کو نصیب ہے یعنی فرشتے اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن بھی اس قسم قرب سے بے نصیب نہین اور یہ قرب مرتبہ بے نہایت رکھتا ہی اُسکے ٹھہرنے کی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی روم فرماتے ہین بیت ای برادر بے نہایت در گہیست ہر چہ بروے میرسی بروی مایست * خواہ بھلائی خواہ بُرائی جو ظاہر مین آوے خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری خواہ نافرمانی جو بندے سے ظاہر ہووے سب حق تعالے کے ارادے کے ساتھ ہی پر حق تعالے کفر اور نافرمانی سے راضی نہین بلکہ اُنپر عذاب مقرر رکھا اور تابعداری اور ایمان لانے پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا کوئی یہ نہ سمجھے کہ خدا کا ارادہ اور رضامندی ایک چیز ہی بلکہ ارادہ اور چیز ہے اور رضامندی اور چیز ہے۔

نعت رسول علیہ السلام

اوپر ہزارون ہزار درود بیشمار تصدق اوپر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے کہ اگر وے لوگ بھیجے نہ جاتے
تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکھتا اور دین کے علمون مین نہ پہونچتا سارے انبیا برحق ہین اول انکے
آدم علیہ السلام ہین اور آخر انکے اور بہتر انسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور
انکا تشریف لیجانا رات کو مکہ شریف سے بیت المقدس کی مسجد مین اور وہان سے ساتوین آسمان
اور سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہی اور کتابین آسمانی جو نبیون پر اتری ہین توریت حضرت موسیٰ پر اور
انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور قرآن حضرت محمد مصطفےٰ پر اور صحائف حضرت
ابراہیم اور انکے غیرون پر علیہم الصلوۃ والسلام تمام حق ہین سارے انبیا اور خدا کی ساری
کتابون پر ایمان چاہیے لانا لاکن ایمان لانے مین نبیون اور کتابون کی گنتی کا لحاظ نہ چاہیے کنا
کسواسطے کہ گنتی انبیا اور کتابون کی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوئی اور تمام انبیا صغیرہ
اور کبیرہ گناہون سے پاک ہین اور جو امور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے دلیل قطعی کے ساتھ
ثابت ہوے انپر ایمان چاہیے لانا اور چاہیے ایمان لانا اس بات پر کہ بیشک فرشتے بندے
خدا کے ہین اور پاک ہین گناہون سے اور نہ مرد ہین اور نہ عورت اور نہ محتاج طرف
کھانے اور پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کے ہین اور اٹھانے والے عرش کے اور جس کام پر
حکم کیے گئے اسی پر قائم ہین اور انبیا اور فرشتے باوجود اسکے کہ ساری مخلوق سے بہتر ہین
اور مقرب درگاہ الٰہی کے لاکن وہ سب خود اپنی ذات سے کچھ علم اور قدرت نہین رکھتے ہین بلکہ
اس مقدمے مین جیسے اور مخلوق ہین ویسے وہ ہین ہان مگر جسقدر علم اور قدرت خدا نے انکو دیا
اسقدر جانتے ہین اور اسقدر کا اختیار رکھتے ہین اور وہ لوگ خدا کی ذات اور صفات پر ایمان
رکھتے ہین مانند ساری مسلمانون کے اور خدا کی کنہ معلوم کرنے کے باب مین عاجزی اور قصور کے
قائل ہین اور بندگی کے حقوق بجالاتے ہین بقدر طاقت کے کوشش کرتے ہین اور خدا کی اس بندگی پر
انکو جو توفیق دی اسکے شکر گزار ہین خدا کے خاص بندون کو خدا کی صفتون مین شریک ٹھہرانا
یا انکو اسکی بندگی مین شریک جاننا کفر ہی جسطرح اور کفار نبیون کے انکار سے کافر ہوئے اسیطرح

نصاری حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوے اور عرب کے مشرکون نے فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہا
اور علم غیب کا جاننا آنپر مسلم رکھا وہ بھی کافر ہوے اور فرشتون کو خدا کی صفتون مین شریک نجاننا چاہیے
اور غیر انبیا کو جیسے مثل ولی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نچاہیے کرنا اور عصمت انبیا اور فرشتون کے
سوا اورون کے لیے ثابت نچاہیے کرنا خواہ وہ صحابہ ہوویں خواہ اہل بیت خواہ اولیا اور تابعداری نبیون کے
قول اور فعل کی چاہیے کرنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی خبر دی اُسپر ایمان چاہیے لانا اور جو فرمایا اُسپر عمل
چاہیے کرنا اور جس چیز سے منع کیا ہے اُس سے باز رہنا چاہیے اور جس شخص کی بابت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور
فعل سے سر مو بال برابر بھی خلاف ہو اُسکو ترک چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا نے خبر دی کہ منکر اور نکیر کا سوال کرنا قبر مین
حق ہے اور عذاب قبر حق ہے خاصکر کافرون کو اور بعض مسلمان گنہگارون کو بھی ہوتا ہے اور بعد موت کے قیامت کے
دن اُٹھنا حق ہے اور صور کا پھونکنا مارنے اور جلانے کے لیے حق ہے اور اول صور مین پھٹ جانا آسمانو نکا
اور گر پڑنا ستارون کا اور اڑنا پہاڑون کا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسرے صور مین نکل آنا
مُردون کا قبرون سے اور پھر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کے حق ہے اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دینی
اعضا کی اور تولنا عملون کا ترازو مین اور رکھنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سے تیز زیادہ اور
بال سے باریک زیادہ یہ حق ہے اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گھوڑے تیزرو کے
اور بعض آہستہ چلے جاوینگے اور بعض کٹ کر دوزخ مین گرینگے اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک
آدمیون کی حق ہے اور حوض کوثر حق ہے پانی اُسکا سفید زیادہ دودھ سے اور میٹھا زیادہ شہد سے
ہے اور اُسکے پاس کوزے ہونگے مانند ستارون کے جو شخص اُس سے ایک بار پیویگا اُسکے بعد پیاسا
نہوگا اور حق تعالے مختار ہے اگر چاہے گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کے بخش دیوے اور اگر چاہے
صغیرہ پر عذاب کرے اور جو شخص صدق دل سے توبہ کرتا ہے گناہ اُسکا حق تعالے موافق وعدے
کے بیشک بخش دیتا ہے اور کفار ہمیشہ دوزخ کے عذاب مین رہینگے اور گنہگار مسلمان
اگر دوزخ مین پڑینگے تو آخر کار خواہ جلدی خواہ دیر سے بیشک نکلینگے اور بہشت مین
داخل ہوونگے اور بعد اُسکے بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے

کافر نہین ہوتا ہی اور نہ ایمان سے باہر ہوتا ہی اور جو اقسام عذاب کے دوزخ کے ہین اعنی سانپ اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور آگ اور گرم پانی اور کانٹے اور سیپ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عذابون کا ذکر فرمایا اور قرآن اوسپر ناطق ہی سب حق ہی اور جو اقسام بہشت کی نعمتون کے ہین اعنی کھانا پینا اور حور اور مکانات مصفا اور غیر اونکے یہ بھی حق ہین اور بہشت کی نعمتون مین سب سی عمدہ نعمت خدا کا دیدار ہی کہ سارے مسلمان حق تعالے کو بہشت مین بغیر حجاب کے دیکھینگے لاکن نہ کوئی کیفیت اور نہ کوئی مثال ہوگی ف تحقیق اوسکی یون ہی کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکھتے ہین تو اوسکے ساتھ دوسری چیز بھی دکھائی دیتی ہی اس سبب سے مقابلہ اور طرف اور دوسرے خصوصیات عقل کی نظر مین یہ سارے لحاظ ہوتے ہین اور اللہ تعالے کے دیکھنے مین سب چیزین محو ہو جاینگی اور حق تعالی کے ساتھ دوسری کوئی چیز اصلا دکھائی نہ دیگی اس سبب سی لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسرے خصوصیات کا عقل کی نظر سے ساقط ہوگا یہ خلاصہ ہی تقریر تفسیر عزیزیہ کا بیان ایمان اور ایمان عبادت ہی تصدیق کرنا دل سے رغبت کے ساتھ اور اقرار زبانی کے ساتھ لاکن اقرار زبانی ضرورت کے وقت ساقط ہوتا ہی ف تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ دل کے سچے اعتقاد سے رسول اور احکام شرع کو حق جاننا اور ان احکام پر رغبت کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا اسکا نام ایمان ہی اور جو لفظا اقرار زبانی ہو اور تصدیق قلبی نہو تو اوسکو ایمان نہین کہتے ہین اور جو دل مین یقین ہو اور زبانی اقرار موقوف ہو ضرورت کے لیے تو اوسکو ایمان کہتے ہین مثلا کسی شخص کو کافر زور سے کلمہ کفر کا کہلاوے اور وہ نہ کہے تو یقینا مارا جاے تو اس صورت ناچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہو جاے تو بھی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے سب عادل تھے کوئی فاسق نہ تھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین صحابہ کی تعریف سے پر ہین اور قرآن مین یہ بھی ہے کہ وہ سب آپس مین پیار اور ملاپ رکھتے تھے اور کافرون کے مقابلے اور انکی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص عقیدہ

رکھتا ہی کہ صحابہ آپس مین بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص اُنکے ساتھ
بغض اور خفگی رکھتا ہی قرآن مین اوسکو کافر کہنا آیا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے لیغیظ بہم
الکفار تاکہ غصے مین ڈالے بسبب اُنکے کافرون کو صحابہ یاد رکھنے والے قرآن کے اور روایت
کرنیوالے فرقان کے تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور قرآن کے سوا
ایمان کے اور متواترات چیزون پر ایمان لانا ممکن نہوگا وجہ ممکن نہونے کی یہ ہی کہ قرآن
کے سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہ ساری ہم سب لوگون کو صحابیون کے وسیلے سے پہونچین پس
اگر اُسنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات اُنکی اُسکے نزدیک ہرگز قابل
سند کے نہونگی جب روایات اُنکی قابل سند کے نہوئین تو قرآن کا اُترنا رسول علیہ السلام پر اور اسکا
برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ
سارے اصحاب سی افضل ہین بعد اُنکے عمر رضی اللہ عنہ اور سارے صحابہ نے ابوبکر کو افضل
جانکر اُنکی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر رض کے حکم سے عمر رض کی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر رض بعد عمر رض کی
افضلیت پر اجماع ہوا اور عمر رض کے بعد تین دن صحابہ نے آپس مین مشورہ کیا پھر عثمان کو افضل
جانکر اُنکی خلافت پر اجماع کیا اور بیعت کی اور عثمان رض کے پیچھے تمام صحابہ مہاجرین اور انصار کے
جو مدینے مین تھے سب نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی جن نے علی کرم اللہ وجہہ
کے ساتھ قصہ کیا وہ خطا پر تھا لاکن بدگمانی کسی صحابہ پر نچاہیے کرنی اور اُنکی آپس کی لڑائی
اور قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیے کرنا اور ہر ایک صحابہ کے ساتھ اعتقاد اور محبت چاہیے رکھنی
یہی عقیدہ اہل حق کا ہی یعنی اہل سنت اور جماعت کا فصل در اہتمام نماز یعنی نمازکی کوشش
کرنے کے بیان مین اوّل عقیدہ درست کرنا چاہیے اور عقیدہ درست کرنے کے بعد بدنی
عبادتون مین سب سے عمدہ عبادت نماز ہے صحیح مسلم مین جابر رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول
علیہ السلام نے کہ پیوند درمیان بندہ مومن اور درمیان کفر کے ترک نماز ہے یعنی ترک
نماز کفر مین پہونچاتا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی بریدہ رض سے اور بریدہ نے

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ عہد درمیان ہمارے اور درمیان آدمی کے نماز ہے جو شخص نماز ترک کریگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نے ابی الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ابی الدردا نے کہ وصیت کی مجکو میرے دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرک خدا کے ساتھ مکر تو اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے اور نافرمانی ماں باپ کی مت کر تو اگرچہ حکم کریں تجھکو کہ الگ ہوجا اپنی عورت اور اولاد اور مال سے اور نماز فرض قصداً ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصداً ترک کرتا ہے ذمہ خدا کا اوس سے چھوٹ جاتا ہی ف یعنی کسی حال پر حق تعالے اوسکی حمایت نہین کرتا ہی اور احمد اور دارمی اور بیہقی نے روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اور عمرو نے آن سرور علیہ السلام سے کہ جو شخص نماز پر محافظت کریگا اوسکو نور اور حجت اور نجات ہوگی دن قیامت کے اور جو شخص محافظت نکریگا نہ اوسکو نور نہ دلیل نہ نجات ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ اور ترمذی نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز کو نہین جانتے تھے کہ اوسکا چھوڑنا سبب کفر کا ہووے مگر نماز کو یعنی نماز چھوڑنے سے جانتے تھے کہ ترک کرنے والا اوسکا کافر ہوا بسبب ان حدیثوں کے امام حنبل رح قصداً ایک نماز ترک کرنے والے کو کافر جانتے ہین اور امام شافعی رح اوسکو حکم قتل کا کہتے ہین نہ تکفیر کا اور نزدیک امام اعظم رح کے اوس شخص کو ہمیشہ قید رکھنا واجب ہے جبتک توبہ نہ کرے واللہ اعلم لیکن چاہیے جاننا کہ نماز کے لیے شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب ذکر کیے جاوینگے اور نماز کے شرائط مین سے ہے پاک کرنا بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاک کرنا مکان اور کپڑے کا پس چاہیے کہ پہلے مسائل طہارت کے سیکھین

کتاب الطہارۃ

اسمین دس فصلین ہین فصل پہلی وضو کے بیان مین جان تو کہ وضو مین چار چیزین فرض ہین پہلے دھونا منھہ کا ماتھے کے بالون سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونون کانون تک دوسرے دھونا دونون ہاتھ کا دونون کہنی سمیت تیسرے مسح کرنا چوتھائی حصہ سر کا چوتھے دھونا دونون پاؤن کا ٹخنون سمیت اگر داڑھی گھنی ہو تو لوہ پہنچانا پانی کا

داڑھی کے بالون کے نیچے ضرور نہین اگر ان چار اعضا سے ناخن کے برابر بھی سوکھا رہجاوے تو وضو
درست نہوگا اور نزدیک امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ رحمہم اللہ کے نیت اور ترتیب بھی وضو مین فرض
ہے اور نزدیک امام مالکؒ کے ایک عضو سوکھنے کے قبل دوسرے کا دھونا بھی فرض ہے اور
اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے بسم اللہ کہنی اور پانی منہ اور ناک مین ڈالنا بھی فرض ہے اور احمد
اور مالکؒ کے نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہے پس احتیاط وہ ہے کہ یہ سب افعال ادا
کیے جاوین اور یہ سب افعال نزدیک امام اعظمؒ کے سنت ہین مسئلہ سنت وضو مین وہ ہے کہ پہلے
دونون ہاتھ پہونچون تک تین بار دھووے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تین بار پانی منہ مین
ڈالے اور مسواک کرے اور تین بار پانی ناک مین ڈالے اور ناک جھاڑے اور تین بار تمام
منہ دھووے اور تین تین بار دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھووے اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ
کرے اور دونون کانون کو بھی سر کے ساتھ مسح کرے اسکے لیے نیا پانی لینا شرط نہین اور اگر پانون
مین موزہ ہو دھووے اور پہرے وضو کے بعد موزہ پہنا گیا ہے تو مقیم کو چاہیے کہ حدث کے وقت
سے ایک رات اور ایک دن تک موزہ پانون سے نہ نکالے اُس موزہ پر مسح کرتا ہے اور مسافر
کو چاہیے کہ حدث کے وقت سے تین رات اور تین دن تک موزہ پانون سے نہ نکالے اور
اور مسح موزہ پر کرتا رہے وقت حدث کے وقت سے مسح کی مدت مقرر کرنے کی مثال یون ہے کہ ایک مقیم نے
مثلاً فجر کے وقت وضو کرکے موزہ پہنا اور اُسکا وضو اُس دن کے مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز
پڑھ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کے مسح کی مدت اس مغرب سے لیکے دوسرے دن کی مغرب تک شمار ہے اور جو
صبح کا وضو کرکے موزہ پہنا تھا اور اُسی وضو سے اُس دن کی مغرب پڑھی تھی تو اُسکا حساب نہوگا اور
موزہ پھٹا ہوا اس طرح پر کہ چلنے مین تین انگلی کے برابر پانون ظاہر ہوتا ہے تو مسح کرنا اُس موزے پر
درست نہوگا اگر ایک شخص باوضو نے ایک موزے کو پانون سے اُس حد تک نکالا کہ اکثر
حصہ قدم کا اپنی جگہ سے موزے کی پنڈلی مین آیا یا موزے کے مسح کی مدت تمام ہوئی تو ان دونون
صورتون مین موزے نکالکر دونون پانون کو دھووے اور دوسرا تمام وضو کا ضرور نہین مگر نزدیک

مالک رحمہ اللہ کو اعادہ وضو کا ضرور ہی اور ہاتھ کی تین انگلی کے برابر موزے کا مسح کرنا فرض ہی پاؤن کی پیٹھ پر اور سنت مسح مین وہ ہی کہ پانچون انگلیان ہاتھ پاؤن کی انگلیون کے سرون سی پنڈلی تک کھینچے اور یہ نزدیک امام احمد کے فرض ہی اور اسمین احتیاط ہی اور پوری وضو کے بعد یہ دعا پڑھے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ کسی کی بندگی نہین سوا اللہ کو کہ وہ ایک ہی اسکا شریک کوئی نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے ہین اور رسول اوسکے بار خدایا کردی تو مجکو توبہ کرنے والون مین اور کردی تو مجکو پاک لوگون مین پاکی بولتا ہون مین تیری ای اللہ اور مشغول ہون تیری تعریف مین گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر تو اور بخشش مانگتا ہون تجھسے اور توبہ کرتا ہون تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑھے تحیۃ الوضو کی

فصل دوسری وضو توڑنے والی چیزون کے بیان مین جو چیز آگے یا پیچھے کی راہ سے نکل آوے وہ چیز وضو توڑنے والی ہے اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدن سے نکل کے اگر اس مکان تک بہے کہ جسکا دھونا غسل اور وضو مین لازم ہوتا ہی تو وضو ٹوٹ جاویگا ف جان تو کہ نجاست بدن کے اندر سے نکل کے بعد اوسکے بہنا بھی شرط ہی اسلیے کہ اگر نجاست بدن سے نکلے اور نہ بہے تو اس صورت مین وہ نجاست وضو نہ توڑیگی مثلاً لہو کہ زخم کے سر سے پر آگیا اور نہ بہا تو یہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط اسمین یہ ہی کہ بہنا اس نجاست کا ایسے مکان پر ہووے کہ جسکا دھونا فرض ہوتا ہی خواہ غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین تب وضو توڑنے والی ہوگی اور اگر نجاست بدن سے نکل کر بہے لاکن اس مکان پر نہ پہونچے کہ جسکا دھونا فرض ہوتا ہے غسل یا وضو مین بلکہ اس مکان پر پہونچے کہ جسکا دھونا فرض نہین ہوتا ہی تو اس صورت مین بھی وہ نجاست باہر آنے والی وضو نہ توڑے گی مثلاً آنکھ مین خون نکل آیا لاکن آنکھ کے باہر نہ بہا تو اس خون کے نکلنے سے وضو نہ ٹوٹیگا اسلیے کہ

اندر آنکھ کے دھونا نہ غسل مین فرض ہی اور نہ وضو مین اور قی منھ بھر کر نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہی خواہ قی کھانا ہو خواہ پت خواہ لہو جما ہوا سوا بلغم کے اور نزدیک ابی یوسف رح کے اگر بلغم پیٹ سے منھ بھر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جاوے اور اگر لہو تھوک سمیت نکل آوے اور تھوک کا رنگ سرخ کر دیوے تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تھوک کا رنگ زرد کر دیوے تو نہ توڑیگا اور اگر تھوڑی تھوڑی قی کئی بار کی پس اگر ایک متلی کے سبب سے کی ہی تو ابو یوسف رح کے نزدیک یہ ہی کہ وہ قی جمع کیجاوے ف اگر جمع کرنے کے بعد منھ بھر ہی تو اُس سے وضو ٹوٹیگا اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نزدیک امام محمد رح کے یہ ہی کہ اگر مجلس متحد ہی یعنی ایک مجلس ہی تو وہ قی جمع کیجاوے ف یعنی نزدیک امام محمد کے اتحاد مجلس کا معتبر ہی نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چند بار قی کی ہی تو اسکو بعد جمع کرنے کے دیکھا چاہیے کہ اگر وہ منھ بھر ہی تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چت سو جاوے خواہ کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز مین اسطرح پر کہ اگر تکیہ نکالا جاوے تو گر پڑے اور سو جانا کھڑے یا بیٹھے بغیر تکیے کے رکوع یا سجدے مین ناقض وضو کا نہین لاکن رکوع اور سجدہ سنت کے طور پر ہونا شرط ہی ف یعنی اسمین پیٹ ران سے دور رہی اور دونون بازو زمین سے دور رہین اور اگر ایسا نہووے بلکہ اسکے برعکس ہووے تو اس رکوع اور سجدے مین سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور بالغ نمازی کے قہقہے کی ہنسی وضو توڑتی ہی رکوع اور سجدے والی نماز مین اور دیوانگی اور مستی اور بیہوشی سے ہر حال مین وضو ٹوٹتا ہی یعنی حالت نماز مین بھی اور اُسکے غیر مین بھی اور مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی ف مباشرت فاحشہ اسکو کہتے ہین کہ مرد اور عورت دونون ننگے ہووین اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سے لگجاوے پر دخول نہووے اور اپنے عضو مخصوص یا کسی عورت کو ہاتھ لگانے سے نزدیک امام اعظم رح کے وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسرے اماموں کے ٹوٹتا ہی اور اونٹ کے گوشت کھانے سے نزدیک امام احمد رح کے وضو ٹوٹتا ہی اور بچنا ان سب سے بہت بہتر ہی

فصل تیسری غسل کے بیان مین

فرض غسل مین تین ہین ایک تو تمام بدن کا دھونا اور دوسرا غرغرہ کرنا تیسرا ناک مین پانی ڈالنا اور سنت غسل مین وہ ہے کہ اول ہاتھ

دھووے بعد اُسکے وضو کرے لاکن اگر پانی جمنے کی جگہ مین نہاوے تو پانون بعد نہانے کے دھوئے
اور تین بار سارے بدن کو دھووے اور عورت پر فرض ہے پانی پہونچانا گندھے ہوئے بالون کی
جڑ مین اور کھولنا بالون کا ضرور نہین اور اگر مرد کے سر پر بال ہوویں تو کھولنا انکا اور سر سے
جڑ تک دھونا انکا فرض ہے فصل چوتھی غسل واجب کرنے والی چیزون کے بیان مین تین چیزین
غسل واجب کرنے والی ہین ایک انمین سے وطی ہے واجب کرتی ہے غسل فاعل اور مفعول پر خواہ
قبل مین خواہ دُبر مین اگرچہ منی نہ نکلے دوسرے انمین سے نکلنا منی کا کود کر شہوت کے ساتھ
جاگتے مین وہ نکلے خواہ نیند مین اور خواب دیکھنے سے غسل واجب نہین ہوتا ہے بغیر انزال کے اور
اگر منی شہوت کے ساتھ کود کر خارج ہووے تو غسل واجب ہوگا لاکن منی جسوقت اپنے مکان سے
جدا ہووے اُسوقت شہوت ہونا شرط ہے پس اگر منی اپنے مکان سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی
اور اُسنے سر ذکر کا پکڑ لیا یا شہوت رک گئی بعد چھوڑنے کے نکل پڑی تو اس صورت مین بھی غسل
واجب ہوگا اور اگر بدون شہوت کے منی اپنے مکان سے جدا ہووے اور نکل پڑے تو امام
اعظم کے نزدیک غسل واجب نہوگا تیسرے انمین سے حیض اور نفاس ہے جب موقوف ہوئے
یہ دونون تب غسل واجب ہووے مسئلہ کمتر مدت حیض کی تین دن ہین اور اکثر مدت اُسکی
دس دن پس اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپید کے سوا وہ لہو حیض کا ہے اور اکثر
مدت نفاس کی چالیس روز ہے اور اس سے کمتر کی مدت نہین پس اس چالیس روز کے درمیان
جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سفید کے وہ لہو نفاس مین شمار ہوگا اور حیض کے دنون مین جو خون
تین دن سے کم ہو یا دس دن سے زیادہ وہ خون حیض کا نہین بلکہ بیماری ہے نماز اور روزے کا
مانع نہین ہوتا اور اسی طرح حالت نفاس مین جو خون چالیس دن سے بڑھ جاوے وہ بھی ان
دونون کو مانع نہین ہونے کا اور اگر کسی عورت کو اپنی عادت سے زیادہ ہو جاوے تو دس روز
تک مرض نہ کہا جائیگا اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو جتنے دن زیادہ عادت سے بڑھینگے سو اتنے دن
مرض کے ہین اور جو عادت تھی سو قائم رہیگی ف مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چھ روز کی تھی اسنے

خلاف عادت کے دس دن تک لہو دیکھا اس صورت مین عادت سے بڑھکر جو چار دن لہو دیکھا وہ بھی گنتی مین حیض کی ہووے اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو دیکھا تو اس صورت مین عادت کے بعد جو سات دن بڑھے وہ استحاضہ مین شمار ہونگے نہ حیض مین اور عادت جو اُسکی تھی سو قائم رہی اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سے سوا ہو سو وہ بیماری کہلاویگی ف مثلاً ایک نو برس کی عورت نے پہلی بار چودہ روز تک لہو دیکھا پس دس دن حیض کے ٹھہرے اور چار دن استحاضہ کے اور طہر کی مدت پندرہ دن سے کم نہین ہوتی اور جو طہر اس سے کم ہو اور وہ طہر حیض کے اندر پایا جاوے تو وہ بھی حیض مین گنا جائیگا نہ طہر مین ف مثلاً کسی عورت کو ہر چاند مین حیض کی عادت دس دن کی تھی جب اُسکی عادت آپہونچی تب اُسنے ایک دن خون دیکھا بعد اُسکے آٹھ دن تک پاک رہی پھر دسوین دن لہو دیکھا اس صورت مین جو بیچ مین آٹھ دن پاک رہی وہ بھی حیض مین شمار ہونگے اسلیے کہ یہ طہر تخلل کم ہی پندرہ دن سے اور دوسری صورت یہ ہی کہ اگر اس عورت نے ایک دن خون دیکھا بعد اُسکے چودہ روز پاک رہی پھر سولہوین دن خون دیکھا تو اس صورت مین اول کے دس دن حیض مین شمار ہونگے اور اخیر کے چھ روز پاکی مین یہ دونون موافق مذہب امام ابی یوسف رح کے ہین اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہی حیض اور نفاس سے نماز معاف ہوجاتی ہی اور روزے کو بھی وہ دونون ملتوی ہوتے ہین پر اُسکا قضا کرنا ہوتا ہی اور وطی حیض اور نفاس مین حرام ہی نہ استحاضہ مین اور حیض اگر دس دن کے آگے موقوف ہوجاوے تو عورت کے نہانے بدون وطی درست نہوگی مگر اس صورت مین درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونے حیض کے وقت ایک نماز کا گذر جاوے اور دس دن گذرنے کے بعد موقوف ہو تو بغیر غسل کے بھی وطی درست ہی اور اکثر اماموں کے نزدیک اس صورت مین بھی بغیر غسل کے وطی درست نہین مسئلہ بے وضو کو قرآن چھونا درست نہین اور بغیر ہاتھ لگائے پڑھنا درست ہی اور ناپاک اور حیض اور نفاس والی کو نہ چھونا درست ہی نہ پڑھنا اور اونکو مسجد مین جانا اور کعبے کا طواف کرنا بھی درست نہین

فصل پانچوین نجاسات کے بیان مین

پیشاب جانور ماکول اللحم اور گھوڑے کا اور بیٹ چڑیے غیر ماکول اللحم کی نجاست خفیفہ ہی جو جو تھائی کپڑے سے

کم مین بھرجاوے تومعاف ہی نماز اُس کپڑے پر جائز ہوگی لاکن اگر تھوڑے پانی مین گرگئی تو پانی پلید کردیگی اور بچال چڑیا ماکول اللحم کا پاک ہی سواے مرغ اور بطخ کے ف ماکول اللحم کہتے ہین اُن جانورون کو کہ جنکا گوشت حلال ہی اور غیر ماکول اللحم اُنکو کہتے ہین کہ جنکا گوشت حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گدھے اور تمام حیوان غیر ماکول کا پیشاب اور گو آدمی کا اور گوبر اور لید وغیرہ چارپایون کا نجاست غلیظہ ہی اور جانور کا بہنے والا لہو بھی نجاست غلیظہ ہی اور شراب اور منی بھی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہی ایک پتلی دوسری گاڑھی پتلی مین روپے کی مقدار یعنی ہتھیلی کے نمار برابر اور گاڑھی مین ساڑھے چار ماشے کے انداز معاف ہی لاکن تھوڑے پانی کو اسقدر بھی ناپاک کرتی ہی اور جھوٹا آدمی اور گھوڑے اور جانور ماکول کا اور پسینا ان سب کا اور پسینا گدھے اور خچر کا پاک ہی اور جھوٹا بلی اور چوہے اور گھر مین رہنے والے جانورون کا اور پنجہ گیر چڑیون کا مکروہ ہی اور جھوٹا کتے اور سُور اور پھاڑنے والے چوپائے اور سوا انکے اور حرام گوشت والے جانورون کا نجس ہی اور پیشاب کی چھینٹین اگر سوئی کے سر کے مانند پڑجاوین تو معاف ہین فصل چھٹی نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنے کی بیان مین جان تو کہ نجاست حکمی سے پاکی حاصل نہین ہوتی ہی مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینھ سے اُترا ہو یا زمین سے نکلا مانند پانی دریا اور کنوین اور چشمے کی مطلب یہ ہی کہ درخت یا پھل کے پانی سے جیسے پانی تربوز یا کیلے کا اُس سے پاکی حاصل نہین ہوتی اور اگر پانی مین کوئی پاک چیز گرجاوے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے تو وضو اُس سے درست ہی مگر جب اس پانی کو گاڑھا کردے یا جز اُسکا پانی کے برابر یا پانی سے زیادہ ملجاوے چنانچہ آدھ سیر گلاب آدھ سیر پانی مین مل گیا یا پانی کا نام باقی نہ رہا مثلاً نام اُسکا شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہوگیا توان صورتون مین وضو اور غسل اس پانی سے بالاتفاق جائز نہوگا اور نجس کپڑے وغیرہ کا اس سے دھونا جائز ہے امام اعظم رح کے نزدیک اور نزدیک امام شافعی رح اور محمد رح اور غیر ان دونون کے جائز نہین فصل ساتوین نجاست حقیقی سے پاکی حاصل کرنے کے بیان مین جو منی گاڑھی خشک کپڑے پر لگجاوے

توکھرچنے سے کپڑا پاک ہوتا ہے اور تلوار وغیرہ مسح کرنے سے پاک ہوتی ہین اور نجس زمین اگر
خشک ہوجاے اور اثر نجاست کا اس سے اُٹھ جاے تو نماز اُسپر درست ہوجائیگی نہ تیمم اور یہی
حکم ہے اینٹ کے فرش اور درخت اور دیوار اور گھاس غیر کٹی ہوئی کا یعنے یہ چیزین بھی
پاک ہوجاتی ہین جب نجاست خشک ہوکر اثر سمیت جاتی رہے اور کاٹی ہوئی گھاس بغیر
دھونے کے پاک نہین ہوتی ہے اور جس چیز مین نجاست نظر آنے والی ہو اُس نجاست کا
جسم دھوجانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظم رح کے پاک ہوجاتی ہے اور نزدیک بعض کے
نجس کے جسم دور ہونے کے بعد اُس چیز کو تین دفعہ چاہیے دھونا اور ہر بار چاہیے نچوڑنا
اگر ہوسکے اور اگر نہو سکے تو چاہیے خشک کرنا قطرے ٹپکنے تک اور نجاست غیر دکھائی دینے والی
کو تین بار سے سات بار تک چاہیے دھونا اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اور گوبر اگر جل کر راکھ ہو
نزدیک امام محمد رح کے پاک ہوجاتا ہے نہ نزدیک ابی یوسف رح کے اور گدھا اگر نمک کی کھان مین گر کر
نمک ہوجاے تو نزدیک امام محمد رح کے پاک ہوتا ہے اور کھال مردار کی سنوارنے سے پاک ہوتی ہے

فصل آٹھوین پانی جاری اور پانی کثیر کے بیان مین ان دونون پانی مین نجاست پڑنے سے پانی
ناپاک نہین ہوتا ہے اور نہ وہ پانی نجاست غیر مرئی پر بہنے سے ناپاک ہوتا ہے مگر جسوقت نجاست
کا رنگ یا مزہ یا بو اُسمین ظاہر ہو تو نجس ہوگا اور اگر کتا جاری پانی کی نہر مین بیٹھ جاے یا کوئی
مردار اُسمین گر جاے یا قریب پرنالے کے نجاست پڑی ہو اور مینھ کا پانی اس چھت کے
پرنالے سے بہ رہا ہو ان صورتون مین اگر اکثر پانی کتے اور نجاست کا ملا ہوا بہ رہا ہے تو نجس
ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہے اور تھوڑا سا پانی تھوڑی نجاست گرنے سے پلید ہوتا ہے
اور پانی قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہے اور ہر مشک مقدار سو رطل کے ہے نزدیک اکثر
امام کے آب کثیر ہے اور وزن ایک رطل کا چھتیس روپے برابر ہوتا ہے دہلی کے سکے سے
چنانچہ صدقہ فطر کی فصل مین بیان اُسکا آویگا پس ایک رطل پر حساب کر لینا چاہیے اور رطلون
کو اور نزدیک امام اعظم رح کے آب کثیر اسکو کہتے ہین کہ ایک طرف کے پانی ہلانے سے

دوسری طرف کا پانی نہ ہلے اور پچھلے علمانے اس طور پر اندازہ کیا کہ جس پانی کا چارون طرف دس دس گز ہووے وہ آب کثیر ہی **فصل نوین** کنوین کے بیان مین اگر کوئی جانور کنوئین مین گر کر مرجائے پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اُس کنوین کا نکالنا ضرور ہی اور اگر نہ پھولا اور نہ ریزہ ریزہ ہوا پس اس صورت مین اگر جانور بڑا ہے مثل بلی کے یا اُس سے بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا چاہیے اور اگر تین جانور اوسط مرتبے کے گرجائین جب بھی یہی حکم ہے اور اگر جانور چھوٹا ہے مانند چوہے اور گوریّہ کے تو بیس ڈول کھینچنا چاہیے تیس تک اور کبوتر اور اُسکے مانند کے مرنے سے چالیس ڈول نکالنا واجب ہے ساٹھ تک مستحب اور تین گوریّہ کا ایک کبوتر کا حکم ہے واللہ اعلم **فصل دسوین** تیمم کے بیان مین اگر مصلی پانی پر قادر نہووے اس سبب سے کہ پانی کوس کے فرق پر ہی اور کوس چار ہزار قدم کا یا اُسکے پاس پانی موجود ہے لاکن بیماری پیدا ہونے کی یا صحت مین دیر لگنے کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہے یا پانی کے گھاٹ پر دشمن یا پھاڑ کھانے والا جانور بیٹھا ہی یا پاس پانی ہے پر ڈرتا ہی کہ اگر اُس پانی سے وضو کرے تو آپ پیاسا رہ جاوے یا کنوان پاس ہے پر ڈول اور رسی میسر نہین ان سب صورتون مین اُسے جائز ہی کہ وضو اور غسل کے عوض تیمم کرلے زمین کی جنس پر خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ چونہ خواہ گچ خواہ پتھر خواہ کُلا خواہ سُرمہ بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہووین اول نیت تیمم کی کرکے پھر دونون ہاتھ زمین پر مارکے ایک مرتبہ تمام منھ پر ملے اور پھر زمین پر مارکے دونون ہاتھون کو کہنیون سمیت ملے یہ تین چیزین تیمم مین فرض ہین اگر ناخن کے برابر بھی ہاتھ یا منھ سے کوئی عضو باقی رہیگا تو تیمم درست نہوگا پس اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اوسے ہلاوے اور خلال انگلیون مین کرے اور وقت سے قبل تیمم کرلینا درست ہی اور ایک تیمم سے کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جائز ہین اور جب پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اُسکا باطل ہوگا اور نماز کے اندر اگر قادر ہوا تو نماز اوسکی ٹوٹ گئی اور اگر کوئی نمازی کہ سارا بدن اور کپڑا اُسکا ناپاک ہے اور وہ بیچارہ پانی کے استعمال پر

قدرت نہین رکھتا ہے تو اُسکو اُس ناپاکی سمیت نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ ستر ڈھانکنے
کی قدر کپڑا پاک اُسے میسر نہو مسئلہ اگر وضو کے اعضا مین سے ایک عضو مین مرض ہو کہ پانی
پہونچانے مین اُس عضو پر ضرر رہوتا ہے یا مرض بڑھتا ہے تو اُسکو جائز ہے کہ اُس عضو پر
مسح کرے اور دوسرے اعضا کو دھووے اور اگر وضو کے اعضا مین سے اکثر اعضا مین زخم
یا مرض ہو کہ دھونا اُن اعضا کا ضرر کرتا ہے تو اس صورت مین تیمم کرلے کتاب الصلوٰۃ اسمین
پندرہ فصلین ہین فصل پہلی نماز کے وقتون کے بیان مین وقت آنے سے نماز فرض ہوتی
ہے مسلمان عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو اوسپر مسئلہ نماز کا وقت
اگر تحریمہ کی قدر باقی رہجائے اور اُسوقت مین کوئی کافر مسلمان ہوجاوے یا لڑکا بلوغ کو
پہونچے یا دیوانہ ہوش مین آوے تو اُسپر نماز اُسوقت کی فرض ہوگی ف دوسرے وقت
اُس نماز کی قضا اُسپر لازم ہوگی اور اگر نماز کے اخیر وقت مین عورت کا حیض یا نفاس تمام
ہو تو اُس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی رہے کہ اُسمین نہانا اور تحریمہ کرنا ہو سکتا ہے تو اُسوقت
کی نماز اُسپر فرض ہوگی اور اگر وقت مین اسقدر وسعت نہین ہے تو نماز اُسوقت کی اُسپر فرض
نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق کے نکلنے سے شروع ہوتا ہے آفتاب کا کنارہ نظر آنے تک
باقی رہتا ہے اور ظہر کا وقت بعد دوپہر کے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جبتک سایہ ہر چیز دون
کا برابر اُن چیزون کے ہوتا ہے سایۂ اصلی کے سوا ف یعنی اُس برابر ہونے مین سایۂ
اصلی کو حساب مین نہین شمار کرتے ہین یہ قول امام ابی یوسف رح اور امام محمد رح اور باقی
علما کا ہے اور امام اعظم رح کی ایک روایت بھی اس قول کے موافق ہے اور دوسری روایت
مفتی بہ امام اعظم سے یہ ہے کہ جبتک سایہ ہر چیز کا دو چند اُسکے ہووے سوا سایۂ اصلی کے
تب تک ظہر کا وقت نمازی کے ہاتھ سے نہ جائیگا اور سایۂ اصلی کہ وہ ڈیڑھ قدم کا ہوتا ہے
ساون مین اور اُسکے قبل اور بعد ایک قدم بڑھتا جاتا ہے چار تک بعد اُسکے دو دو قدم
اور قدم ساتوان حصہ ہوتا ہے ہر چیز کا ف اور جب وقت ظہر کا تمام ہوتا ہے خواہ اول قول کے

موافق خواہ ثانی قول کے موافق تب وقت عصر کا شروع ہوتا ہے اور آفتاب کی زردی نہ آنے تک کامل وقت رہتا ہی اور بعد اُسکے وقت کراہت کا ہی سورج ڈوبنے تک اور اُسوقت مکروہ ہین اس دن کی عصر ساتھ کراہت تحریمی کے جائز ہے دوسری نماز فرض اور نفل جائز نہین اور بعد غروب سورج کے مغرب کا وقت آجاتا ہے سُرخی ڈوبنے تک وقت اُسکا رہتا ہی نزدیک اکثر علما کے اور نزدیک امام اعظم رح کے دو قول ہین ایک قول موافق انہین اکثر کے ہی اور دوسرا قول اُنکا یہ ہے کہ سپیدی ڈوبنے تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور ستارے ظاہر ہونے کے پیچھے نماز مغرب کی پڑھنی مکروہ تنزیہی ہے اور مغرب کے وقت تمام ہونے کے بعد وقت عشا کا شروع ہوتا ہے خواہ اول قول کے بعد ہو خواہ ثانی قول کے بعد آدھی رات تک باکراہی نزدیک جمہور کے اور نزدیک امام اعظم رح کے صبح صادق کے نکلنے تک رہتا ہی کراہت تحریمی کے ساتھ اور وقت وتر کا عشا کے بعد ہی صبح صادق نکلنے تک رہتا ہی اور دیر کرنی نماز ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہی اور اوجالا کرنا فجر کے وقت کہ اوس حد تک کہ قرأت مسنون کے ساتھ نماز اسمین ادا کر سکے اور بعد ادا کرنے کے اگر فساد ظاہر ہووے خواہ وضو خواہ نماز مین پھر ساتھ قرأت مسنون کے یعنے ساتھ چالیس آیت کے نماز ادا کر سکے یہ مستحب ہی اور دوسری نمازون مین نزدیک فقیر کے جلدی کرنی بہت بہتر ہی مگر جس حال مین منتظر جماعت کے لیے ہووے تو جلدی نکرے اور سورج نکلتے وقت اور دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت مطلق نماز منع ہے اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازے کی بھی بہت منع ہی لاکن نماز عصر اُس دن کی آفتاب کے ڈوبتے وقت جائز ہے بشرطیکہ غروب شروع ہونے کے قبل نیت باندھ لی ہو اور جب فجر کا وقت شروع ہو تو اُسوقت مین فجر کی سنت اور نماز قضا کے سوا اور نفلین پڑھنی مکروہ ہین اور بعد عصر اور قبل مغرب کے بھی یہی حکم ہی مسئلہ اوا اور قضا نماز کے واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہی اور صفت اذان کی مشہور ہی یعنی اذان کہنے کے وقت منھ طرف قبلے کے کرے اور اپنی دونون اُنگلیان شہادت کی دونون کان مین رکھے اور جب

حی علی الصلوۃ کہے تب منہہ داہنی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح کہے تب بائین طرف اور فجر کو وقت
حی الفلاح کی بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہے اور اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کے کہے
اور مسافر کو اذان ترک کرنی مکروہ ہی اور جو شخص گھر مین نماز پڑھتا ہے اذان شہر کی اسکو کفایت ہی

فصل دوسری نماز کی شرطون کے بیان مین شرطین نماز کی چھ ہین پہلی شرط پاک ہونا بدن
نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سے چنانچہ اوپر گذر چکا بیان اُن دونون کا دوسری شرط پاک ہونا
کپڑے کا تیسری شرط پاک ہونا جاے نماز کا چوتھی شرط منہہ کرنا قبلے کی طرف پانچوین شرط
ستر ڈھانکنا مرد اور لونڈی کو ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک مگر لونڈی کو پیٹ اور پیٹھ کا ڈھانکنا
زیادہ ہی مرد سے اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے منہہ اور دونون ہاتھ اور پانوُن
کی ہتھیلی کے سوا مسئلہ جو اعضا کہ ڈھانکنا اُنکا فرض ہی خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ
اگر انہین سے کھلجائے تو نماز فاسد ہوتی ہی اور جو بال عورت کے سر سے لٹکتے رہتے ہین وہ
علیحدہ اعضا مین شمار ہین اُنکی بھی چوتھائی کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ کتاب نوازل مین
لکھا ہی کہ عورت کی آواز بھی ستر مین داخل ہے ابن ہمام نے کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قرآن آواز
سے پڑھیگی تو نماز اُسکی فاسد ہوگی مسئلہ جسکو ستر ڈھانکنے کے لیے کپڑا میسر نہو تو اُسکو بغیر کپڑے کے
بھی نماز پڑھنی جائز ہی مسئلہ اگر نمازی کو جہت کعبے کی معلوم نہو تو جسطرف اُسکا دل گواہی دیوے
اُسی طرف سوچ کر نماز پڑھ لیوے اور بغیر سوچے کے اُسکی نماز درست نہوگی مسئلہ جو شخص قبلے
کی طرف منہہ نکرسکے دشمن کے ڈر سے خواہ مرض کے سبب سے تو اُسکو درست ہی کہ جدھر اُسے
طاقت ہو اُدھر نماز پڑھے مسئلہ نفل نماز شہر کے باہر سواری پر درست ہی سواری جسطرف چاہے
اُس طرف جاوے کچھ مضائقہ نہین مسئلہ چھٹی شرط اُن شرائط مین سے نیت کرنی نماز کی ہی پس نفل اور
سنت اور تراویح کے لیے مطلق نیت درست ہی صرف مثلاً دل مین یون قصد کرے کہ نماز
اللہ کی ادا کرتا ہون اور نام نہ لے سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور فرض اور وتر کے
واسطے تحریمہ کے وقت نیت کا تعین کرنا اور سمجھنا چاہیے کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہون یا عصر کی

یہ فرض ہی اور مقتدی پر فرض ہی اقتدا کی نیت کرنی امام کے پیچھے اور رکعتون کے شمار کی نیت فرض نہین ہی ف یہ چھ فرض نماز سے خارج ہین کسواسطے کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیز ہین اور نماز اور چیز ایک دوسرے مین داخل نہین ہان یہ چیزین نماز کی شرط ہین کہ بدون انکے نماز صحیح نہین ہوتی ہی اور جو چیز شرط ہوتی ہی وہ باہر ہوتی ہی مشروط سے فصل تیسری نماز کی ارکان کے بیان مین ف یعنی اُن فرضون کے بیان مین جو نماز مین داخل ہین سات فرض ہین اندر نماز کے ایک انمین سے تحریمہ باندھنا لاکن تحریمہ کے لیے پاکی بدنی اور ستر عورت اور منھ طرف قبلے کے ہونا شرط ہے جسطرح باقی ارکان مین بھی شرط ہی ف باقی ارکان سے قیام اور قرأت اور رکوع اور سجدہ اور قعدہ اخیرہ اور دوسرا فرض انمین سے قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کے بعد اور ظہر اور عصر اور عشا مین چار چار کے بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کے بعد اور نفل مین دو کے بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح کے نماز سے خارج ہونا کسی کام کے ساتھ اسلئے فرضیت امام اعظم رح کے سوا اور کے نزدیک نہین اور چوتھا فرض کھڑا ہونا ہر رکعت مین پانچوان فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض قرأت پڑھنی لاکن قرأت نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض ہے اور نزدیک امام اعظم رح کے پانچون وقتون مین دو دو رکعت کے اندر فرض ہی اور وتر کی تینون رکعتون اور نفل کی ہر رکعت مین اور قومہ اور جلسہ و قرار پکڑنا رکوع اور سجدہ مین یہ سب فرض ہین نزدیک ابی یوسف رح کی اور اکثر علما کے نزدیک فرض نہین ف رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کا نام قومہ ہی اور دونون سجدے کے بیچ مین بیٹھنے کا نام جلسہ اور امام اعظم رح کے نزدیک قرأت ایک آیت کی فرض ہی اور ابی یوسف اور محمد رح کے نزدیک تین آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کہ تین آیت کی برابر ہو اور نزدیک امام شافعی رح اور احمد رح کے سورۂ فاتحہ پڑھنی فرض ہی اور بسم اللہ بھی اسمین شامل ہی اسلیے کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون مین سے ایک آیت ہی ان دونو کے نزدیک اور سجدے مین پیشانی اور ناک رکھنی فرض ہی اور ضرورت مین ان دونون مین

ایک پر اکتفا کرنا بھی جائز ہی اور شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک سجدے مین ماتھا اور ناک اور ہتھیلی دونون
ہاتھ کی اور دونون گھٹنے اور انگلیان دونون پانؤن کی رکھنی فرض ہی اور نماز کے ارکان مین
ترتیب نگاہ رکھنی فرض ہی ف یعنی جو رکن ہر رکعت مین مکرر نہین آتا ہی مثلاً رکوع اسمین ترتیب
نگاہ رکھنی فرض ہے پس اگر کوئی شخص فراموشی سے پہلے رکوع مین گیا پھر جب یاد آیا
رکوع سے سیدھا ہوکر سورۃ پڑھی اب اسپر فرض ہوا کہ پھر رکوع کر لے اور اگر رکوع نکیا
تو نماز اسکی فاسد ہوئی کسواسطے کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین اور اگر کسی نے ایک رکعت
مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گیا پھر دوسری رکعت مین اس سجدے کی قضا اور
سجدہ سہو کر لیا تو اس صورت مین نماز فاسد نہوگی ف اس صورت مین وجہ فوت نہونے کی یہ ہی کہ
سجدہ یہان رکن غیر مکرر مین سے نہین بلکہ رکن مکرر مین سے ہی کسواسطے کہ سجدہ ہر رکعت مین
مکرر آتا ہی اور جو رکن مکرر آتا ہی اسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہی اور واجب ترک ہونے سے
نماز فاسد نہین ہوتی ہی ہان سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی پس ترتیب خلاف کرنے کے بعد جب سجدہ
سہو کا وہ بجا لایا تب اسکی نماز کامل ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا نکریا تب بھی نماز جائز ہو جاتی ہی نقصان
سے ساتھ اور ابن ہمام نے حاکم کی کتاب کافی سے نقل کی ہے کہ کسی شخص نے نماز شروع
کی اور قرأت اور رکوع دونون کر لیے اور سجدہ نکیا پھر کھڑے ہوکر قرأت پڑھی اور سجدہ کیا
رکوع نکیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی ف ان دونون صورت مین ایک رکعت ہونے کی وجہ یہ ہی کہ پہلی
صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین رکوع پس پہلی صورت کا رکوع اور پچھلی صورت کا سجدہ
ملکر ایک رکعت پوری ہوئی اور اسیطرح پر اگر اول رکوع کیا پھر کھڑی ہوکر قرأت پڑھی اور رکوع اور سجدے
کیے تو بھی ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح اگر پہلا سجدہ کیا پھر کھڑی ہوکر قرأت پڑھی اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا
بعد اسکی کھڑی ہوکر قرأت پڑھی اور سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح پر اگر پہلی میں
رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور دوسری مین بھی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب
بھی ایک رکعت ہوئی ف وجہ ان ساری صورتونکی قیاس کر لینا چاہیے پہلی دو صورت کی وجہ مذکور پر اور قعدہ اولیٰ

کرنا اور اسمین اور آخری قعدے مین التحیات پڑھنی فرض ہی نزدیک امام احمدؒ کے نہ انکی غیر کے
نزدیک مگر نزدیک امام اعظمؒ کے یہ تینون واجب ہین اور آخری قعدے مین التحیات کے بعد درود
پڑھنا فرض ہی نزدیک امام شافعیؒ اور احمدؒ کے اور سلام پھیرنا بھی فرض ہی نزدیک امام مالک
اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نہ نزدیک امام اعظمؒ کے بلکہ انکے نزدیک واجب ہی اور رکوع
اور سجدے مین سر جھکاتے وقت اور ان دونون سے سر اٹھاتے وقت تکبیرین کہنی اور رکوع مین
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ایک مرتبہ کہنا اور سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ایک بار کہنا اور
اور رکوع سے سیدھے ہوتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور دونون سجدون کے بیچ مین بیٹھکر
رَبِّ اغْفِرْ لِیْ کہنا یہ سارے امور فرض ہین امام احمدؒ کے نزدیک نہ انکے غیر کے نزدیک لیکن
اگر بھول کر یہ سارے امور یا انمین سے کوئی امر ترک کریگا تو نماز فاسد نہوگی امام احمدؒ کے
نزدیک بھی اور قرأت پڑھنی مقتدی پر فرض ہی نزدیک امام شافعیؒ کے نہ انکے غیر کے نزدیک
بلکہ نزدیک امام اعظمؒ کے مقتدی پر حرام ہی قرأت پڑھنی ف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پاک ہی
پروردگار میرا بڑا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہی پروردگار میرا بلند سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
قبول کیا اللہ نے واسطے اسکے جسنے تعریف کی اسکی رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ای رب میرے بخش مجھکو

فصل چوتھی نماز کے واجبون کے بیان مین امام اعظمؒ کے نزدیک پندرہ چیزین واجب ہین
ایک تو الحمد پڑھنی دوسرے الحمد کے ساتھ پوری سورۃ یا ایک آیت بڑی یا تین آیت چھوٹی
نفل اور وتر کی ہر رکعت مین اور فرض کی دو رکعت مین ملانی تیسرے اگر چار رکعت فرض ہو تو
پہلی دو رکعت مین قرأت مقرر کرنی چوتھے قیام اور رکوع اور سجدے مین ترتیب کی نظر رکھنی
ف یعنی ہر فرض اور واجب کو اسکے مقام پر ادا کرنا پانچوین رکوع اور سجدے مین ایک
تسبیح کی قدر قرار پکڑنا چھٹے سیدھا کھڑا ہونا رکوع کے بعد ساتوین سیدھا بیٹھنا دونون سجدے
کے بیچ فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ اگر نمازی رکوع سے سجدے مین گیا بدون قومہ کرنے
کے تو نماز اسکی ابو حنیفہؒ اور محمدؒ کے نزدیک جائز ہوگی پر سجدہ سہو کا اسپر واجب ہوگا

آٹھوین قعدہ اولی نوین التحیات پڑھنی آٹھین دسوین پے درپے ارکان ادا کرنے پس اگر ایک رکعت
مین دو رکوع کیے یا تین سجدے کیے یا پہلے التحیات کے بعد درود پڑھا اور تیسری رکعت کے قیام مین
دیر لگی تو ان تینون صورتون مین سجدہ سہو کا لازم آویگا اور وجہ سجدہ سہو لازم آنے کی یہ ہی کہ پہلی صورت
مین دوسرے رکوع کے سبب سجدہ کرنے مین دیر لگی اور دوسری صورت مین تیسرے سجدہ کے سبب
کھڑے ہونے مین دیر لگی اور تیسری صورت مین درود پڑھنے کے باعث تیسری رکعت کے قیام مین
دیر لگی پس ان صورتون مین ارکان کے پے درپے ادا ہونے مین خلل واقع ہوا اسلیے سجدہ سہو لازم
آیا گیارھوین التحیات پڑھنی آخری قعدے مین بارھوین قرأت پکار کے پڑھنی امام کو دو
رکعت مین فجر اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور دونون عید کے اور آہستہ پڑھنی ظہر اور عصر اور دن کی
نفلون مین تیرھوین باہر ہونا نماز سے لفظ سلام کہکر چودھوین دعاے قنوت پڑھنی وتر مین
پندرھوین دونون عید کی نماز مین چھ چھ تکبیرین کہنی اور امام اعظم رح کے نزدیک فرض اور
چیز ہین اور واجب اور چیز فرض ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہی اور واجب ترک کرنے سے
بھول کر سجدہ سہو واجب ہوتا ہی پس اگر کسی نے بھول کر واجب ترک کیا پھر اُسنے سجدہ سہو کر لیا
تو نماز درست ہوئی اور اگر سجدہ سہو نکیا تو واجب ہی کہ نماز پھر پڑھے اور اگر واجب قصداً ترک کیا
تو اس صورت مین بھی اعادہ نماز کا واجب ہی ف اور جو پھر کے نماز نہ پڑھی فرض اُتر گیا پر واجب
کے ترک کا گناہ سر رہا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی ف یعنی وہ لوگ
اُسی فرض کو فرض بھی کہتے ہین اور واجب بھی جن چیزون کو امام اعظم رح واجب کہتے ہین انکے نزدیک
بعضے انھین سے فرض ہین اور بعضی سنت مگر وہ لوگ فرماتے ہین کہ سجدہ سہو بعضے فرض کے ترک کرنے
سے بھی لازم آتا ہی اور بعضی سنت کے ترک سے بھی ف مراد ان فرضون اور سنتون سے وہ فرض اور
سنتین ہین کہ جنکو امام اعظم رح واجب کہتے ہین اور وہ لوگ انھین سے بعض کو فرض ٹھہراتے ہین
اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب فصل پانچوین سجدہ سہو کے بیان مین مسئلہ
سجدہ سہو کا طریق یہ ہے کہ آخری قعدے مین التحیات کے بعد داہنے طرف سلام پھیر کے

دو سجدے کرے بعد اسکے پھر التحیات اور درود اور دعا پڑھکر دونون طرف سلام پھیرے اور اگر سلام پھیرنے کے قبل سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہی اور اگر ایک نماز مین کئی واجب بھول کر چھوڑ دے تو ایک بار سجدہ سہو کر لینا کفایت کرتا ہی اور اگر امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اسمین امام کی تابعداری بجا لاوے اگرچہ جسوقت امام نے سہو کیا تھا اسوقت اُس سہو مین وہ شریک نہ تھا اور اگر مسبوق نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز پڑھنے مین سہو کیا تو پھر سجدہ کر لیوے ف مسبوق اسکو کہتے ہین کہ جسکی کچھ نماز ہاتھ سے گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو رکعت پڑھ چکے تب وہ آ کر مل جاوے مسئلہ پانچون وقت کی نمازون مین جماعت فرض ہی نزدیک امام احمد رح کے لیکن نماز منفرد کی بھی درست رکھتے ہین اور داؤد رحمہ اللہ کے نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نہین اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جماعت فرض کفایہ ہی ف یعنی محلے کی مسجد مین اگر بعضے لوگ جماعت قائم کر لین تو اورون کے ذمے سے جماعت کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہی نہ فرضیت فرض کی اور ابوحنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کے نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے قریب واجب کے اور جماعت تمام ہو جانے کا احتمال ہو تو فجر کی سنت باوجود اسکے کہ سب سنتون سے تاکید اُسکی زیادہ ہے اُسکو بھی چھوڑ دیوے اور شہر کے لوگ اگر ترک جماعت کی عادت کرین تو اُنسے لڑائی چاہیے کرنی جبتک کہ جماعت قائم نکرین مسئلہ صرف عورتون کی جماعت ابوحنیفہ رح کے نزدیک مکروہ ہے اور اماموں کے نزدیک درست ہے مسئلہ امامت کے لیے سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو اچھی قرأت جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن اور مکروہات اور مفسدات اور مستحبات سے واقف ہو بعد قاری کے عالم بہتر ہے اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح ہونے کے قدر قرآن پڑھنا جانتا ہو اور اکثر علما کے نزدیک قاری سے عالم بہتر ہے فائدہ یعنے نرے قاری سے البتہ عالم بہتر ہے اور جو قاری واقف ہو نماز کے احکام سے تو لیا قاری بیشک اور بیشبہ نرے عالم سے بہتر ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے

پر اسکے پیچھے نماز جائز ہوگی اور پڑھے ہوے بالغ مرد کو لڑکے اور عورت اور امی کے پیچھے بھی درست نہین اور فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے بھی درست نہین اور کسی امی نے ایک قاری اور ایک امی کی امامت کی تو نماز تینون کی باطل ہوئی اور بے وضو کے پیچھے نماز درست نہین اور امام کی نماز فاسد ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہے اور کھڑے ہونے والے کی نماز بیٹھنے والے کے پیچھے اور وضو کرنے والے کی نماز تیمم کرنے والے کے پیچھے درست ہے اور رکوع اور سجدہ کرنے والے کی نماز اشارے سے پڑھنے والے کے پیچھے درست نہین مسئلہ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کے برابر داہنے طرف کھڑا ہو جاوے اور دو مقتدی یا زیادہ دو سے ہین تو امام کے پیچھے کھڑے ہووین اور اگر کسی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نماز اسکی مکروہ ہوگی اور نزدیک امام احمدؒ کے نماز اسکی درست نہوگی اور اگر مقتدی امام سے آگے بڑھ جائیگا تو نماز اسکی باطل ہوگی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز مرد کی اپنے گھر مین پڑھنے سے ثواب ایک نماز کا رکھتی ہے اور نماز مرد کی محلے کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ مسجد مین ثواب پانسو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد مین یعنی مدینے کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور نماز مرد کی خانہ کعبے مین ثواب لاکھ نماز کا رکھتی ہے فصل چھٹی سنت کے طریق پر نماز پڑھنے کے بیان مین طریق سنت کا وہ ہے کہ فرضون مین اذان اور تکبیر کہی جاوے اور نزدیک حی علی الصلوٰۃ کے امام کھڑا ہووے اور نزدیک قد قامت کے تکبیر تحریمہ کی کرکے نیت کرے اور دونون ہاتھ کان کی لو تک اٹھاوے اور مقتدی امام کی تکبیر کے بعد تکبیر کہے اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور عورت دونون ہاتھ کندھے تک اٹھا کر سینے پر داہنا ہاتھ رکھے بعد اسکے امام اور مقتدی اور اکیلا پڑھنے والا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ آہستہ پڑھے پاک ہے تو یا اللہ

اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے بعد اُسکے امام اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ پڑھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوے سے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے اور مسبوق کو جسقدر امام کے ساتھ نماز نہین ملی اُسکے ادا کرنے کے شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنی چاہیے نہ مقتدی کو یعنی مقتدی امام کے پیچھے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے اسواسطے کہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ تابع قرأت کے ہین اور قرأت پڑھنی مقتدی کو نہین ہے بلکہ فقط امام کو ہے اور مسبوق کو قرأت پڑھنی ہوتی ہے اسقدر نماز کہ امام کے ساتھ اُسکو نہین ملی بعد اُسکے امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑھے پھر امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی آمین کہے آہستہ پس امام اور اکیلا پڑھنے والا سورۃ ملاوے اور سنت وہ ہے کہ مقیم ہونے کی حالت مین فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑھے یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑھے بروج سے لم یکن تلک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سے آخر قرآن تک ف سورۂ حجرات سے بروج تک کی سورتون کو طوال مفصل کہتے ہین اور بروج سے لم یکن تک سورتون کو اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن تک کی سورتون کو قصار مفصل لاکن اسطور پر لازم پڑھنا سنت نہین کہ کبھی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی اور کبھی مغرب کی نماز مین سورۂ طور اور سورۂ نجم اور سورۂ والمرسلات پڑھی ہے اور اگر سب مقتدی بیکار ہوین اور لمبی قرأت کی خواہش رکھتے ہون تو امام کو جائز ہے کہ قرأت دراز پڑھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی ایک رکعت مین سورۂ بقر پڑھی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت مین سورۂ اعراف پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ فجر کی نماز مین اکثر سورۂ یوسف پڑھتے تھے لاکن امام کو مقتدیون کے احوال پر نظر رکھنی ضرور ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بار عشا کی نماز مین سورۂ بقر

پڑھی ایک مقتدی نے پیغمبر علیہ السلام کے نزدیک شکایت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے معاذ مگر تو فتنہ اور بلا اور گناہ مین ڈالتا ہے یعنی قرأت اسقدر دراز پڑھنے سے
کہ لوگ نماز چھوڑتے ہین اور گناہگار ہوتے ہین مثل سبح اسم اور والشمس اور انکے مانند
پڑھا کر غرض یہ ہے کہ مقتدیون کے احوال پر نظر رکھنی بہت ہی ضرور ہے اور جمعہ کے دن
صبح کی نماز مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑھی اور مقتدی چپ ہوکر
امام کی قرأت کی طرف متوجہ رہے اور نفل نمازون مین رغبت اور خوف کی آیات مین دعا مانگنی اور
معاف چاہنا اور دوزخ سے پناہ مانگنا اور بہشت کا سوال کرنا سنت ہے جب قرأت سے
فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع مین جاوے اور رکوع مین جانے کے اور رکوع سے
سر اوٹھانے کے وقت دونون ہاتھ اٹھانا نزدیک ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے سنت نہین لیکن
اکثر فقہا اور محدثین اسکو سنت ثابت کرتے ہین اور رکوع مین دونون گھٹنے کو دونون
ہاتھ سے مضبوط پکڑے اور انگلیون کو کھلی رکھے اور سر اور پیٹھ کو چوتڑ کے ساتھ برابر
کرے اور جسقدر قرأت مین دیر کی اسکے مناسب رکوع مین بھی دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْعَظِیْم تین یا پانچ یا سات بار کہے یعنی رعایت طاق کی رکھے اور ادنے مرتبہ تین بار ہے
اور مقتدی امام سے پیچھے بعد رکوع اور سجدے مین جاوے اور مقتدی کو امام کے آگے
رکوع اور سجدے مین جانا حرام ہے پہلے امام سر اٹھاوے بعد اسکے مقتدی اور سر اٹھاتے
وقت نزدیک امام اعظم کے امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ
اور اکیلا پڑھنے والا دونون کہے اور نزدیک امام ابویوسف اور امام محمد رح کے امام بھی دونو
کہے بعد اسکے تکبیر کہتے ہوئے سب سجدے مین جاوین پہلے دونون گھٹنے رکھین بعد اسکے
دونون ہاتھ پھر ناک اور ماتھا دونون ہاتھ کے بیچ مین رکھین اور انگلیان دونون ہاتھ کی
ملا کر کعبے کی طرف رکھین اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور بانہون
کو زمین سے دور رکھین اور عورتین ان سبکو ملا رکھین قیام اور رکوع کے مناسب

سجدے مین دیر کرے سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی تین و یا پانچ یا سات بار پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تین بار پڑھے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹھاوے اور قرار کے ساتھ بیٹھکر دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَارحَمنِی وَاھدِنِی وَارزُقنِی وَارفَعنِی وَاجبُرنِی یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور راہ دکھا مجھکو اور روزی دے مجھکو اور بلند کر مرتبہ میرا اور غنی کر مجھکو روایت کی اسکو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد اسکے اللہ اکبر کہکے پھر سجدہ کرے مانند پہلے کے اور اسی طرح سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی کہے پیچھے تکبیر کہتا ہوا اٹھے اول سر بعد اسکے دونون ہاتھ بعد اسکے دونون گھٹنے اٹھا کر کھڑا ہووے اور دوسری رکعت پہلی کی طرح پھر پڑھے لاکن آمین ثنا اور اعوذ نہ پڑھے اور جب دوسری رکعت تمام کرے تب بایان پانون بچھاوے اور اسپر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا رکھے اور انگلیان دونون پانون کی قبلے کی طرف رکھے اور دونون ہاتھ کو دونون زانو پر رکھے اور داہنے ہاتھ کی خنصر اور بنصر کو بند کرے اور بیچ کی انگلی اور ابہام کو ملا کر حلقہ کرے اور شہادت کی انگلی کھلی رکھے اور التحیات پڑھے اور اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ پڑھنے کے وقت اشارہ کرے یہ اشارہ کرنا چارون امام کی روایتون سے ثابت ہے لاکن مشہور مذہب امام اعظم رح کا وہ ہے کہ اشارہ نہ کرے فقط مختار یہ ہے کہ اشارہ کرے اسلیے کہ بہت فقہا اور محدثون سے ثابت ہوا اور انگلیان دونون ہاتھ کی کعبے کی طرف متوجہ رکھے اور پہلے قعدے مین تشہد سے زیادہ نہ پڑھے اور پیچھے تشہد کے اللہ اکبر کہتا ہوا تیسری رکعت کے لیے اٹھے اور اس اٹھنے مین دونون ہاتھ اٹھانا بہت عالم کے نزدیک سنت ہے نہ نزدیک ابو حنیفہ رح اور شافعی رح کے اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط الحمد بسم اللہ سمیت پڑھے آہستہ جب چارون رکعت سے فارغ ہو تب قعدہ اخیرہ کرے جسطرح پر قعدہ اولے کیا تھا اور اسمین بعد تشہد کے درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبرَاھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِک عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یا اللہ رحمت نازل بھیج حضرت محمدؐ پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمدؐ کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے اوپر ابراہیمؑ اور اوپر تابعدارون ابراہیمؑ کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اتار اوپر محمدؐ کے اور اوپر تابعدارون محمدؐ کے جیسے کہ برکت اتاری تونے اوپر ابراہیمؑ کے اور اوپر تابعدارون ابراہیمؑ کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے بعد درود کے جو دعا مشابہ ساتھ الفاظ قرآن کے ہووے پڑھے اور جو دعائین حدیث سے نقل کی گیئن وہ بہتر ہین خصوصاً یہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے کانے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے زندگانی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ اور قرض سے اور عورت دونون جلسے مین بائین چوتڑ بیٹھے اور دونون پانون داہنی طرف سے نکال دیوے اور جب دعا پڑھ چکے سلام پھیرے دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتون کی کرے ف یعنی دل مین قصد کرے کہ مین فرشتون پر سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون اور فرشتون کی کرے اور مقتدی نیت امام اور قوم اور فرشتون کی اور چاہیے کہ نماز حضور دل اور تواضع کے ساتھ پڑھے اور سجدے کی جگہ نظر رکھے اور بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار پڑھے نہین معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اُسی کے لیے بادشاہت ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

فصل ساتوین نماز کے حدث کے بیان مین اگر نماز مین حدث لاحق ہووے تو وضو کرکے

اور اوسی پر نماز بنا کرے ف یعنی وضو اگر آپ سے ٹوٹ جائے تو وضو کرے اور اُسی نماز کو
پوری کرے جس مقام مین حدث ہوا اُسی مقام سے پڑھے اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اُسکو پھر
شروع سے نماز پڑھنی بہتر ہے اور اگر امام ہو تو خلیفہ پکڑے بعد اُسکے وضو کرے کے مقتدیون
مین داخل ہو جائے اور اگر مقتدی ہو تو وضو کر کے پھر اُس مکان مین آوے جہان سے
گیا تھا اور اس عرصے مین جو کچھ امام پڑھ چکا ہو اول اُسکو ادا کرے بغیر قرأت کے پھر امام
کے ساتھ شریک ہو جاوے اور اگر امام نماز سے فارغ ہو تو مقتدی مختار ہے اگر چاہے
پہلے مکان مین پھر آوے اور اگر چاہے جس مکان مین وضو کیا اُسی مکان مین نماز پوری
کرے اور اگر قصداً حدث کریگا تو نماز فاسد ہوگی بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین
باولا ہوا یا احتلام ہو آیا کھلکھلا کے ہنسا یا نجاست منع کرنے والی نماز کی اُسپر پڑی یا کوئی
زخم لہو بہنے والا اوسکو پہونچا یا وضو ٹوٹنے کے گمان پر مسجد سے نکل آیا پیچھے
اُسکے ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تھا یا مسجد کے سوا کسی اور جگہ مین نماز پڑھتا تھا اُس جگہ
وضو ٹوٹنے کے گمان سے صف سے الگ ہوا بعد اُسکے معلوم ہوا کہ حدث نہین ہوا تھا
ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی بنا جائز نہوگی اور اگر مسجد یا صف سے باہر نہین ہوا
تو بنا کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ مین التحیات کے بعد حدث لاحق ہوا تو وضو کر لیوے اور سلام
پھیرے اور اگر التحیات کے بعد قصداً حدث کیا تو نزدیک امام اعظمؒ کے نماز اُسکی تمام
ہوئی ف وجہ تمام ہونے کی یہ ہے کہ نمازی کو کوئی فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا فرض ہے
نزدیک امام اعظمؒ کے پس قصداً حدث کرنا بعد تشہد کے بھی ایک فعل ہے اور اگر التحیات
کے بعد تیمم کرنے والا پانی پر قادر ہوا یا امی نے کوئی سورۃ سیکھی یا ننگا کپڑے پر قادر ہوا
یا اشارے سے پڑھنے والا رکوع اور سجدے پر قادر ہوا یا مدت مسح موزے کی تمام ہوئی
یا موزہ تھوڑے عمل کے ساتھ پانؤن سے نکالا یا صاحب ترتیب کو قضا یاد آئی ف آگے
کی فصل مین ذکر صاحب ترتیب کا آتا ہے یا قاری نے امی کو خلیفہ پکڑا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا

یا جمعے کی نماز مین التحیات کے بعد عصر کا وقت داخل ہوا یا صاحب عذر کو مثل سلس البول وغیرہ والے کو
عذر جاتا رہا یا زخم اچھا ہو کر اُسکی پٹی گر پڑی ان صورتون مین نزدیک امام اعظم رح کے نماز باطل ہوئی
اس سبب سے کہ مصلی کا باہر ہونا نماز سے فعل کے ساتھ فرض تھا اور وہ فعل پایا نہین گیا ان صورتون
مین کیونکہ یہ امور مذکورہ اُسکے اختیار کے نہین پس اگر کوئی امر انھین مین سے التحیات کے بعد
حادث ہو جائے تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اسلیے نماز اُسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبین کے
باطل نہین ہوئی ف اس باعث سے کہ اُنکے نزدیک نماز سے فعل اختیاری کے ساتھ باہر ہونا
فرض نہین ہے پس التحیات کے بعد اگر کوئی امر انہین مین سے حادث ہو جائیگا تو نماز سے خارج
ہونا ثابت ہوگا مسئلہ اگر امام کو حدث ہوا اُسنے مسبوق کو خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کر کر
پھر مدرک کو خلیفہ کرے تا مدرک قوم کے ساتھ سلام پھیرے مسبوق بعد اُسکے کھڑا ہو کر اپنی نماز
تمام کرے ف مدرک اُسکو کہتے ہین کہ جسنے تمام نماز امام کے ساتھ پڑھی ہو مسئلہ اگر رکوع یا سجدے
مین حدث لاحق ہو وضو کے بعد جب بنا کریگا تب اُس رکوع اور سجدے کو پھر ادا کرے اور اگر
رکوع اور سجدے مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین سے ایک سجدہ یا سجدۂ تلاوت کا فوت ہوا تھا
اُس سجدے کو قضا کرے لاکن دوہرانا اُس سجدے کا مستحب ہے واجب نہین اور اگر امام کو حدث
ہوا اور مقتدی ایک مرد ہو تو وہی مرد خلیفہ ہوگا بدون تعین کرنے کے اور اگر مقتدی ایک عورت
ہے تو نماز دونون کی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہے تو اُس صورت مین بھی یہی حکم
ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اگر عورت یا لڑکے کو خلیفہ
نکیا ہو مسئلہ اگر امام قرأت سے بند ہو جائے تو اُسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قرأت نماز جائز
ہونے کی قدر نہ پڑھی ہو مسئلہ اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوے تو جس رکن مین پایا اُسی
رکن مین داخل ہو جاوے اگر رکوع مین پایا تو رکعت ملی اور اگر رکوع مین نہ پایا تو رکعت نہ ملی مسئلہ
جسوقت امام اپنی نماز سے فراغت کرے تو اُسوقت مسبوق جسقدر نماز اُسکی فوت ہوئی اُسکو پڑھ لیوے
اور مسبوق کی نماز قرأت کے حق مین اول نماز کا حکم رکھتی ہے اور بیٹھنے کے حق مین آخر نماز کا حکم ف یعنی مثلاً

اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کے ساتھ ملے تو امام کے سلام کے پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ باللہ پڑھے جسطرح اول نماز مین پڑھتے ہین بعد اسکے الحمد اور سورہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھکر قعدہ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد الحمد سورہ سمیت پڑھکر قعدہ اولی کرے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد سورہ سمیت پڑھ کے قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے مسئلہ مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہین نزدیک ابوحنیفہ رح کی مگر شافعی رح اسکو جائز رکھتے ہین ف یعنی امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق جب اپنی فوتی نماز کو قضا پڑھتا ہو تو اسوقت اگر کسی نے اسکے پیچھے اقتدا کیا تو اُس مقتدی کی نماز درست نہو گی نزدیک ابوحنیفہ رح کے اور نزدیک شافعی رحمہ اللہ کے جائز ہوگی مسئلہ اگر نمازی دو رکعت کے بعد بھولکر تیسری رکعت کے لیے اُٹھا اور قعدہ اولی نکیا تو جبتک کہ بیٹھنے کے قریب ہی تو بیٹھ جاوے اس صورت مین سجدہ سہو واجب نہو گا اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جائے نہ بیٹھے بیٹھیگا تو نماز فاسد ہو گی اور بعض کے نزدیک فاسد نہین ہوتی ہی پر سجدہ سہو کرنا ہو گا اور اگر چار رکعت کے بعد کھڑا ہو گیا تو جبتک پانچوین رکعت کے واسطے سجدہ نہین کیا تو بیٹھ جائے اور قعدہ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرلے اور اگر پانچوین رکعت کے لیے سجدہ کیا تو نماز اُسکی باطل ہوتی الگ چاہے چھ رکعت پڑھکر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور چاہے چھٹی رکعت نہ پڑھکر اُس جگہ قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے اس صورت مین چار رکعت نفل ہو گی اور ایک رکعت باطل ہو گی فصل آٹھوین وقتیہ نماز کی قضا پڑھنے کے بیان مین اگر نماز کا وقت فوت ہو جائے تو قضا پڑھے اذان اور تکبیر کے ساتھ مانند ادا کے پس اگر قضا جماعت کے ساتھ پڑھی جائے تو مغرب اور عشا اور فجر کی نماز مین قرأت پکار کے پڑھنی واجب ہی اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو آہستہ پڑھے مسئلہ قضا اور وقتیہ نماز مین ترتیب فرض ہی اور فرض اور وتر مین بھی نزدیک امام اعظم رح کے پس باوجود قضا یاد ہونے کے اگر نماز وقتیہ پڑھیگا تو نماز وقتیہ فاسد ہو گی پھر اگر

فائتہ کی نماز پڑھی دوسری وقتیہ کی ادا کرنے کے آگے تو پہلے وقتیہ کی فرضیت باطل ہوگئی اور اگر فائتہ کی قضا پڑھنے کے آگے پانچ نماز وقتیہ ادا کی تو یہ سب وقتیہ فاسد ہوئین ساتھ فساد موقوف کے پس اگر بعد اوسکے وقتیہ چھٹی پہلے ادا کرنے فائتہ کے پڑھی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین نزدیک امام اعظم رح کے نہ نزدیک صاحبین رح کے ف تفصیل اس اجمال کی یو ہی کہ جو شخص صاحب ترتیب ہووے اُسکو قضا اور وقتیہ مین نماز ترتیب کے ساتھ پڑھنی فرض ہی صاحب ترتیب اُسکو کہتے ہین کہ جس شخص کی نماز چھ سے کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چھ ہوئین تو وہ صاحب ترتیب نہ رہا پس جبتک صاحب ترتیب ہی تب تک اُسپر فرض ہے کہ اول قضا نماز پڑھ لیوے اُسکے بعد وقتیہ پڑھے اور اگر قضا یاد رکھکے وقتیہ پڑھیگا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلاً ایک نماز فوت ہوئی اُسکی اُسکو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی تو یہ وقتیہ فاسد ہوگئی لاکن فساد اسکا موقوفی ہی یعنی اگر اس وقتیہ کے پیچھے پانچ لخت اور چھ وقتیہ پڑھتا گیا اور اُس فوتی کو اُنکے بیچ مین نہ پڑھا تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین اور فساد وقتیہ اولی کا بھی اُٹھ گیا اور اگر اُسنے ایسا نکیا بلکہ فوتی کو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی پھر دوسرے وقت مین وقتیہ سے پہلے اُس فوتی کو پڑھا تو اس صورت مین وقتیہ کی فرضیت باطل ہوئی یعنی فرض نہ رہی نفل ہوگئی مسئلہ اگر عشا بھول کر بے وضو پڑھ لے اور سنت اور وتر کو وضو کے ساتھ پڑھی تو عشا کو ساتھ سنت پھر پڑھے اور وتر نہ پڑھے نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین کے وتر بھی پڑھے مسئلہ ترتیب ساقط ہوتی ہی تین چیز کے سبب ایک تو وقتیہ نماز کے وقت تنگ ہونے کے سبب دوسرے بھولنے کے سبب تیسرے جسوقت اُسکے ذمہ چھ یا زیادہ چھ سے نماز فائتہ ہوئین خواہ نئی ہوئین خواہ پرانی اُسکے سبب ف مثلاً کسی نے چھ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز ان چھ کو یاد رکھے پر اُسنے پڑھ لی تو بھی درست ہی پس جسوقت فوتی نمازین ادا کر چکیگا تو ترتیب پھر عود کریگی اور اگر چھ یا زیادہ چھ سے فوت ہوئین اور کئی نمازین انمین سے قضا پڑھیں

یہانتک کہ کم چھ سے باقی رہین تو نزدیک بعض کے اس صورت مین ترتیب رجوع کریگی اور فتوی
اُس قول پر ہی کہ ترتیب رجوع نکریگی جبتک تمام ادا نہوگی **فصل نوین** نماز فساد کرنے والی اور
مکروہ کرنے والی چیزون کے بیان مین کلام اگرچہ بھولکر ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہی اور
اسی طرح سوال کرنا اُس چیز کا کہ جو چیز آدمیون سے بھی مانگنا ہوسکے **ف** مثلاً کہنا یا اللہ فلانی
عورت کے ساتھ میرا نکاح کردے اور نالہ کرنا اور درد سے آہ اور پریشانی سے اُف کہنا اور ساتھ
آواز کے رونا درد یا مصیبت سے نہ بہشت اور دوزخ کے ذکر سے **ف** یعنی بہشت اور دوزخ کا
ذکر سُنکر رونے سے نماز فاسد نہین ہوتی ہی اور کھنکھارنا بے عذر اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ
کہنا اور خوشخبری کا جواب الحمد للہ کے ساتھ دینا اور بری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون
کے ساتھ اور خبر تعجب کا جواب سبحان اللہ یا لاحول ولا قوة الا باللہ کے ساتھ دینا یہ امور
نماز کو فاسد کرتے ہین اور اگر اپنے امام کے سوا اور کو بتاوے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور
اپنے امام کو بتانے سے فاسد نہین ہوتی ہی اور سلام کرنا قصداً اور جواب دینا سلام کا خواہ
قصداً ہو خواہ سہواً یہ دونون نماز کو فاسد کرتے ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھکر پڑھنا
اور کھانا پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہین اور عمل کثیر وہ ہی کہ اُس کام مین دونون
ہاتھ لگانے کی حاجت ہو اور نزدیک بعض کی عمل کثیر وہ ہی کہ اُس کام کر کرنے والے کو دیکھنے والا
جانے کہ یہ شخص نماز مین نہین اور بعض نے کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھے وہ عمل کثیر ہی
اور اگر نجاست پر سجدہ کیا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اُسکے تمام ہونے کے
قبل دوسری نماز شروع کی نئے تحریمہ سے تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اُس پہلی نماز کو پھر نئے
تحریمہ کے ساتھ شروع کی تو باطل نہوگی اور جو کھانا کہ دانت مین لگا تھا اگر اُسکو زبان سے
نکال کر کھا لیا پس اگر وہ چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنے کے برابر ہی
تو فاسد ہوگی اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور معنی اُسکے دریافت کیے تو نماز فاسد
نہوگی اور اگر زمین یا دُکان پر نماز پڑھتا ہے اور اُسکے سامنے سے کوئی چلا گیا

تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانے والا عورت یا گدھا ہو یا کتا ہو لیکن اگر عقلمند چلا گیا تو جانے والا گنہگار ہوگا مگر جسوقت کہ دُکان بلند ہو اس طور پر کہ جانے والے کا سر نمازی کے پاؤن کے برابر ہو تو گناہگار نہوگا اور سنت وہ ہی کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک لکڑی کھڑی کرے ایک ہاتھ کی لنبی اور ایک انگلی کے برابر موٹی اور اپنے قریب داہنے یا بائین ابرو کے برابر کھڑی کرے اور سُترہ سامنے رکھہ دینا یا زمین پر خط کھینچنا فائدہ نہین رکھتا ہی اور امام کا سُترہ قوم کو کفایت کرتا ہے اور اگر سترہ نہو تو نمازی گذرنے والے کو اشارے سے یا تسبیح کہکر گذرنے سے دفع کرے نہ دونون سے ف یعنی یون نکرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کہے مسئلہ اگر دو تہ والے کپڑے پر نماز پڑھی اور اُسکے استر کی تہ نجس تھی اس صورت مین اگر دونون تہ سی ہوئی نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سی ہوئی ہین تو صحیح نہوگی اور بچھے ہوے کپڑے پر نماز پڑھی اور ایک طرف اُسکا نجس ہی تو نماز جائز ہوگی پاک کی جانب ہلانے سے ناپاک کی جانب ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا الیسا ہی کہ ایک طرف اُسکا پہن کر نماز پڑھتا ہے اور جس طرف نجس ہے وہ زمین پر پڑا ہے اس صورت مین اگر مصلی کے ہلنے سے نجس کی جانب ہلتا ہے تو نماز درست نہوگی اور اگر نہین ہلتا ہے تو درست ہوگی مسئلہ مکروہ ہے کپڑے یا بدن کے ساتھ نماز مین کھیلنا اگر یہ عمل قلیل ہے اور اگر کثیر ہے تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہے کنکریان سجدے کی جگہ سے ہٹانا مگر جس صورت مین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایک بار یا دو بار ہٹاوے ف اگر تین بار ہٹاویگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہے انگلیون کو ملکر اور کھینچکر چٹخانا اور ہاتھ کمر پر رکھنا اور داہنی یا بائین طرف مُنھ لانا بدون سینہ پھیرنے کے کعبے کی طرف سے اور اگر سینہ پھر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی اقعا یعنی دونون زانون کھڑے کرکے اور دونون ہاتھ زمین مین رکھ کے چوتڑ پر کتّے کی طرح بیٹھنا اور دونون باہون کو سجدے مین زمین پر بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھ سے دینا اور فرض مین بے عذر چار زانو بیٹھنا اور کپڑے کو ٹخنے لگنے

کے احتیاط سے سمیٹنا اور سدل ثوب یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈالکر دونون کنارے کو
بدون ملانے کے لٹکا دینا اور جمھائی لینی چاہیے کہ جمھائی کو دفع کرے اور کھانسی کو جہانتک
ہوسکے دفع کرے اور انگڑانا یعنی بدن کو سستی دفع کرنے کے لیے کھینچنا اور آنکھین بند رکھنی
بلکہ چاہیے کہ نظر سجدے کی جگہ رکھے اور سر کے بالون کو سر پر لپیٹ کے گرہ دیکر نماز پڑھے
بلکہ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہووین تو بالون کو چھوڑ دیوے تاکہ بال بھی سجدہ کرین
اور نماز ننگے سر پڑھنی مگر عاجزی اور انکساری کے لیے مضائقہ نہین اور آیتون اور تسبیحون
کو ہاتھ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین رح کے یہ مکروہ نہین ہے اور امام اکیلا مسجد
کے طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہووین یا امام تنہا اونچے پر ہو اور سارے لوگ
نیچے اور صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا ساتھ اسکے کہ صف مین جگہ ہے اور اگر صف مین جگہ
نہو تو ایک آدمی کو صف سے کھینچکر اپنے ساتھ صف کر لیوے اور پہننا اُس کپڑے کا کہ جسپر
تصویر آدمی یا جانور کی ہووے یا تصویر سر پر یا سامنے مُنھ کے یا داہنے یا بائین ہاتھ کی طرف
ہووے اور اگر نیچے قدم یا پیچھے پیٹھ کے ہووے تو مضائقہ نہین اور تصویر درخت اور اوسکے
مانند کی اور اسی طرح تصویر سر کٹی ہوئی مضائقہ نہین اور مارنا سانپ اور بچھو کا نماز مین مکروہ
نہین اور مکروہ نہین ہے کہ امام مسجد مین کھڑا ہووے اور سجدہ مسجد کے طاق مین کرے
اور مکروہ نہین ہے نماز پڑھنی اُس مرد کی پیٹھ کی طرف کہ بات کر رہا ہے اور کلام اللہ کی طرف
یا تلوار لٹکی ہوئی یا شمع یا چراغ کی طرف **فصل دسوین بیمار کی نماز کے بیان مین**
اگر بیمار کھڑا ہونے کی طاقت نہ رکھے یا فرض پڑھنے کا خوف ہو تو نماز بیٹھکر پڑھے اور
رکوع اور سجدہ بجا لاوے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہو اور کھڑے ہونے کی
طاقت ہو تو نزدیک امام اعظم رح کے فتویٰ یہ ہے کہ بیٹھکر نماز پڑھنی اُسکے لیے بہتر ہے کھڑے
ہوکر پڑھنے سے پس بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع اور سجدہ سر کے اشارے سے کرے اور
اشارہ سجدہ کا بہت جھککر کرے رکوع کے اشارے سے اور اگر کھڑے ہوکر سر کے

اشارے سے نماز پڑھیگا تو بھی درست ہی اور نزدیک فقیر کے یہ ہی کہ کھڑے ہونے پر طاقت ہوتے ہوئے کھڑا ہونا ترک نکرے اور اگر کھڑے ہونے پر اور رکوع اور سجدے پر طاقت نہین رکھتا ہی تو بیٹھکر اشارے سے پڑھے اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رکھے تو چت لیٹے اور دونون پانون کعبے کی طرف کرے یا کروٹ لیٹے اور مُنھ قبلے کی جانب کرے سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا سر کے اشارے سے ممکن نہو تو نماز موقوف رکھے جتبک طاقت اشارے کی حاصل ہووے اور اگر اس عرصے مین مر گیا تو گناہگار نہوگا اور اگر نماز کے بیچ مین بیمار ہوجاوے تو موافق اپنی طاقت کے نماز کو تمام کرے اور اگر بیمار بیٹھکر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہوا تو کھڑا ہوجاوے اور اُس نماز کو پوری کرے اور نزدیک امام محمدؒ کے نماز سر سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کے ساتھ پڑھتا تھا اور نماز کے بیچ مین رکوع اور سجدے پر قادر ہوا تو اس صورت مین بالاتفاق نماز سرے سے شروع کرے اور جو شخص بیہوش یا دیوانہ رہا ایک رات اور ایک دن تک تو نماز اُس ایک رات اور ایک دن کی قضا کرے اور اگر ایک رات اور ایک دن سے ایک ساعت بھی زیادہ گذریگی تو قضا واجب نہوگی اور نزدیک محمدؒ کے جبتک چھٹی نماز کا وقت نہ آویگا تبتک قضا واجب ہوگی فصل گیارھوین مسافر کی نماز کے بیان مین جو کوس چار ہزار قدم کا کہلاتا ہے ویسے پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل چلنے کے قصد سے جو شخص اپنے گھر سے نکل کر شہر کی عمارتون سے باہر ہووے تو اُس شخص کو چاہیے کہ چار رکعت والی فرض مین دو رکعت پڑھے اور اگر اُسنے چار رکعت پڑھی اس صورت مین اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوئی مگر یان دو رکعت فرض ہوئی اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا کرنے کے سبب گناہگار ہوا اگر بھولکر ایسا کیا تو سجدہ سہو کرلیوے کیونکہ سلام پھیرنے مین دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہین بیٹھا تو فرض اُسکا باطل ہوا چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو کرلیوے مسافر

جبتک اپنے اصلی وطن مین داخل نہوگا یا کسی شہر یا گانون مین پندرہ یا زیادہ پندرہ دن سے
رہنے کا قصد نہ کریگا تب تک اسکو حکم قصر رہیگا اور میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین اور جو کہ
ہمیشہ میدان مین رہا کرتے ہین اور کسی جگہ اقامت نہین کرتے ہین مگر مثل پانچ روز توان لوگون کو
حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑھین قصر نکرین ہان جسوقت ایک بارگی اڑتالیس کوس
چلنے کا ارادہ کرین تو اسوقت قصر پڑھین اور اگر وقتیہ مین مسافر نے مقیم کے پیچھے اقتدا کیا
تو چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کے بعد یعنے قضا مین مسافر
کو مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا
کرنا درست ہے جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر دو رکعت اور پڑھ لیوے
ف مسافر کو قضا پڑھنے مین مقیم کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقتیہ
مین امام کی تابعداری کے سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہوجاتی ہے اور وقت کے بعد مسافر کا
فرض بدلتا نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے قضا مین بھی اقتدا درست ہے بشرطیکہ دونون کا
فرض ایک ہو مثلاً عشا دونون کی فوت ہوئی تو اس صورت مین مقیم کی اقتدا مسافر پر درست
ہوگی جب مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر باقی پڑھ لیوے اور وطن کی
دو قسمین ہین ایک وطن اصلی دوسرے وطن اقامت اور وطن اصلی فقط وطن اصلی ہی سے باطل
ہوتا ہی اور وطن اقامت وطن اقامت اور وطن اصلی و سفر کے سبب سے باطل ہوتا ہے ف مثلاً ایک مسافر نے
کسی شہر مین اقامت کی تھی پھر چند روز کے بعد وہان سے کسی اور شہر مین جاکر مقیم ہوا یا وطن
اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلی اقامت تھی وہ باطل ہوئی جب وہان دوبارہ آویگا
تو بدون نیت اقامت کے مقیم نہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہووے اسکو سفر مین چار رکعت
پڑھے اور سفر مین جو قضا ہووے اوسکو گھر مین دو رکعت مسئلہ سفر معصیت مین یعنی مثلاً
چوری یا قزاقی کے لیے جو سفر کرتے ہین اسمین تینون امامون کے نزدیک قصر نماز مین
منع ہے اور نزدیک امام اعظم رح کے قصر نماز مین واجب اور افطار روزے مین جائز اور

اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی معتبر ہی نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہے نہ لشکر کی اور نیت مولیٰ کی معتبر ہی نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہے نہ جورو کی **فصل بارھوین جمعہ کی نماز** کے بیان مین جمعہ کی صحت کے واسطے چھ چیزین شرط ہین جب وہ چھ پائی جاینگی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑھنے والے کے ذمے سے ظہر ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہوویں یا کنارہ شہر کا کہ بنا کیا گیا شہر کے لوگون کی حاجت کے لیے مثلاً مردے دفنانے یا لشکر جمع کرنے کے لیے پس نزدیک امام اعظم رح کے دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک شافعی اور اکثر امامون کے دیہاتون مین درست ہے شہر کے کنارے مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ یا اسکے نائب کا تیسری شرط ظہر کا وقت ہونا چوتھی شرط خطبہ پڑھنا لاکن نزدیک امام اعظم رح کے ایک تسبیح کے برابر کفایت کرتا ہی اور نزدیک صاحبین رح کے فرض وہ ہی کہ ذکر دراز ہوا اور دو خطبے پڑھنا اس طور پر کہ شامل ہوویں حمد اور درود اور تلاوت قرآن اور مسلمانون کی نصیحت پر اور اپنے نفس اور مسلمانون کی استغفار پر یہ سنت ہی اور ترک اُنکا مکروہ ہے پانچوین شرط جماعت اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیے نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے اور نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تین آدمی سوا امام کے نزدیک ابی یوسف کے دو آدمی سوا امام کے اگر نماز کے درمیان سے جماعت کے لوگ بھاگ جاوین تو امام اور باقی رہنے والون کا جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر سرے سے شروع کرین ف فوت ہونے جمعہ کا اس صورت مین ہی کہ تمام آدمی امام کے سجدہ کرنے کے قبل بھاگ جائین اور اگر سارے نہ بھاگین امام کے سوا تین آدمی رہجائین یا امام کے سجدے کے بعد سب بھاگین تو ان دونون صورت مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیے جمعہ تمام کرے چھٹی شرط اذن عام یعنی کسی کو نہ روکے مسئلہ جمعہ لڑکے اور غلام اور عورت اور مسافر اور بیمار پر واجب نہین اور اسی طرح اندھے پر بھی نزدیک امام اعظم رح کے اگرچہ اُسکو لیجانے والا میسر ہووے اور نزدیک امام مالک و شافعی اور احمد رح کے اگر لیجانے والا میسر ہی تو اندھے پر جمعہ واجب ہی اور اگر میسر نہین تو نہین اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کی غلام پر جمعہ واجب ہی مسئلہ اگر

غلام یا عورت یا بیمار یا مسافر نماز جمعہ کی ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر انسے ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کے باہر رہتا ہی اگر اذان جمعہ کی سنتا ہی تو اُسپر لازم ہے جمعہ مین حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر جمعہ مین امام ٹھہراوین تو درست ہے اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کے اندر نماز جمعہ کی پڑھی اور مقیم انمین کوئی نہ تھا تو نزدیک امام اعظمؒ کے جمعہ انکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے درست نہین جبتک چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست انمین نہووین مسئلہ ایک بے عذر نے اگر جمعہ کے آگے ظہر پڑھی تو ادا ہوگی کراہت تحریمہ کے ساتھ پھر اگر وہ جمعہ کے واسطے چلا اور امام تبک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوگی پس اگر نماز جمعہ ملے تو بہتر اور اگر نہ ملے تو ظہر پھر پڑھے اور نزدیک صاحبینؒ کے اگر نماز جمعہ ہاتھ نہ لگے تو ظہر باطل نہوگی مسئلہ معذور اور قیدی کو جمعہ کے دن نماز ظہر کی جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہے مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ مین التحیات یا سجدہ سہو کے اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی تمام کرے اور نزدیک محمدؒ کے اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اُسی تحریمہ سے تمام کرے مسئلہ جب جمعہ کے پہلے اذان کہی جاوے تب جانا اُسکی طرف واجب ہوتا ہے اور اُسوقت خرید و فروخت حرام ہوتا ہے اور جب امام منبر پر چڑھے خطبہ پڑھنے کو تب بات کہنی اور نماز پڑھنی منع ہی جبتک خطبے سے فارغ نہو اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسری اُسکے روبرو کہی جاوے اور لوگ امام کی طرف متوجہ رہین اور جب خطبہ تمام ہو چکے تکبیر کہے مسئلہ جمعہ کی نماز مین سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھنی سنت ہی اور ایک روایت مین سبح اسم اور ہل اتاک پڑھنی سنت ہی مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہ درست ہی اور امام اعظمؒ کی ایک روایت مین سوا ایک جگہ کے جائز نہین اور امام ابی یوسفؒ سے روایت ہی کہ اگر شہر کے درمیان نہر جاری ہووے تو اُسکی دونون طرف جمعہ پڑھنا درست ہی

فصل تیرھوین واجب نمازون کے بیان مین

اکثر امامون کے نزدیک پانچون وقت کے فرض کے سوا اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک امام اعظمؒ کے نماز وتر کی واجب ہی اور عید الفطر اور عید اضحی کی

بھی اور ون کے نزدیک یہ تینون سنت موکدہ ہین ف نماز کے واجبات کی فصل مین گذر چکا کہ
امام اعظمؒ کے سوا اور امامون کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی اور وتر مین تین رکعت
ہی نزدیک امام اعظمؒ کے ایک سلام کے ساتھ اور تینون رکعت مین الحمد اور سورہ پڑھے اور تیسری
رکعت مین قرأت کے بعد رکوع کے قبل قنوت پڑھا کرے تمام سال اور نزدیک شافعیؒ کے
رمضان کے آخری پندرہ دنون مین قنوت پڑھے اور نزدیک اکثر امامون کے رکوع کے بعد
قومے مین پڑھنی سنت ہی اور قنوت فجر کی نماز مین پڑھنی بدعت ہی اور نزدیک شافعی کے سنت
ہی اور مستحب ہی کہ وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور
تیسرے مین قل ہو اللہ احد پڑھے مسئلہ نماز عید کی شرائط وجوب اور ادا کی مانند نماز جمعے کے
ہین ف یعنی جن شرطون سے نماز جمعے کی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہی انہین شرطون
سے نماز عید کی بھی واجب ہوتی ہی اور ادا ہوتی ہے مگر فرق یہ ہی کہ عید مین خطبہ شرط نہین بلکہ
سنت ہی کہ بعد نماز عید کے دو خطبے پڑھے مانند جمعے کے اور انمین مناسب اُس دن کے احکام
صدقہ فطر یا احکام قربانی کے اور تکبیر ایام تشریق کی بیان کرے مسئلہ عید الفطر کے دن سنت
یہ ہی کہ پہلے کچھ کھا وے اور صدقہ فطر کا دیوے اور مسواک اور غسل کرے اور اچھے کپڑے
پہنے اور خوشبو لگاوے اور تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوے لیکن تکبیر پکار کے نہ کہے اور جب
سورج بلند ہوا اسقدر کہ آنکھ اُسکے دیکھنے مین جھلملاوے اُسوقت دوپہر کے قبل تک دونون عید
کی نماز کا وقت ہی اور جب نماز عید کی پڑھنے لگے تو تحریمہ کے بعد پہلی رکعت مین تین تکبیر زوائد کی
کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونون ہاتھ اُٹھاوے اور تکبیرون کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری رکعت مین
قرأت کے پیچھے رکوع سے پہلے تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونون ہاتھ اُٹھاوے
بعد اُسکے تکبیر رکوع کی کہے یہ چھ تکبیرین اور تکبیر رکوع کی نماز عیدین مین واجب ہین اگر یہ
فوت ہوئین تو سجدہ سہو لازم آویگا اور اگر قصداً ترک کریگا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور
دونون عید کی نماز اگر کسی نے امام کے ساتھ نہ پائی تو پھر اُسکی قضا نہین اور اگر کوئی عذر ہوکے

سبب نماز عید الفطر کی امام اور قوم سے فوت ہوجائے تو دوسرے دن اُسکو ادا کرین نہ بعد اُسکے
اور عید اضحی کی نماز بارھوین تک بھی جائز ہے اور نماز عید اضحی کی مانند نماز عید الفطر کے ہے
مگر فرق اتنا ہی کہ عید اضحی مین مستحب ہی کہ قبل نماز کے کچھ نکھاوے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی
کے گوشت مین سے کھاوے اور قبل نماز کے کھانا بھی مکروہ نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کے
درست نہین اور عید اضحی مین تکبیر عیدگاہ کی راہ مین پکار کے کہتا جاوے مسئلہ ایام تشریق
مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز کے بعد جب جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے مقیم پر شہر مین
واجب ہی اور نوین ذیحجہ کی صبح سے دسوین کی عصر تک ایام تشریق کے ہین نزدیک امام اعظم رح
کے اور نزدیک صاحبین کے تیرھوین عصر تک اور فتوی صاحبین رح کے قول پر ہی اور اگر
عورت یا مسافر مقیم کے پیچھے اقتدا کرین تو انپر تکبیر کہنی واجب ہوگی تکبیر آواز بلند کے ساتھ کہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللہ بہت
بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود بندگی کے لائق سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور واسطے
اللہ کے ہی ساری خوبی اور اگر امام ترک کرے تو بھی مقتدی ترک نکرے **فصل چودھوین**
نفلون کے بیان مین فجر کی نماز کے قبل سنت دو رکعت ہی سورۂ کافرون اور قل ہو اللہ
اُسمین پڑھے اور نماز ظہر اور جمعہ کے قبل چار رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے اور بعد ظہر کے
دو رکعت ہین اور بعد جمعہ کے چار رکعت اور نزدیک ابی یوسف رح کے بعد جمعہ کے چھ رکعتین
ہین اور مستحب وہ ہی کہ ظہر کے بعد چار رکعت پڑھے دو سلام کے ساتھ اور نماز عصر کے قبل
دو رکعت یا چار رکعت پڑھنی مستحب ہی اور بعد نماز مغرب کے دو رکعت سنت ہی اور بعد اُسکے
چھ رکعتین اور مستحب ہین کہ اُنکو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب
کی بعد بیس رکعتین پڑھنی آئی ہین اور قبل عشا کے چار رکعت مستحب ہین اور بعد عشا کے
دو رکعت سنت اور چار رکعت اور مستحب ہی اور بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑھنی
مستحب ہی پہلی رکعت مین اذا زلزلت الارض اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون

پڑھے نماز تہجد کی سنت مؤکدہ ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہین فرمائی اور اگر کبھی فوت ہو جاتی تو بارہ رکعت دن کو پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سے کم نہین آئی اور بارہ رکعت سے زیادہ بھی ثابت نہین ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑھتے تھے سنت اسی طرح پر ہے جسکو اپنے نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کے بعد آخر رات کو پڑھے کہ بہتر ہے اور اگر اعتماد نہو تو سونے سے قبل پڑھ لیوے کہ اسمین احتیاط ہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی وتر سمیت تہجد سات رکعت پڑھی اور کبھی نو رکعت اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی تیرہ رکعت اور کبھی پندرہ رکعت اور کبھی دو دو رکعت اور کبھی چار چار رکعت اور کبھی سب کی سب ایک سلام کے ساتھ اور کبھی دو دو رکعت تازہ وضو اور مسواک کے ساتھ پڑھی اور بعد ہر دو رکعت کے سوتے اور پھر جاگتے اور تہجد مین قیام بہت دراز فرماتے تھے یہانتک کہ دونون پاؤن مبارک سوج جاتے اور پھٹ جاتے تھے اور کبھی چار رکعت پڑھی پہلی رکعت مین سورۂ بقر دوسری مین سورۂ آل عمران تیسری مین سورۂ نسا چوتھی مین سورہ مائدہ پڑھی اور جسقدر قیام فرمایا اسی قدر رکوع اور اسی قدر قومہ اور اسی قدر سجدہ اور اسی قدر جلسہ دراز فرمایا اور کبھی ایک رکعت مین یہ چارون سورے جمع فرماتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہ ہے کہ ہر روز اسقدر پڑھے کہ ہمیشہ پڑھ سکے ایک مہینے مین ایک ختم کرے یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات رات مین ختم فرماتے تھے اور اول رات مین تین سورہ پڑھتے تھے سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران اور سورہ نسا اور دوسری رات مین پانچ سورہ پھر سات پھر نو پھر گیارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اور اس ختم کو فمی بشوق نام رکھتے ہین ف مراد ف سے سورۂ فاتحہ اور میم سے سورہ مائدہ اور یے سے سورۂ یونس اور بے سے سورۂ بنی اسرائیل اور شین سے سورۂ شعرا اور واو سے سورہ والصافات اور قاف سے سورۂ ق اور چاہیے کہ قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھے ف ترتیل کے معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑھنا اور حروف اور مد اور تشدید

کو بخوبی ادا کرنا اور وعدہ اور وعید کے مقام مین غور کرنا اور مستحب یہ ہی کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھکر سورج نکلنے تک ذکر مین مشغول رہے جب سورج نکل چکے تب دو رکعت نفل پڑھے ثواب ایک حج اور ایک عمرے کا پاویگا اور اگر چار رکعت پڑھیگا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دن کے آخر تک اُسکی مرادون کے لیے مین بس ہون یعنی ساری پوری کرونگا اور اس نماز کو نماز اشراق کی کہتے ہین نماز چاشت کا بیان یون ہے کہ جب سورج گرم ہو جاے تب دوپہر کے قبل چاشت کی نماز آٹھ رکعت پڑھنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہی اور دوپہر ڈھلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت نفل پڑھنی حدیث سے ثابت ہوئی ف وظائف النبی مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتداے نبوت سے آخر عمر تک یہ چار رکعتین ساتھ ایک سلام کے پڑھا کیا کرتے تھے اور قرأت اُسمین لنبی پڑھا کرتے تھے اور جب تازہ وضو کرے تب دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑھنی سنت ہی اور جسوقت مسجد مین داخل ہو اُسوقت دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھنی سنت ہی اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک ذکر الٰہی مین مشغول رہنا سنت ہی مسئلہ نفل مین جماعت مکروہ ہی مگر رمضان مین سنت ہی کہ ہر رات عشا کے بعد بیس رکعت جماعت سی پڑھے دس سلام کے ساتھ اور ہر رکعت مین دس آیہ پڑھے کہ تمام رمضان مین قرآن ختم ہو جاوے اور قوم کی سستی کے سبب اس سے کم نکرے اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننے کی ہو تو تمام رمضان مین دو یا تین یا چار ختم کرے اور ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کے انداز بیٹھے اور ذکر مین مشغول رہے اس بیٹھنے کا نام ترویحہ ہے اور بعد تراویح کے وتر جماعت کے ساتھ پڑھے اور رمضان کے سوا اور دنون مین وتر جماعت کے ساتھ پڑھنی مکروہ ہے نماز استخارہ کا بیان یون ہے کہ اگر کوئی کام آگے آوے تو سنت ہی کہ استخارہ کرے اس طریق سے کہ پہلے وضو کرکے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بعد اسکے حمد اور درود پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ

فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ
أَمْرِي فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي
فِي دِيْنِي وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَقَدِّرْ لِيَ الْخَيْرَ
حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهٖ یا اللہ تحقیق مین بھلائی مانگتا ہون تجھسے اس کام مین تیرے علم کی مدد کے
ساتھ اور قدرت مانگتا ہون تجھسے بھلائی حاصل ہونے پر تیری قدرت کے وسیلے کے ساتھ اور
مانگتا ہون تجھسے مراد اپنی تیرے بڑے فضل سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہی ہر چیز پر اور مین
نہین قدرت رکھتا ہون کسی چیز پر اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو بہت جاننے والا ہی
چھپی ہوئی باتون کو یا اللہ جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہ کام بہتر ہی میرے لیے میرے دین اور میری
دنیا اور میری زندگانی اور میرے انجام کار مین پس حکم کر اور موجود کر اسکو میرے لیے اور آسان کر
اسکو میرے لیے پھر برکت ہووے میرے لیے اسمین اور جو تو جانتا ہے کہ بیشک یہ کام برا
ہے میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور زندگانی اور میرے انجام کار مین پس پھیر اسکو
مجھسے اور پھیر مجھکو اس سے اور حکم کر اور موجود کر میرے لیے نیکی جہان کہین ہووے پھر راضی کر
مجھکو ساتھ اُسکے نماز توبہ کا بیان یون ہی کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووے تو چاہیے کہ
جلد وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے اور
جو گناہ کر چکا ہے اُسپر پشیمان ہووے اور دل مین قصد کرے کہ آیندہ گناہ پھر اختیار نہین
کرینگے ہم نماز حاجت کا بیان یون ہے کہ اگر کسی کو کوئی حاجت آگر آوے
تو وہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور تعریف خدا کی کرکے اور درود رسول پر بھیجکر
یہ دعا پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا

اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ نہین کوئی معبود مگر اللہ علیم و الا بزرگ پاک ہے
اللہ مالک عرش بڑے کا تمام تعریف ہی اللہ کے لیے جو پالنے والا سارے جہان کا مانگتا ہون
تجھسے خصلتین اچھی کہ واجب کرنے والی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجھسے کامون کو کہ لازم
کرنے والے ہون تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور سلامتی
ہر گناہ سے نچھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اسکو اور نچھوڑ تو کوئی غم مگر کہ دور کرے
تو اسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی قرض مگر کہ ادا کر دیوے تو اسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور
آخرت کی حاجتون سے کہ وہ تیرے نزدیک اچھی ہووے مگر جاری کر دے تو اسکو اے
بہت مہربان مہربانون سے صلوۃ التسبیح کا بیان یون ہی کہ صلوۃ التسبیح تمام چھوٹی بڑی
گناہون کی مغفرت کے لیے ہی خواہ وہ گناہ خطاً ہو خواہ قصداً خواہ پردے مین خواہ ظاہر
مین حدیث مین آیا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی طریقہ
اسکا یون ہے کہ چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد قراءت کے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اور رکوع مین دس بار اور قومہ مین دس بار
اور جلسے مین دس بار اور دوسرے سجدے مین دس بار اور دوسرے سجدے کے بعد
بیٹھکر دس بار پس ہر رکعت مین پچھتر بار کہ چارون مین تین سو بار ہوتے ہین پڑھے اور اگر
ہو سکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا کرے نہین تو ہفتے مین ایک بار یا مہینے مین ایک بار یا برس
مین ایک بار یا تمام عمر مین ایک بار پڑھے اور بہتر یہ ہی کہ چار رکعت مین چار سورہ مسبحات
مین سے پڑھے اور مسبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حدید اور سورہ
حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ اعلی نماز سورج گہن کا بیان
یون ہے کہ جب سورج گہن لگے تو سنت ہے کہ جمعہ پڑھانے والا امام دو رکعت نماز
جماعت کے ساتھ پڑھے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرے مثل اور نمازون کے

اور قرأت لنبی پڑھے لاکن آہستہ پڑھے اور نزدیک صاحبین کے پکارکے پڑھے اور نماز کے پیچھے ذکر مین مشغول رہے جبتک آفتاب صاف ہوجاوے اور اگر جماعت نہو تو اکیلا پڑھے خواہ دو رکعت پڑھے خواہ چار رکعت اور اسی طرح چاند کے گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور انکی مانند مین پڑھے **نماز استسقا کا بیان یون ہے** کہ پانی کے لیے رسول علیہ السلام نے کبھی فقط دعا مانگی اور کبھی جمعے کے خطبے مین دعا کی اور عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کے لیے باہر گئے اور فقط استغفار کیا اسی واسطے امام اعظم کے نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑھنی سنت مؤکدہ نہین ہے بلکہ کہا ہے کہ پانی کے طلب دعا او استغفار ہے اور اگر اکیلا نماز پڑھے تو درست ہے لیکن صحیح روایت مین نبی علیہ السلام سے ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی اسی واسطے امام ابو یوسف اور محمد اور باقی علما نے کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کے ساتھ عیدگاہ مین جاوے اور کفار ساتھ نہوین پس امام جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے اور قرأت پکار کے پڑھے اور نماز کے بعد مانند عید کے دو خطبے پڑھے اور استغفار کرے اور دعا استسقا کی حدیث کی دعاؤن مین سے پڑھے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ رَائِثٍ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ اور مانند اسکے یا اللہ برسا ہمپر مینہ فریاد کو پہونچنے والا پہیٹ بہر دینے والا نفع دینے والا نہ ضرر کرنے والا جلدی برسنے والا نہ دیر کرنے والا یا اللہ پانی دے اپنے بندون کو اور جانورون کو اُتار رحمت اپنی اور زندہ کر شہر مردہ اپنے کو اور امام چادر اپنی پھیر اوے نہ قوم فقط چادر پھیرانے کا طریق یون ہے کہ دایان سرا بائین طرف ہو جاوے اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر **مسئلہ** نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا پھر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا کر لیوے اور نزدیک امام ابی یوسف کے اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلے قعدے مین آگے فاسد کیا تو چار رکعت قضا کرے اور اسیطور پر اختلاف ہے اُس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑھی چارون مین قرأت

ترک کی یا اخیر کی دومین سے فقط ایک مین پڑھی ف پس ان دونون صورت مین نزدیک امام اعظم رح اور محمد رح کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسف رح کے چار رکعت اور اگر پہلی دو رکعت ترک کی اخیر کی دو مین سے فقط ایک مین پڑھے ف پس ان دونون صورتون مین نزدیک امام اعظم رح و محمد رح کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسف کے چار رکعت اور اگر پہلی دو رکعت مین یا یا آخری دو رکعت مین قرأت کی یا پہلی دو مین سے ایک مین یا پچھلی دو مین سے ایک مین ترک کی تو ان چارون صورتون مین دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی دو رکعت مین سے ایک مین قرائت کی اور تین مین نہ کی یا پہلی دو مین سے ایک مین کی اور آخری دو مین سے ایک مین کی ان دونون صورتون مین نزدیک محمد رح کے دو رکعت قضا کریگا اور نزدیک شیخین کے یعنے امام اعظم اور ابی یوسف رح کے چار رکعت اور قعدۂ اولی ترک کرنے سے نزدیک امام محمد کے نماز باطل ہوتی ہے اور نزدیک شیخین رح کے باطل نہین ہوتی لیکن سجدہ سہو کرلیوے اگر ایک عورت نے نذر کی کہ کل نماز نفل پڑھونگی مین یا روزہ رکھونگی پس حائض ہوئی تو اسپر قضا لازم آویگی مسئلہ نفل بدون عذر کے بیٹھکر پڑھنی بھی جائز ہے کھڑے ہونے کی طاقت ہونے کے ساتھ اور اگر کھڑا ہوکر شروع کیا اور بیٹھ کے تمام کیا تو بھی درست ہے مگر مکروہ ہے لاکن عذر مین مکروہ نہین اور عذر کے سبب دیوار مین تکیہ لگا کر نفل پڑھنی جائز ہے مسئلہ شہر کے باہر سواری پر نفل پڑھنی درست ہے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے جس طرف سواری جاوے اگر سواری پر شروع کیا بعد اسکے زمین پر اترا تو اسی نماز کو رکوع اور سجدے کے ساتھ پوری کرے اور نزدیک ابی یوسف رح کے سرے سے شروع کرے اور اگر زمین پر شروع کیا اور بعد اسکے سوار ہوا تو نماز اسکی فاسد ہوئی اس صورت مین بنا کرے بالاتفاق

فصل ستر ہوین سجدۂ تلاوت کے بیان مین سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے جسنے آیت سجدہ پڑھی اسپر یا جسنے سنی اسپر اگرچہ قصد سننے کا نہین رکھتا تھا اور امام کے پڑھنے سے مقتدی پر سجدہ واجب ہوتا ہے اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہین ہوتا ہے

نہ مقتدی پر اور نہ امام پر ہان جو شخص نماز مین داخل نہین اُسنے سُنا تو اُسپر واجب ہوتا ہی مسئلہ
اگر نماز کے خارج کسی نے آیت سجدے کی پڑھی اور نمازی نے سُن لی تو نمازی نماز کے بعد
سجدہ کرلیوے اگر نماز کے اندر سجدہ کریگا تو درست نہوگا لاکن نماز باطل نہوگی مسئلہ اگر امام
نے آیت سجدے کی پڑھی اور ایک شخص نماز مین داخل نہ تھا اُسنے آیت سنی بعد اُسکے
اُس امام کے پیچھے اُسنے اقتدا کیا پس اگر امام کے سجدہ کرنے کے آگے اقتدا کیا ہی
تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اُس رکعت مین داخل ہوا تو
ہرگز سجدہ نکرے یعنے نہ نماز کے اندر اور نہ بعد نماز کے اور اگر دوسری رکعت مین داخل ہوا
تو بعد نماز کے سجدہ کرلیوے مانند اُس شخص کے کہ جسنے اقتدا نہین کیا ہی اور جو سجدہ تلاوت
کا نماز مین واجب ہوا نماز کے بعد اُسکی قضا نہین ف یعنی واجب تھا ادا کرنا اُسکا نماز
مین اور اگر ادا نکیا تو بعد نماز کے اُسکو قضا نکرے کیونکہ منع ہے قضا کرنا نماز کے
بعد لاکن وہ شخص گناہگار ہوا سو توبہ کرے اور چارا نہین مسئلہ اگر کسی نے آیت سجدے
کی خارج نماز کے پڑھی اور سجدہ نکیا بعد اُسکے نماز مین شروع کیا اور اُسی آیت کو پھر پڑھا
تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اُسکے نماز مین شروع کیا اور پھر اُسی آیت کو پڑھے
تو پھر سجدہ کرے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک مجلس مین ایک آیت سجدے کی کئی بار
پڑھی تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اور اگر دوسری آیت پڑھی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا
سجدہ کرے اور اگر مجلس پڑھنے والے کی واحد ہے اور سننے والے کی متعدد تو پڑھنے والے
پر ایک سجدہ آویگا اور سننے والے پر متعدد اور اگر مجلس سننے والے کی واحد ہی اور پڑھنے والے
کی متعدد تو سننے والے پر ایک سجدہ ہی اور پڑھنے والے پر متعدد مسئلہ کیفیت سجدہ کرنیکی
یہ ہے کہ نماز کی شرطون کے ساتھ یعنے طہارت بدن وغیرہ کے ساتھ اللہ اکبر کہکر سجدے
مین جاوے اور تسبیحات پڑھے پھر اللہ اکبر کہکر سجدے سے سر اُٹھا دے اور تحریمہ
اور التحیات اور سلام سجدۂ تلاوت مین نہین مسئلہ مکروہ ہی کہ تمام سورہ پڑھے اور آیت

سجدے کی چھوڑے اور اگر آیت سجدے کی پڑھے اور ساری سورہ چھوڑے تو مکروہ نہین
مگر سجدے کی آیت کے ساتھ دو ایک آیت اور ملانی بہتر ہے اور بہتر وہ ہی کہ آیت سجدے
کی آہستہ پڑھے تاکہ سننے والے پر سجدہ واجب نہووے **کتاب الجنائز** جنازے کے
بیان مین موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جس چیز مین وصیت کرنی واجب ہو اس وصیت نامہ
کو ساتھ رکھنا مستحب ہی بلکہ جسوقت گمان موت کا غالب ہو اسوقت واجب ہی حدیث مین
آیا کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا پاویگا **مسئلہ** جب مسلمان مرنے
کے قریب ہووے تو کلمہ شہادت کا اسکے پاس پڑھا جاوے **ف** یعنی پڑھ پڑھ کے
اسکو سناوین کہ وہ سنے اور سمجھے اسکو نہ کہین کہ تو بھی پڑھ اور سورہ یٰسین اسکے سر کے
پاس پڑھی جاوے اور جب مر چکے منہ بند کیا جاوے اور آنکھین بھی اور دفنانے مین
جلدی کیجاوے **مسئلہ** جب نہلانا چاہین تب عود جلا کے اول تختے کو تین بار خوشبو کرین
اور میت کا ستر چھپا کر اور سارے بدن سے کپڑے اتار کے اس تختے پر لاوین اول نجاست
حقیقی بدن سے پاک کیجاوے بعد اسکے بدون کلی کروانے اور ناک مین پانی ڈالنے
کے وضو کروایا جاوے **ف** درمختار مین لکھا ہے کہ جب ناپاک یا حیض یا نفاس
کی حالت مین مرے تب مضمضہ اور استنشاق کروایا جاویگا بالاتفاق اور انگلی سوا اور روئی
ایک ٹکڑا کپڑا اتر کر کے ہونٹھ اور منہ اور حلق پاک کیا جاوے بعد اسکے اس پانی سے نہلایا جاوے
کہ جسمین تھوڑی بیری کی پتی یا مانند اسکے ڈال کے جوش کیا گیا ہو اور اسکی داڑھی اور
سر کے بالون کو گل خیرو یا اسکے مانند کے ساتھ دھووین اسکے بعد اول بائین کروٹ لٹا کر داہنی
طرف دھووین پھر داہنی کروٹ لٹا کر بائین طرف دھووین اور تکیہ لگا کے بٹھا کر اسکے پیٹ
کو نرم نرم ملین اگر کچھ نکلے تو اسکو پاک کرین دوہرانا غسل کا ضرور نہین پیچھے اسکے کپڑے سے
بدن خشک کر کے خوشبو سر اور داڑھی پر اور کافور سجدے کی جگہ پر مل دیوین اور کفن
پہناوین مرد کو تین کپڑے سنت ہین بقول ابو حنیفہ رح کے ایک کفنی کہ آدھی پنڈلی تک

ہووے اور دو چادر سر سے قدم تک اور صحیح حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
تین چادرین کفن کی دی گیئن پیراہن اُنمین نہ تھا اور دستار باندھنا بدعت ہی اور اگر تین
کپڑے میسر نہون تو دو کفایت ہی اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک چادر مین دفن کیے گیے جب
سر چھپاتے تھے تو پانون ننگے ہوتے تھے اور جب پانون چھپاتے تھے تو سر ننگا ہوتا تھا آخر
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اُس چادر کو سر کی طرف کھینچ لیا اور پانون پر گھاس
ڈال دی اور عورت کو دو کپڑے زیادہ دیے جاتے ہین ایک دامنی کہ سر کے بال اُس سے
لپیٹ کر سینے پر رکھتے ہین ف وہ دو گز کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہی اور دوسرا
سینہ بند کہ بغل سے ٹخنون تک ہوتا ہی ف وہ تین گز کا لمبا اور بغل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہی
اور اگر پانچ کپڑے میسر ہووین تو تین کفن کفایت ہی اور ضرورت کے وقت جو بہم پہونچے اور
مسلمان میت کو غسل دینا اور کفن گور کرنا اور جنازے کی نماز پڑھنی اور دفنانا فرض کفایہ
ہے ف کفایہ اُسکو کہتے ہین کہ جو بعض لوگ ادا کرین تو سب چھوٹ جائین اور اگر کوئی
ادا نکرے تو سب گنہگار ہون اور بدون نہلانے اور کفنانے کے نماز جنازے کی درست
نہین ف جب کفنانے کا قصد کرین تو پہلے لفافہ بچھا کر اُسپر ازار بچھاوین پھر بخورات
جلا کے تین بار کفنون کو خوشبو کرین اور عطر لگا دین پس میت کو کفنی پہنا کے ازار اور
لفافے پر لٹا کر منہ اور داڑھی پر اُسکے خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سے لپیٹین پھر داہنی
طرف سے اور اسی طرح لفافہ کو لپیٹین اور اگر عورت ہووے تو سینہ بند اُسکا لفافہ اور ازار کے بیچ
مین رکھین بعد اُسکے کفنی پہنا دین اور اُسکے پیچھے دامنی سر پر رکھکر بالون کو دو حصے کرکے
دامنی سے لپیٹ کے کندھے کے دونون طرف سے کفنی پر رکھین بعد اُسکے اول
ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کو پھر لفافے کو اور جنازے کی امامت کے لیے بادشاہ اولی ہی
بعد اُسکے قاضی پھر محلے کا امام پھر ولی اقرب یعنی سب اقربا مین سے جو شخص زیادہ قریب
ہو جیسا بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا و علی ہذا القیاس لاکن میت کا

باب امامت کے لیے بہتر ہو آسکے بیٹے سے اور نماز جنازے کی چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللھم پڑھے آخر تک اور نزدیک امام اعظمؒ کے جنازے کی نماز مین الحمد پڑھنی جائز نہین اور اکثر عالم جائز رکھتے ہین اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے اور تیسری کے بعد میت اور سب مسلمانون کے واسطے دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا اللہ بخش تو ہمارے زندون اور ہمارے مردون کو اور ہمارے چھوٹون اور ہمارے بڑون کو اور ہمارے مردون اور ہماری عورتون کو اور ہمارے حاضرون اور ہمارے غائبون کو یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے پس زندہ رکھ اسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار تو اسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہملوگون کو اوسکے ثواب سے اور نہ گمراہ کر ہملوگون کو بعد اسکے اور لڑکے کے جنازے پر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا یا اللہ کر تو اسکو ہمارے لیے آگے پہونچنے والا منزل مین اور اسباب تیار کرنے والا اور کر دے تو اسکو ہمارے لیے اجر اور توشہ آخرت کا اور کر دے تو اسکو ہمارے لیے شفاعت کرنے والا اور مقبول ہو جاوے تیری جناب مین شفاعت اسکی اور اگر لڑکی ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے اور جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہووے پس جسوقت امام دوسری تکبیر کہے اسوقت امام کے ہمراہ تکبیر کہکر داخل نماز کے ہو جاوے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی تکبیر کو قضا کر لیوے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے اس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظار کرنی ضرور نہین مانند اس شخص کے کہ امام کے تحریمہ کے وقت حاضر تھا اور امام

ہے کے ساتھ اُسنے تکبیر تحریمہ کی نہ کہی بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکا تب وہ تکبیر کہکر نماز مین داخل ہوا
ف پس جسطرح اس شخص کو دوسری تکبیر کی انتظاری کرنی ضرور نہین اسی طرح جو شخص بعد
تکبیر کہنے امام کے حاضر ہووے اُسکو بھی تکبیر کہکر داخل ہونا چاہیے انتظار کرنا دوسری
تکبیر کا ضرور نہین اور نماز جنازے کی گھوڑے کی سواری پر پڑھنی درست نہین اور نماز جنازے
کی مسجد مین پڑھنی مکروہ ہے اور نماز جنازے کی میت غائب پر پڑھنی اور جو عضو کہ کم آدھے
بدن سے ہووے اُسپر پڑھنی درست نہین اور لڑکا پیدا ہوکر اگر آواز کرنے کے بعد مرگیا
تو اُسپر نماز پڑھی جاوے اور اگر آواز نہین کی تو نماز نہ پڑھی جاوے ایک لڑکا ناسمجھ دارالحرب
سے پکڑا آیا بدون ماں باپ اُسکے یا اُسکے ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور اُسکے ماں باپ
دونون مین سے ایک مسلمان ہے یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہے پس اگر وہ دارالاسلام
مین مرجاویگا تو اُسپر نماز پڑھی جائیگی ف یعنی اُسکی کئی صورتین ہین ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک
لڑکا ناسمجھ دارالحرب سے اکیلا دارالاسلام مین پکڑا آیا بعد اُسکے مرگیا تو اُسپر نماز پڑھی جائیگی
دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور اُسکے ماں باپ دونون مین سے ایک
مسلمان ہے پھر وہ لڑکا ناسمجھ دارالاسلام مین مرگیا تو اس صورت مین بھی اُسپر نماز پڑھی جاویگی تیسری
صورت یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور ماں باپ دونون اُسکے کافر ہین لاکن وہ لڑکا
آپ عقلمند ہے اور مسلمان پھر وہ دارالاسلام مین مرگیا تو اُس صورت مین بھی اُسپر نماز پڑھی جاویگی
اور سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اُٹھاوین اور جلدی چلین لاکن نہ دوڑین اور ہمراہی جنازے
کے پیچھے چلین اور جب تک جنازہ زمین پر رکھا نجاوے تب تک نہ بیٹھین اور سنت ہے کہ قبر بغلی
کہجاوے اور میت کو قبلے کی طرف سے قبر مین داخل کیا جاوے اور وقت رکھنے کے بسم اللہ
علیٰ ملۃ رسول اللہ کہا جاوے اور منہ کعبہ کی طرف کیا جاوے اور قبر عورت کی وقت دفنانے کے پردہ
کیجاوے اور کچی اینٹ یا بانس قبر مین رکھکر اُسپر مٹی ڈالی جاوے اور قبر مانند کوہان اونٹ کی کیجاوے اور
پکی اینٹ اور لکڑی رکھنی اور چونہ اور گچ قبر مین کرنا مکروہ ہے اور یہ جو اولیا کی قبرون پر مکانات بلند

بنایا کرتے ہین اور چراغان کرتے ہین اور جو کچھ اس قسم کے کام کیا کرتے ہین یہ سب کام حرام ہین یا مکروہ اور بغیر پڑھے نماز جنازے کے اگر میت دفن کیا جاوے تو اُسکی قبر پر نماز جنازے کی پڑھی جاوی تین دن تک اور بعد تین دن کے قبر پر نماز پڑھنی درست نہین نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب سات برس کے بعد احد کے شہیدون پر نماز جنازے کی پڑھی شاید کہ یہ پڑھنا خاص شہیدون کے لیے تھا اسلیے کہ بدن اُنکا ریزہ ریزہ نہین ہوتا ہے

فصل پہلی شہید کے بیان مین جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارا گیا یا لڑائی کی جگہ مین مرا ہوا ملا اور اُسپر قتل کا نشان موجود ہے یا اُسکو کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اُسکے مارنے سے اُس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تھا یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی نہو وے اور وہ شخص مرنے کے آگے کھانے یا پینے یا علاج کرنے یا خرید و فروخت یا وصیت کرنے سے فائدہ حاصل کرنے والا نہوا ہو اور بعد زخمی ہونے کے ایک نماز کا وقت اُسپر نگذرا ہو تب وہ شخص شہید کہلاویگا اُسکو غسل نہ چاہیے دینا اور اوسکے بدن کے کپڑے کے ساتھ اُسکو دفن چاہیے کرنا لاکن اُسپر نماز چاہیے پڑھنی اور اگر یہ شرطین نہ پائی جاوین گو وہ شخص ظلم سے مارا گیا اگرچہ ثواب شہادت کا پاویگا لاکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل اور کفن دیا جاویگا اور اوسپر نماز پڑھی جاویگی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو مارا لاکن ظلم سے نہین مارا بلکہ خطا سے مارا یعنی تیر چھوڑا شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان پر تو اس صورت مین اُس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول شہید نہ کہلاویگا اور اسی طرح نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہ لوگ اگرچہ اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتھ سے مارے جاوینگے شہید نہ کہلاوینگے اگرچہ ثواب شہادت کی دیے جاوینگے اور اسی طرح جس شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اُٹھا لائے بعد اُٹھا لانے کے اُسنے کچھ کھایا پیا یا کچھ بیچا یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اُسپر گذر گیا پس یہ شخص شہید نہ کہلاویگا

اگرچہ ثواب شہید کا اسکو خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اوسپر نماز پڑھین اور اگر قزاق یا باغی مارا جاوے تو غسل دیا جاوے نماز اوسپر پڑھین فصل دوسری ماتم کے بیان مین اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوے تو اس عورت پر واجب ہی سوگ کرنا چار مہینے دس دن تک عدت کے دنون مین مراد سوگ سے یہ ہی کہ زینت نکرے اور کپڑا زرد اور زعفرانی نہ پہنے اور استعمال خوشبو اور تیل در سر اور مہندی کا نکرے مگر کوئی عذر کے سبب ان چیزون کو استعمال کرے تو مضائقہ نہین اور خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے مگر دن کو اگر ضرورت کے لیے نکلے تو رات کو اس گھر مین رہا کرے ہان جس صورت مین کوئی بزور گھر سے نکال دیوے یا گھر گرا پڑتا ہی یا خوف کرتی ہی اُس گھر مین اپنی جان یا اپنے مال پر تو ان صورتون مین اُس گھر سے نکل جانا مضائقہ نہین اور خاوند کے سوا اگر دوسرا کوئی عورت کے اقربا مین سے مرجاوے تو اُسکے لیے تین دن تک سوگ کرنا جائز ہی اور زیادہ تین دن سے حرام ہی مسئلہ میت پر غم کرنا اور آنکھ کر آنسو بہانا جائز ہی اور رونے مین آواز بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پھاڑنا اور سر و منھ پر ہاتھ مارنا حرام ہی اکثر صحیح حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہی اُسکے اہل کے نوحہ کرنے کے سبب سے اور اس بات مین عالمون کے اقوال مختلف ہین ف بعض قائل ہین اس بات کے کہ میت پر عذاب کیا جاتا ہی اُسکے اہل کے بیان کے سبب اور بعض اس بات کے قائل نہین اور جو حدیثین اس باب مین وارد ہین اُن حدیثون کو وہ لوگ تاویل کرتے ہین اور مختار نزدیک فقیر کے یہ ہی کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان کرنے کی عادت رکھتا تھا یا بیان کرنے پر وصیت کر گیا تھا یا بیان پر راضی رہتا تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل مجھپر بیان کرینگے اور اونکو وہ منع نکر گیا تو ان صورتون مین اُسپر عذاب کیا جاویگا اُسکے اہل کے بیان کرنے کے سبب اور اگر وہ زندگی مین عادت بیان کی نہین رکھتا تھا اور نہ وہ وصیت کر گیا اور نہ وہ اُسپر راضی رہتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ

کہ میرے اہل مجھپر نوحہ کرینگے تو اسپر عذاب نکیا جاویگا مسئلہ سنت یہ ہی کہ مصیبت مین انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون کہے اور صبر کرے اور میت کے گھر والون کے لیے مصیبت کے دن کھانا بھیجنا سنت ہی فصل تیسری قبرون کی زیارت کے بیان مین قبرون کی زیارت کرنی مردون کو درست ہی نہ عورتون کو اور سنت یہ ہی کہ قبرستان مین جاکر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ سلام ہے تمپر اے رہنے والے قبرون کے مسلمانون اور مومنون مین سے تم ہمسے پہلے پہونچے اور ہم تمھارے پیچھے پہونچتے ہین اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تمھارے ساتھ ملینگے رحم کرے اللہ اگلون پر ہم مین سے اور پچھلون پر یعنی مردون اور زندون پر مانگتے ہین ہم اللہ تعالے سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور رحم کرے اللہ ہمپر اور تمپر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی جو کوئی قبرستان مین گذرے اور قل ہو اللہ گیارہ بار پڑھ کے مردون کو بخشے تو وہان کے مردے کی گنتی کے برابر اسکو ثواب دیا جاویگا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورۃ الہٰکم التکاثر پڑھکر ثواب ان سورتون کا مردون پر بخشیگا تو مردے اسکے لیے شفاعت کرنے والے ہووینگے اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی سورۃ یٰسین قبرستان مین پڑھتا ہی حقتعالی مردون سے عذاب تخفیف کرتا ہی اور پڑھنے والے کو بھی مردون کی گنتی کے برابر ثواب ملتا ہی ف اکثر علماء محققین اس قول پر ہین کہ اگر کوئی مردے کو ثواب نماز یا روزے یا صدقے یا دوسری عبادت مالی یا بدنی کا بخش دیوے تو پہونچتا ہی مسئلہ انبیا اور اولیا کی قبرون کو سجدہ اور طواف کرنا اور مراد انکھون سے مانگنی اور نذر انکے لیے

قبول کرنی حرام ہی بلکہ ان چیزون مین سی بہت چیزین ایسی ہین کہ کفر مین پہونچاتی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فعلون کے کرنے والون پر لعنت کی ہی اور ان امرون سی منع فرمایا اور کہا کہ میری قبر کو بت مت کرو فقط جسطرح کفار بتون کو سجدہ کرتے ہین اسیطرح میری قبر کو سجدہ نکیا کرو۔

کتاب الزکوۃ

اسلام کے رکنون مین دوسرا رکن زکوۃ ہی جب عرب کی بعض قوم نے رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد چاہا کہ زکوۃ نہ دیوین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنسے قصد جہاد کا فرمایا اور اسپر قول کل اجماع متفق ہوا کہ جو شخص زکوۃ دینا واجب نہین جانتا ہی وہ کافر ہی اور ترک کرنے والا فاسق ف یعنی جو شخص اعتقاد رکھتا ہی کہ زکوۃ دینا مالدار پر واجب نہین پس وہ شخص کافر ہی بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہی کہ زکوۃ دینا مالدار پر واجب ہی لاکن باوجود واجب جاننے کے زکوۃ نہین دیتا ہی پس وہ شخص بڑا گنہگار ہے نہ کافر مسئلہ زکوۃ واجب ہوتی ہی مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہووے اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سے بچی ہوئی ہو اور وہ نصاب قابل بڑہنے کی ہووے اور اُسپر ایک برس پورا گذرا ہو اور نصاب کی مالک ہونے کے بعد سال تمام ہونے کے قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوۃ پیشگی ادا کریگا تو بھی ادا ہوگی اور ایک نصاب کی مالک نے اگر پہلے سے کئی نصاب کی زکوۃ ادا کی اور زکوۃ ادا کرنے کے بعد اُن نصابون کا مالک ہوا تو بھی ادا کرنا جائز ہوگا پس نابالغ اور دیوانے کے مال مین زکوۃ واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور نزدیک امام مالک رح اور شافعی رح اور احمد رح کی واجب ہوگی کہ لڑکے اور دیوانے کی طرف سی اُسکا ولی ادا کرے مسئلہ مال ضمار مین یعنی جو مال کہ گم ہو گیا یا دریا مین گر پڑا یا کسی نے غصب کیا اور اُسپر گواہ نہون یا جنگل مین دفن کیا اور مکان اُسکا بھول گیا یا کسی پر قرض ہی لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہی اور اُسپر گواہ نہون یا بادشاہ یا کسی ظالم نے کہ جسکی فریاد دوسرے کی پاس نہین لیجا سکتے ہین ایسے شخص نے ظلم

لیلیا پس اسطرح کی مال مین زکوٰۃ واجب نہین یعنی اگرچہ مال پھر ہاتھ مین آویگا تو بھی پچھلے دنونکی
زکوٰۃ واجب نہوگی اور اگر اقرار کرنیوالے پر قرض ہووے اگرچہ وہ اقرار کرنیوالا مفلس ہے یا
جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہی اُسپر گواہ ہون یا قاضی جانتا ہو یا گھر مین مال دفن کیا ہی
اور مکان اُسکا بھول گیا پس اسطرح کا مال جب ہاتھ مین آویگا تب زکوٰۃ اُسکی واجب ہوگی
بابت پچھلے دنون کی مسئلہ قرض جسوقت وصول ہوگا تو اُسوقت زکوٰۃ اوسکی دینی ہوگی
تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہی تو جسوقت وہ قرض ہاتھ مین آویگا
اُسوقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوٰۃ دینی ہوگی ف مثلاً ایک گھوڑا تجارت کا بیچا
پس جسوقت قیمت گھوڑے کی ہاتھ مین آویگی اُسوقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوٰۃ
دینی واجب ہوگی اسمین سال گذرنے کی شرط نہین اور اگر قرض بابت تجارت کے نہین ہے بلکہ بدل
مال کے ہی مانند قرض یا تاوان مغصوب کے تو اس صورت مین بھی نصاب قبض کرنے کے بعد زکوٰۃ
دینی واجب ہوگی ف مثلاً کسی نے ایک گھوڑا کسیکا غصب کیا اور وہ گھوڑا اُس غاصب کے
ہاتھ مین ہلاک ہوا بعد اُسکے اُس گھوڑے کی قیمت غاصب سے گھوڑے کے مالک کے ہاتھ لگی پس
جس وقت وہ قیمت اُسکے ہاتھ مین آئی اُسوقت چالیس درم مین سے ایک درم زکوٰۃ دینی
واجب ہوگی اسمین بھی سال گذرنے کی شرط نہین اور اگر قرض تجارت کا بدل نہین ہے اور نہ
مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہے مہر اور خلع اور اُسکے مانند کا تو اُسکے نصاب قبض کرنے کے بعد
جب سال اُسپر تمام ہوگا تب زکوٰۃ دیجائیگی نزدیک امام اعظم رح کے ف مثلاً کسی عورت کو
مال مہر کا بدلا یا کسی مرد نے مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال اُسکے ہاتھ مین آیا پس مال
اگر بقدر نصاب کے ہے تو بعد قبض کرنے کے زکوٰۃ اُسپر واجب نہوگی جبتک اُس مال پر
سال نگذریگا نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین رح کے اس صورت مین بھی بعد قبض
کرنے نصاب کے زکوٰۃ واجب ہوگی سال تمام ہونیکی شرط نہین ہان مگر جو قرض بدل
دیت اور بدل ارش جنایت اور بدل کتابت کا ہی تو اُس قرض مین بعد قبض کرنے نصاب کے

زکوۃ دینی واجب نہوگی نزدیک صاحبین کی بھی بلکہ نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اُسپر
گذریگا تب زکوۃ دینی ہوگی مسئلہ زکوۃ ادا کرنے کے لیے نیت شرط ہی خواہ ادا کرتے وقت
نیت ادا کی کرے خواہ زکوۃ کی قدر اول مال سے جدا کرتے وقت نیت کرے مسئلہ اگر
سارا مال للہ دیا اور نیت زکوۃ کی نہ کی تو بھی زکوۃ ساقط ہوجائیگی اور اگر بعض مال صدقہ کیا
تو نزدیک ابی یوسف رح کے کچھ ساقط نہوگی اور نزدیک محمد رح کے جسقدر صدقہ کیا اُسقدر کی زکوۃ
ساقط ہوگی مسئلہ اگر شروع سال و در آخر سال مین نصاب کامل تھی اور درمیان سال مین
کم ہوگئی تھی تو بھی زکوۃ تمام سال کی واجب ہوگی سال کے درمیان کا نقصان معتبر نہین مسئلہ
مال بڑھنے والا کہ جسمین زکوۃ واجب ہوتی ہی وہ مال تین قسم ہی ایک قسم نقدی یعنی سونا
اور چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا ٹھیر یا زیور یا برتن سونے اور چاندی کے اور نصاب سونے
کی بیس مثقال ہی کہ ساڑھے سات تولے ہوتے ہین اور نصاب چاندی کی دو سو درہم ہین
دہلی کے سکے سے چھپن روپے بھر وزن اُنکا ہوتا ہی اور سونے کی نصاب مین سے زکوۃ
کے فرض کی مقدار چالیسوان حصہ ہی اوراسی طرح چاندی کی نصاب مین سے بھی اگر سونا
نصاب سے کم ہو اوراسی طرح چاندی بھی نصاب سے کم ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے
یہ ہی کہ دونون کو باعتبار قیمت کے ایک جنس کرکے نصاب پوری کیجادی اور قیمت کرنے مین
فائدہ فقیرون کا نگاہ رکھا جاوے ف یعنی جن ایام مین سونے کی قیمت مین فائدہ فقیر کا
ہووے تو اُس ایام مین چاندی کو سونے کی قیمت لگادین اور جن ایام مین چاندی کی قیمت مین
فائدہ فقیر کا ہو تو اُس ایام مین سونے کو چاندی کی قیمت لگادین اور نزدیک صاحبین کے
یہ ہی کہ ساتھ اعتبار اجزا کے نصاب پوری کیجاوے نہ باعتبار قیمت کے ف یعنی سونے اور
چاندی دونون کی جزو اگر برابر ہین تو دونون کو ملاکر نصاب پوری کیجائیگی اور اگر جزو دونون
برابر نہین ہین تو نصاب باعتبار قیمت کے پوری کیجائیگی پس اگر سونا دس مثقال ہی اور چاندی
سو درہم تو نزدیک تینون کے زکوۃ واجب ہوگی اور اگر سو درہم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہی

اور قیمت پانچ مثقال سونے کی برابر بسو درم چاندی کے ہو تو زکوۃ نزدیک امام اعظم کے
واجب ہوگی نہ نزدیک صاحبین کے جو سونا اور چاندی کھوٹا ہوا گر کھوٹاپن اُسکا کم ہے
تو حکم اُس سونے اور چاندی کا حکم خالص کا ہی اور اگر کھوٹاپن اُسکا غالب ہی تو حکم اسکا
اسباب کا ہی قسم دوسری مال نامی مین سے مال تجارت کا ہی جو مال کہ تجارت کی نیت سے
مول لیا ہی اُسمین زکوۃ واجب ہوتی ہے اور اگر کسی نے کسیکو مال بخشا یا اُسکے لیے وصیت
کی یا عورت کو مہر مین مال ہاتھ آیا یا خلع یا قصاص کے صلحے مین مال ہاتھ آیا اور اُس
مال کے مالک ہوتے وقت نیت تجارت کی کی تو نزدیک ابی یوسف کے اُس مال مین
زکوۃ واجب ہوگی نہ نزدیک محمدؒ کے اور اگر میراث مین مال ہاتھ آیا اگرچہ مورث نے
مرتے وقت نیت تجارت کی کی تھی تو بھی وہ مال تجارت کا نہوگا اور زکوۃ اُسمین واجب
نہوگی مسئلہ اگر ایک غلام تجارت کے لیے مول لیا بعد اسکے اُسکو خادم کیا پس وہ غلام
مال تجارت کا نرہا اور جو لونڈی غلام واسطے خدمت کے مول لیے گئے اور بعد اسکے اُنمین نیت
تجارت کی کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال تجارت کے نہونگے جبتک وہ بیچے نجائینگے مسئلہ
مال تجارت کا سونے اور چاندی کے ساتھ یعنی ان دونون مین سے جسمین فائدہ فقیرونکا
ہووے اُسکے ساتھ قیمت کرے پس جب دونون قسم مین سے جسکی نصاب کی برابر وہ مال
پہونچے تو چالیسوان حصہ اُس مال مین سے زکوۃ ادا کرے قسم تیسری مال نامی مین سے
چرنے والے جانورمین یعنی اونٹ اور گائین اور بکریان نر و مادہ ملے ہوئے اور اسیطرح
گلے گھوڑے کے کہ آدھے برس سے زیادہ میدان مین چرا کرتے ہین اُنمین زکوۃ واجب
ہی اور میدان کے چرنے والے جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جسقدر مین زکوۃ اُنمین
واجب ہوتی ہی اُسکی تفصیل بہت طول رکھتی ہی اور ان ملکون مین یہ سب مال زکوۃ
واجب ہونے کی مقدار مین نہین پہونچتے ہین اسواسطے ان چیزون کی زکوۃ کے مسئلے
ذکر نہین کیے گئے اور اسیطرح مسئلے احکام عشری زمین کے ذکر نہین کیے گئے اس سبب سے کہ ان ملکون مین

ہین عشری نہین ہی اور مسائل عشر لینے والون کے بھی جو شاہراہون پر بیٹھتے ہین بیان نہین کیے گئے
ف مسائل سوائم کے اگرچہ مصنف رحمہ اللہ نے بالکل ذکر نہین کیے لیکن یہ عاجز بطور
اختصار کے ذکر کرتا ہی تاکہ لوگ مسائل سے آگاہ ہووین مسئلہ جان تو کہ جسکے پاس پانچ
اونٹ حاجت اصلی سے زیادہ ہون اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل مین چرتے رہین ہون
اور برس اُنپر گذرے تو ان پانچ اونٹ مین ایک بکری زکوۃ دیوے پس اسی طرح
پانچ مین ایک بکری دیا کرے جب پچیس ۲۵ کو پہونچے پینتیس ۳۵ تک پس اُنمین ایک بوتی مادہ
برس روز کی دیوے پھر جسوقت چھتیس ۳۶ کو پہونچے پینتالیس ۴۵ تک پس اُنمین ایک بوتی مادہ
دو برس کی دیوے اور جسوقت چھیالیس ۴۶ کو پہونچے ساٹھ تک پس اُنمین حقہ یعنی تین برس
کی اونٹنی کہ قابل جفت کرنے اونٹ کی ہو دیوے پھر جسوقت اکسٹھ کو پہونچے پچہتر تک پس انمین
جذعہ یعنی چار برس کی بوتی کہ پانچوین برس مین لگی ہو دیوے اور جسوقت چھہتر کو پہونچے
نوے تک پس اُنمین دو بوتیان دو برس کی دیوے اور جسوقت اکانوے کو پہونچے
ایکسو بیس تک پس اُنمین تین تین برس کی دو اونٹنیان کہ قابل جفت کرنے اونٹ کی
ہووین دیوے اور جسوقت زیادہ ہون ایکسو بیس سے تو حساب سر نو سے شروع
کیا جاوے یعنی جب ایکسو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ ہون تو ایکسو بیس کی تین تین برس
کی دو اونٹنیان اور پانچ کی ایک بکری دیوے اسیطرح ہر پانچ مین ایک بکری دیا کرے
جب پچیس ہووین پینتیس تک پس اُنمین ایک بوتی مادہ برس روز کی دیوین پھر جب ترتیب
پہلی کے حساب کرتا جاوے مسئلہ اور تیس گائے بیلون کم مین زکوۃ نہین جب تیس پورے
ہون اور برس اُنپر گذرے تو ایک تبیعہ یعنی بچھڑا یا بچھڑوا برس دن سے زیادہ دو برس سے
کم کی دیوے اور جب چالیس ہون تو ایک مسنہ یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے
کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوے جب ساٹھ ہون تو دو تبیعے دیوے اور جب ستر ہون تو ایک مسنہ
اور ایک تبیعہ دیوے اور جب اسی ہون تو دو مسنہ دیوے اور جب نوے ہون تو تین تبیعے دیوے

اور جب سو ہوویں تو دو تبیعے اور ایک مسنہ دیوے اسی طور سے ہر ایک تیس میں تبیعا
اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے گا بھینس کی زکوۃ ایک طور ہے اور انمیں نر اور
مادہ دونوں دینا درست ہے اور اونٹ میں سوا مادہ کے نر دینا نہیں آیا مسئلہ چالیس بکری
سے کم میں زکوۃ نہیں جب چالیس پوری ہوں اور برس اُنپر گذر جاوے تو ایک بکری زکوۃ
دیوے ایکسو بیس تک جب ایکسو اکیس ہوں تو دو بکری زکوۃ دیوے دوسو تک جب دوسو
سے ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوے پھر ہر سیکڑے میں ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری
کی زکوۃ ایک طور ہے زکوۃ میں چاہے بکری دے چاہے بکرا دے چھوٹے بڑے سب جانور
گن کے زکوۃ دیوے مسئلہ جو گھوڑے اور گھوڑیاں اکثر سال جنگل میں چرتی ہوں اور
وہ تجارت کے لیے نہوں پس انمیں زکوۃ نہیں امام شافعی اور صاحبین اور غیرہم کے نزدیک اور
امام اعظم کے نزدیک اگر گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوں تو زکوۃ دینی چاہیے فی راس ایک دینار دیوے یا اُنکی
قیمت مقرر کر کے دوسو درہموں میں سے پانچ درہم دیوے لیکن فتاوی میں لکھا ہے
کہ فتوی صاحبین کے قول پر ہے مسئلہ اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی نے کہیں سونا یا
چاندی یا تانبا یا اسکے مانند جنگل میں پایا تو پانچواں حصہ اُس سے حاکم لیوے اور چار حصے اس
پانے والے کو دیوے اگر وہ زمین کسیکی ملک نہووے اور اگر وہ کسیکی ملک میں ہے تو ایک حصہ
حاکم لیوے اور چار حصے زمین والے کو حوالے کرے پانے والے کو کچھ نہ ملیگا اور اگر اپنے
گھر میں پایا تو نزدیک امام اعظم رح کے اسمیں پانچواں حصہ حاکم کو دینا واجب نہیں اور نزدیک
صاحبین رح کے واجب ہے اور اگر اپنی کھیتی کی زمین میں پایا اُسمیں دو روایت ہیں ایک
روایت میں ہے کہ پانچواں حصہ حاکم کو نہ دے اور ایک میں ہے کہ دیوے مسئلہ اگر مال گڑا ہوا
پایا اگر اسمیں نشان اسلام کا ہے مانند سکہ اسلام کے تو اسکا حکم گرے ہوے مال کا ہے
اُسکے مالک کو تلاش کر کے پہونچانا چاہیے اور اگر اسمیں نشان کفر کا ہے پانچواں حصہ
حاکم مسلمان لیوے اور باقی پانے والے کو دیوے

فصل پہلی زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ

بیان مین زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہ وہ فقیر ہی کہ نصاب سے کم مال کا مالک ہو اور وہ مسکین ہے
کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہی کہ مال کتابت کے ادا کرنے مین محتاج ہی اور قرضدار ہی
کہ وہ مالک نصاب کی مال کا ہی لاکن نصاب اُسکے قرض سے کم ہی اور غازی ہی کہ اسباب
غزا کا نہین رکھتا ہی اور وہ آدمی ہی کہ مال وطن مین رکھتا ہی اور وہ سفر مین ہی وطن
سے دور اور مال ساتھ نہین رکھتا ہی پس اگر چاہے ان جماعت مین سے ایک جماعت کو
دیوے یا چاہی اُن سبکو دیوے **ف** یعنی مثلاً اگر چاہے فقط فقیرون کی جماعت کو حصہ کر دیوے
یا چاہی ہر فرقے کے لوگون کو تقسیم کر دیوے دونون وجہ سے درست ہی لاکن زکوٰۃ
دینے والا مال زکوٰۃ کا اسپنے ما باپ اور اپنی اولاد اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی
جورو کو اور اپنے غلام اور مدبر اور مکاتب اور ام ولد کو نہ دیوے اور اُس غلام کو نہ دیوے
کہ جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو نہ دیوے اور سید اور سید کے غلام کو نہ دیوے مگر صدقہ
نفل کا مضایقہ نہین کہ ادب سے اُنکی خدمتون مین گذرانے اور مسجد کے بنانے مین
اور میت کے قرض ادا کرنے مین خرچ نکرے اور دولتمند کی غلام اور دولتمند کی چھوٹی لڑکی کو
نہ دیوے مسئلہ اگر زکوٰۃ خرچ کرنے کی جگہ گمان کرکے زکوٰۃ دی بعد اُسکے ظاہر ہوا
کہ زکوٰۃ لینے والا دولتمند تھا یا سید یا کافر یا ما باپ یا شوہر یا جورو تو زکوٰۃ دینے والے
کو پھر زکوٰۃ دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک ابی یوسف کی پھر دینی لازم
ہی مسئلہ مستحب ہی کہ ایک فقیر کو اسقدر دیوے کہ اُس دن محتاج سوال کا نہو مسئلہ نصاب
کے اندازہ یا نصاب سی زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے دوسرے مین مال
زکوٰۃ کا بھیجنا مکروہ ہی مگر جسوقت یگانہ اُسکا دوسرے شہر مین ہو یا وہان کی لوگ بڑے
محتاج ہون تو درست ہی مسئلہ جس شخص کو ایک دن کا کھانا کھانا میسر ہو اسکو سوال
کرنا نچاہیے **فصل دوسری** صدقہ فطر کے بیان مین صدقہ فطر واجب ہی آزاد
مسلمان پر مالک نصاب کا ہو اور زیادہ ہو قرض اور ضرورت حاجتون سے اور

نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین پس جو شخص اسطرح کی نصاب کا مالک ہوگا اُسپر صدقہ لینا
حرام ہی صدقہ فطر کا اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی اولاد کی طرف سے دیوے اگر وہ اولاد
مالک نصاب کی نہووے اور اگر مالک نصاب کی ہووے تو اُنکی مال سے دیوے
اور اپنی خدمتی غلامون کی طرف سے دیوے اگرچہ غلام مدبر ہو اور تجارتی غلامون کی
طرف سے نہ دیوے اور ام ولد کی طرف سے دیوے نہ اپنی جورو اور نہ اپنی اولاد بالغ اور نہ
اپنے غلام مکاتب کی طرف سے اور نہ بھاگے ہوئے غلام کی طرف سے مگر پھر آنے کے بعد اُسکی
طرف سے دیوے اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی شرکت مین ہووین تو نزدیک
امام اعظم رح کے صدقہ فطر اُن غلامون کا کسی پر واجب نہوگا مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہی
عید کے دن کی فجر طلوع ہونے کے ساتھ پس جو آدمی عید کی صبح سے آگے مر گیا یا صبح کے بعد پیدا ہو
یا اسلام لایا صدقہ فطر کا اُسپر واجب نہوگا اور عید سے آگے بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جائز ہی
لیکن سنت یہی کہ عیدگاہ کی طرف نکلنے کے آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا تو بعد اُسکے
جب چاہے قضا کرے مسئلہ مقدار صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کے آٹے یا گیہون کے ستو
سے آدھا صاع ہی اور خرمے یا جو سے ایک صاع اور کشمش مین آدھا صاع ہی گیہون کے
مانند نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک صاع ہے مانند جو کے اور صاع
ایک ظرف ہی کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو غلہ مانند اُنکے ہے اُسمین سماتا ہو اور نزدیک
ابی یوسف رح کے صاع وہ ظرف ہی کہ جسمین پانچ اور تہائی رطل سما دے اور رطل بیس استار کا
ہوتا ہی ہر استار ساڑھے چار مثقال کا ہی پس وزن ایک رطل کا دہلی کے سکے سے
چھتیس روپیے کے برابر ہوتا ہے اور صدقہ فطر مین غلے کے عوض اُسکی قیمت
دینی بھی جائز ہی **فصل تیسری صدقہ نفل کے بیان مین** صدقہ نفل ماں باپ
اور اقربا اور یتیمون اور ہمسایہ اور سوال کرنے والون اور اُنکے غیرون کو دیوے
کسواسطے کہ حق تعالے کے کلام سے اُنکو دینا ثابت ہوا چنانچہ اللہ تعالے نے

فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ پوچھتے ہین تجھسے کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فائدہ کی سو مان باپ کو اور نزدیک والون کو کو اور یتیمون کو اور محتاجون کو اور راہ کے مسافرون کو دو اور جو کروگے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہی ف لوگون نے پوچھا تھا کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہی فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر رشتہ والون پر خرچ ہو تو ثواب زیادہ ہی لاکن بہتر یہ ہی کہ جو مال اصلی حاجتون اور قرض اور نفقون اور واجبی حقوق سے زیادہ ہو وہ دیوے اور گناہ کے کام مین خرچ نکرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد ایک برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتے تھے اور اپنی ذات پاک کے لیے کچھ جمع نہین کرتے تھے جو کچھ میسر ہوتا خدا کی راہ مین دیتے تھے اور فرماتے تھے اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا یعنے خرچ کر یا بلال جو کچھ کہ رکھے تو اور عرش کے مالک سے اندیشہ فقر کا مت رکھ اور مال کو بیہودہ خرچ نکرے کہ بیہودہ خرچ کرنے والے کو حق تعالے جل شانہ نے شیطان کا بھائی فرمایا اور خرچ بیہودہ وہ ہی کہ اسمین نہ ثواب ہو اور نہ فائدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی نفس کے حق سے زیادہ کرنی منع ہی مسئلہ صدقہ نفل مین سے پہلے بنی ہاشم کو دلوے اسواسطے کہ زکوۃ انکو لینی حرام ہی اور رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کرکے انکی خدمتون مین تواضع اور تعظیم کے ساتھ گذرانے مسئلہ صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہی نہ حربی کو مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن سنت موکدہ ہی بعد اسکے مستحب

کتاب الصوم

روزے کے بیان مین اسلام کے ارکانون مین سے تیسرا رکن روزے رمضان مبارک کے مہینے کے ہین اور وہ فرض قطعی ہی ہر مسلمان مکلف پر جو فرض نجانے اسکو سو کافر ہے اور جو بغیر عذر کے اسکو ترک کرے تو بڑا گناہگار ہے اور بجائی

اور مسلم مین ہی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے روایت کی کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہی ثواب اُسکا دس اُستنے سات سو چند تک حق تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میرے لیے ہی اور مین آپ روزی کی جزا ہون مسئلہ روزہ ادا ہونے کی شرط نیت ہی یعنی بدون نیت کے روزہ ادا نہوگا اور حیض ونفاس سے پاک ہونا بھی شرط ہی کہ حیض اور نفاس کے ساتھ بھی روزہ صحیح نہوگا مسئلہ روزہ چھ قسم پر ہی ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ نذر غیر معین کا پانچوان روزہ کفارہ چھٹا روزہ نفل پس نزدیک امام اعظمؒ کے رمضان کا روزہ مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت فرض وقت اور ساتھ نیت نفل کی ادا ہوتا ہی ف مطلق نیت کی صورت یہ ہی کہ جی مین کہے کہ مین نے نیت روزے کی کی اور نیت فرض وقت کی صورت یون ہی کہ جی مین کہے کہ مین نے اس رمضان مبارک کے فرض روزے کی نیت کی اور صورت نیت نفل کی اسطرح ہی کہ دل مین کہے کہ مین نے نیت نفل کی کی اور اگر نیت قضا یا کفارے کی کی پس وہ نیت کرنے والا اگر مقیم اور صحیح سالم ہے تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہی اور اُسنے قضا یا کفارے کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت اور نزدیک صاحبین کے اگر مریض یا مسافر ہے تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے روزہ رمضان کے لیے بھی تعین کرنی نیت فرض وقت کی ضرور ہی اور نذر معین نزدیک امام اعظمؒ کے جسطرح ساتھ نیت نذر کے ادا ہوتا ہی اسی طرح مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھ نیت نفل کے بھی ادا ہوتا ہی اور اگر اُس نذر معین مین دوسرے واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا نہ وہ نذر معین اور نزدیک اکثر اماموں کے نذر معین بغیر تعین کرنے نیت کے نذر ادا نہین ہوتا اور نفل جسطرح نفل کی نیت سے ادا ہوتا ہے اسطرح مطلق نیت کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہے بالاتفاق اور نذر غیر معین

اور قضا اور کفارہ مین نیت تعین کرنی شرط ہی بالاتفاق مسئلہ روزے کی نیت کا
وقت بعد سورج ڈوبنے کے صبح ہونے تک ہی اور صبح ہونے کے پیچھے جائز نہین مگر نفل
روزے مین دوپہر کے قبل تک درست ہی نزدیک شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ
کے اور نزدیک مالک رحمہ اللہ کے صبح کے بعد نفل کی نیت بھی درست
نہین اور نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے روزے رمضان اور نذر معین
اور نفل کی نیت دوپہر کے قبل تک درست ہی اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین
کی نیت صبح ہونے کے وقت بالاتفاق درست نہین اور نزدیک تینون امامون کے
رمضان کے تیسون روزے کے لیے ہر رات الگ الگ نیت کرنی شرط ہی اور امام
مالک رح کی نزدیک سارے رمضان کے واسطے پہلی رات کی ایک نیت کفایت ہی اگر
رمضان کے مہینے کی اول رات مین تیس روزے کی نیت کسی نے کی اور درمیان
رمضان کے اُسے جنون ہوا اور کئی دن اُسی جنون مین گذر گئے اور کوئی چیز روزہ
توڑنے والی اُسمین اُس سے ظاہر مین نہ آئی تو نزدیک امام مالک رح کی روزے اُسکے
صحیح ہوئے اور نزدیک تینون امامون کے جنون کے دنون کے روزے قضا کرے
اسواسطے کہ اُسمین نیت فوت ہوئی اور اگر سارے مہینے رمضان کے باولا رہا تو روزے
ساقط ہوئے قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان مین ایک ساعت بھی باؤلے کو
افاقہ ہوا تو پچھلے دنون کے روزے قضا کرے خواہ وہ بالغ ہونے کے وقت
دیوانہ ہوا یا بعد بلوغت کے ہوا مسئلہ رمضان کے مہینے مین چاند دیکھنے سے یا شعبان
کے تیس دن تمام ہونے سے روزہ رکھنا واجب ہوتا ہی اور اگر آسمان مین مثلاً ابر
یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کے لیے ایک مرد یا ایک عورت عادل کی گواہی کفایت
ہی خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی اور اسی طرح شوال کے چاند کے لیے دو مرد
آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کے ساتھ

شہر ہی اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے مسئلہ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیسوین کو چاند دیکھا نہ گیا تو افطار کرنا جائز نہوگا اور اگر دو آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس دن گذر گئے تو افطار جائز ہوگا اگرچہ چاند دیکھا نجاوے مسئلہ اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور قاضی نے گواہی اسکی قبول نہ کی تو دونون صورتون مین واجب ہی کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب ہوگی نہ کفارہ مسئلہ شک کے دن یعنی تیسوین شعبان کو جب چاند دیکھا نجاوے اور مطلع صاف نہو تو روزہ نہ رکھے مگر نفل کی نیت سے مضائقہ نہین اگر وہ دن معتادی نفل روزے کے موافق پڑجاوے ف یعنی ایک شخص کی عادت ہی کہ ہر پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا ہی اتفاقاً وہ تاریخ شک کی اسی دن واقع ہوئی تو اسکو اس دن روزہ رکھنا منع نہین اور اگر ایسا نہو تو خواص روزہ رکھین ف جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہون وہ رکھین اور نیت اس دن کی کیا ہی کہ نیت نفل کی کرے نہ غیر اسکے اور عوام دوپہر کے بعد افطار کرین نزدیک امام اعظم رح کے اور اس دن رمضان کی نیت یا دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہی اور اسی طرح تردد نیت کے ساتھ بھی روزہ رکھنا مکروہ ہی اور تردد کی صورت یون ہی کہ جی مین کہے کہ آج اگر دن رمضان کا ہی تو یہ روزہ رمضان کا ہی اور اگر دن رمضان کا نہین ہی تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہی یا نفل کا لاکن بہر تقدیر جس نیت کی ساتھ روزہ رکھیگا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضان کا ہوگا نزدیک امام اعظم کے **فصل پہلی** قضا اور کفارہ واجب کرنے والی چیزون کے بیان مین اگر کسی نے رمضان کے روزے مین جماع کیا یا جماع کیا گیا قصداً قبل یا دبر مین یا کھایا یا پیا قصداً خواہ غذا خواہ دوا روزہ اسکا فاسد ہوا اسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردہ آزاد کرے اور اگر میسر نہو تو یک لخت دو مہینے روزہ رکھے کہ ایک

رمضان اور عیدین اور ایام تشریق نہون اور اگر اُس دو مہینے کے بیچ مین کوئی روزہ
فوت ہوجاوے خواہ عذر خواہ بغیر عذر سے تو روزہ پھر سرے سے شروع کرے
مگر حیض اور نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضائقہ نہین اور اگر مثلاً بسبب پیری کے
طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلاوے لائق جن
ساٹھ آدمیون کو صبح کو کھلاوے انھین کو پھر شام کو کھلاوے یا ہر ایک کو غلہ صدقہ فطر کی
قدر دیوے اور نزدیک شافعی رح کے اور احمد رح کے بدون وطی کے کفارہ واجب نہین ہوتا ہے
اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہین ہوتا ہے بالاتفاق و
جس وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے اگر اُسی وجہ پر ایک رمضان مین دو یا کئی روزے
توڑے تو اس صورت مین اگر اول کے کفارہ دینے کے بعد دوسرا توڑا تو دوسرے
کے لیے کفارہ علیحدہ دیوے اور اسی طرح قیاس کرے تیسرے اور چوتھے مین اور
بعد اُسکے اگر اور کسیکا کفارہ نہین دیا یہانتک کہ رمضان آخر ہوگیا تو سب کے واسطے
ایک کفارہ کفایت ہے اور امام مالک رح اور شافعی رح کے نزدیک دونون تقدیر مین ہر روزے
کے لیے الگ الگ کفارہ چاہیے اور اگر دو رمضان مین دو روزے فاسد کیے اور
اول روزے کا کفارہ نہین دیا تو اس صورت مین بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب
ہوگا اور اگر خطا سے افطار کیا ف مثلاً کلی کرنے مین بدون قصد کے حلق مین پانی
اُتر گیا یا بسبب زبردستی کے افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کے ساتھ یا حقنہ
کیا گیا یا کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین دوا ڈالی گئی پس وہ
دوا اُسکے دماغ یا پیٹ مین پہونچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سے نہین
نگل گیا یا قصداً منہ بھر قے کی یا رات جانکر کھانا سحری کا کھایا اور پیچھے معلوم ہوا کہ صبح
تھی یا سورج ڈوبنے کے خیال سے افطار کیا اور وہ ڈوبا نتھا یا بھول کر کھانا کھایا
اور خیال کیا کہ روزہ میرا فاسد ہوا بعد اُسکے پھر قصداً کھایا یا سوتے آدمی کے حلق مین

کسی نے پانی ڈالا یا عورت سونے مین یا دیوانگی یا بیہوشی کے حال مین وطی کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا نہ کفارہ اور اگر کسی نے رمضان مین نہ روزے کی نیت کی اور نہ نیت افطار کی کی اور روزہ توڑنے والی کوئی چیز اس سے ظاہر عمل مین نہ آئی تو اس صورت مین بھی قضا واجب ہے نہ کفارہ اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نکی اور کھانا کھایا تو نزدیک امام اعظم رح کے کفارہ واجب نہوگا اور نزدیک صاحبین رح کے واجب ہوگا اور اگر روزہ بھول گیا اور اس حال مین کھانا کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد نہوگا اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکھنے کے ساتھ شہوت ہوکر انزال ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور غیبت کسی کی کرنی اور پچھنے لگانا اور بغیر قصد کے قے کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تھوڑی قے کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین بھی روزہ فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کے اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو نزدیک امام اعظم رح کے روزہ فاسد نہوگا اور نزدیک ابی یوسف رح کے فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت یا چارپایہ کے ساتھ یا قبل اور دبر کے سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سے بوسہ لیا یا شہوت سے مساس کیا ان صورتون مین اگر انزال ہوا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر انزال نہوا تو فاسد نہوگا اور اگر کھانے مین سے کچھ دانت مین باقی رہا اسکو ہاتھ سے نکال کر کھایا تو روزہ ٹوٹ جاویگا پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سے نکال کر کھایا پس اگر وہ چنے کے برابر ہے تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سے بہت کم ہے تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا ثابت نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منھ مین رکھکر چبایا تو فاسد نہوگا اور قے منھ بھر اگر منھ مین آئی پھر اسکو قصداً نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور تھوڑی قے منھ مین آئی اور بغیر قصد کے اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر منھ بھر بدون قصد کے اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف رح کے فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد رح کے اور اگر تھوڑی قے قصداً نگل جاوے تو نزدیک محمد رح کے فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف رح کے اور مکروہ ہے روزے مین چکھنا یا چبانا

کسی چیز کا بغیر عذر کے اور لڑکے کے لیے کھانا چبا کر دینا ضرورت کی صورت مین جائز ہی اور کلی کرنی اور ناک مین
پانی ڈالنا بے ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑے بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کے واسطے مکروہ تنزیہی ہے
نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے اسواسطے کہ یہ امور بے صبری پر دلالت کرتی ہین اور نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے
مکروہ تحریمی ہی مسئلہ روزہ دار اگر رات کو ناپاک ہوا اور اُس حالت ناپاکی مین صبح کی تو روزہ اُسکا نہ ٹوٹیگا
لیکن مستحب یہ ہی کہ صبح نکلنے کی آگے غسل کرے مسئلہ علما متفق ہین اس بات پر کہ روزے مین جھوٹھ کہنے
یا غیبت کسی کی کرنے یا کسیکو بُرا کہنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہی اور نزدیک اوزاعی
رحمہ اللہ کے روزہ اُسکا فاسد ہوتا ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے ترک نکیا جھوٹھ بولنا اور
گناہ کا کام پس حق تعالی محتاج اُسکے روزے کا نہین یعنی روزہ اُسکا مقبول نہین مسئلہ اگر کوئی شخص
کھانا کھاتا تھا یا وطی کر رہا تھا اُسوقت فجر ہو گئی پس فجر ہوتے ہی اُسنے کھانا منہ سے ڈال دیا اور
ذکر جماع کرنے سے کھینچ لیا اس صورت مین نزدیک جمہور کے روزہ اُسکا صحیح ہوگا اور
نزدیک مالک رحمہ اللہ کے باطل ہوگا مسئلہ جس مریض کو روزہ رکھنے مین مرض بڑھنے کا ڈر
ہو اُسکو افطار کرنا جائز ہی اور مسافر کو جنکی تفصیل اوپر گذر چکی اُنکو بھی جائز پس اگر مسافر
کو روزہ ضرر کرنے والا نہو تو اُسکو بہتر ہی کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر جہاد مین ہو یا
روزہ اُسکو مضر ہو تو اُسکو افطار کرنا بہتر ہی اور اگر روزہ قریب ہلاکی کے پہونچا دے
تو اُس حال مین افطار کرنا واجب ہی اگر اس حال مین روزہ رہیگا تو گنہگار ہوگا اور جن
بیماروں اور مسافروں نے افطار کیے تھے اگر اُس مرض اور سفر کے حال مین وہ مر گئے تو قضا
اُنپر واجب نہوگی اور اگر بیمار چنگے ہونے کی پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے بعد مر گئے تو جتنے
دن مرض سے اچھے ہو کے اور مسافرت سے مقیم ہو کر جیتے رہے اُتنے دنون کے روزے اُنپر
واجب ہو وینگے اور جب اُنھون نے قضا نہ کی تو اُنکے ولی پر واجب ہی کہ اُنکی تہائی مال
سے ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کا کھانا صدقہ فطر کے اندازے پر دیوے لیکن یہ صدقہ
دینا ولی پر اُسوقت واجب ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتی وقت صدقہ دینے کو کہکر مرے ہون

اور بدون کہنے کے ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی طرف سے احسان کرے تو درست
ہی مسئلہ قضا رمضان کا اگر چاہے یک لخت ادا کرے اور اگر چاہے متفرق رکھے
اگر سال بھر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اُس دوسرے رمضان
کے روزے ادا کرے بعد اُسکے پچھلے رمضان کے روزے قضا کرے اور اس صورت مین
کچھ صدقہ اُسپر واجب نہوگا مسئلہ جو نہایت بڈھا بیطاقت روزہ رکھنے سے عاجز ہی
وہ افطار کرے اور ہر روزے کی عوض صدقہ فطر کی برابر کھانا دیوے پھر اگر طاقت
روزے کی آجاتے قضا اُسپر واجب ہوگا مسئلہ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت
اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان پر خوف کرے تو افطار کرلے پھر قضا کرے اُسپر صدقہ
واجب نہوگا فصل دوسری نفل روزے کی بیان مین نفل روزہ شروع کرنے سے
واجب ہوجاتا ہی مگر جن دنون مین روزہ رکھنا منع ہی اُن دنون مین شروع
کرنے سے بھی واجب نہین ہوتا ہی ف یعنی عید الفطر اور عید ضحیٰ اور ذی الحجہ کی
گیارھوین یا بارھوین تیرھوین کو منع ہی اور نفل روزہ بغیر عذر کی توڑنا درست
نہین اور عذر کے ساتھ درست ہی اور ضیافت بھی عذر ہی اُسمین افطار کرلیوے
بعد اُسکے قضا کرے مسئلہ اگر رمضان کے دنون مین سے کسی دن مین لڑکا
بالغ ہوا یا کافر مسلمان یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک ہوئی یا بیمار نے تندرستی
پائی پس اُن سب پر واجب ہی کہ جسقدر دن باقی ہی اُسمین کھانا پینا موقوف کرے
لڑکے اور نو مسلم نے کھانا پینا موقوف کیا یا نکیا دونون صورت مین اُن دونوپر
قضا واجب نہوگا مگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور
عید الاضحی کے دو دن اور ایام تشریق کے دنون مین روزہ رکھنا حرام ہی اُن دنونمین
روزہ شروع کرنے سی بھی واجب نہین ہوتا ہی لاکن اگر کسی نے نذر کیا کہ مین اُن دنونمین
روزہ رکھونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکھنے کا تو دونون صورت مین اُن دنونمین

افطار کرے اور اگر روزہ رکھیگا تو گنہگار ہوگا لاکن نذر اُسکے ذمے سے ساقط ہوجائیگی اور قضا اُسپر نہ آویگا ف حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص رمضان کی بعد شوال مین چھ روزے رکھیگا گویا کہ اُسنے تمام سال روزہ رکھا بعض علما نے کہا کہ شوال مین چھ روزے عید الفطر سے ملا کر نرکھے ف یعنی یون نکرے کہ عید کی صبح کو شروع کرکے عید کی ساتوین کو تمام کرے بلکہ متفرق رکھے اسلیے کہ مشابہ نصارا کے ساتھ نہووے اور اسی مشابہت کے سبب علما نے ملانے کو مکروہ رکھا ہی اور فتوی یہ ہی کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزہ رکھتے تھے اور بعض حدیثون مین آدھے شعبان کی بعد روزہ رکھنا منع آیا ہی اس سبب سے کہ ایسا نہو کہ ناطاقتی رمضان کے روزون کو مانع ہوجاوے مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکھنا سنت ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روزے ایام بیض کے کبھی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو رکھتے تھے اور کبھی شروع چاند مین اکٹھے تین روزے رکھتے تھے اور کبھی آخر چاند مین اور کبھی ہر دسوین کو ایک ایک روزہ اور کبھی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور کبھی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکھتے تھے اور کبھی ایک چاند مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے چاند مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو رکھتے تھے عرفے کے دن جو شخص روزہ رکھتا ہے اُسکے اگلے اور پچھلے دو برس کی گناہ بخشے جاتے ہین اور اگر عاشورے کی دن روزہ رکھیگا تو پچھلے ایک سال کے گناہ بخشے جاوینگے اور مستحب یہ ہی کہ عاشورے کے ساتھ ایک دن اور ملاوے خواہ اُسکے اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کی دن روزہ رکھنا نزدیک بعض عالم کے مکروہ ہی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے مکروہ نہین مسئلہ روزہ وصال کا یعنے کئی دن پے درپے روزے رکھنا بغیر افطار کی اور روزہ رکھنا تمام سال کا مکروہ ہی اور سب سے بہتر طریق روزہ رکھنے مین طریق داؤد علیہ السلام کا ہی کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے لاکن اسطور پر رکھنا بھی اس شرط پر ہی کہ

ہمیشہ رکھ سکے کیونکہ عبادت ہمیشہ کی بہتر ہوتی ہی مسئلہ عورت کو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو بدون حکم مالک کے روزہ نفل نچاہیے رکھنا

فصل تیسری اعتکاف کے بیان مین۔

اعتکاف کرنا کسی مسجد مین عبادت ہی لاکن جامع مسجد مین بہتر ہی اور اعتکاف ہو جاتا ہے نذر کرنے سے فقط جب زبان سے کہا کہ مین نے اپنے پر اتنے دنون کا اعتکاف لازم کیا یا یون کہا کہ جسوقت یہ کام میرا ہوویگا تب مین اتنے دنون اعتکاف کرونگا دونون صورت مین اعتکاف واجب ہو جائیگا لاکن پہلی صورت مین فی الحال ہوگا اور دوسری مین معلق اور مسجد مین ٹھہرنا اعتکاف کی نیت سے اسی کو شرع مین اعتکاف کہتے ہین اور اعتکاف کی مدت مین اختلاف ہی اقل مدت اسکی ایک دن ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور آدھے دن سی زیادہ ہی نزدیک ابی یوسف رح کے اور ایک ساعت ہی نزدیک محمد رح کے اور رمضان کی اخیر دس دن مین اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہی اور جو اعتکاف واجب ہی اسمین روزہ رکھنا شرط ہی اور اسی طرح نفل اعتکاف مین بھی شرط ہی ایک روایت مین اور عورت کو چاہیے کہ گھر کی مسجد مین اعتکاف کرے مسئلہ معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے مگر پیشاب یا پاخانے یا جمعہ کی نماز کے واسطے اور جمعہ کے لیے اسوقت جاوے کہ جسمین جمعہ اور اسکی سنتین ادا ہو سکین اور جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹھہرے زیادہ اس سی دیر نکرے اگر دیر کی تو اعتکاف فاسد ہوگا مسئلہ اگر معتکف بدون عذر کی ایک ساعت مسجد سے نکلیگا تو اعتکاف اسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک صاحبین رح کی جبتک آدھے دن سی زیادہ وہ مسجد کی باہر نہ ٹھہریگا فاسد نہوگا اور کھانا پینا اور سونا اور بیچنا اور خریدنا مسجد مین بغیر حاضر کرنے اسباب کی معتکف کو جائز ہی اور غیر معتکف کو نہین مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش ولادی طرف وطی کے مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہی اور وطی سے اعتکاف فاسد ہوتا ہی خواہ وطی جان کے کری خواہ بھول کر اور مساس اور بوسہ سے اعتکاف فاسد ہوتا ہی اگر انزال ہووی اور بدون انزال کی

نہین ہوتا ہی مسئلہ اعتکاف مین بالکل چپ رہنا مکروہ ہے اور بیہودہ کلام کرنا
اُس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلاً کلام اللہ یا حدیث یا درود پڑھا کرے
مسئلہ اگر کئی دن کے اعتکاف کی نذر کیا پس اُن دنون کی راتون کو بھی اعتکاف
کرنا لازم ہوگا اور اسی طرح اگر دو دن کی نذر کیا تو دو رات کا بھی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک
ابی یوسف رح کے صرف اُس ایک رات کا لازم ہوگا جو دونون کے درمیان ہی اور اگر نذر کیا
ایک مہینے کے اعتکاف کا تو ایک لخت ایک مہینے کا اعتکاف لازم ہوگا اگرچہ ایک
لخت کا ذکر زبان سے نکیا ہو مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے
مگر نزدیک امام محمد رح کے نہین ہوتا ہی

کتاب الحج

اسلام کے رکنون مین سے ایک رکن حج ہی اور وہ فرض عین ہو جاتا ہی جسوقت اُسکی
شرطین پائی جائین اور جسنے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہی اور اُسکی شرطین موجود ہونے پر
جسنے ترک کیا وہ فاسق ہی لیکن چونکہ ان ملکون مین اکثر شرطین حج کی موجود نہین اسلیے
اُسکے مسائل اس رسالہ مختصر مین مذکور نہوے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ساری
عمر مین حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی نہ بار بار پس حاجت کے وقت اُسکے مسائل
سیکھنا ہو سکتا ہی واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کے ذکر نہین کیے
پر یہ عاجز بطور اختصار کے کچھ بیان کرتا ہے مسئلہ شرطین حج کی یہ ہین کہ حج کرنے والا
آزاد اور عاقل و بالغ اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندھا اور ضامن کسی کا نہو
اور سواری اور راہ کے خرچ پر قادر ہو اور اہل اور عیال کے نفقہ پھر آنے
تک کا دے سکتا ہو اور راہ مین امن بیشتر ہو یعنے اکثر لوگ اُس راہ سے حج کر
آتے ہون گو بعض وقت لوگ اتفاقاً ہلاک ہون اُسکا اعتبار نہین اور عورت کے لیے
اُسکے شوہر یا محرم عاقل نیکبخت ساتھ ہون مسئلہ فرض حج کے تین ہین ایک تو احرام باندھنا دوسرا

عرفات مین کھڑا ہونا اور تیسرا طواف الزیارۃ کرنا کہ اُسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین مسئلہ واجب حج کے پانچ ہین ایک مزدلفے مین رات کو ٹھہرنا دوسرا جمرات مین کنکریان مارنا تیسرا صفا و مروہ دوڑنا چوتھا بال منڈانا یا کتروانا پانچوان طواف الصدر کرنا یعنی پھر تو وقت طواف رخصت کا کرنا جسکو طواف الوداع بھی کہتے ہین پس انکے سوا سنتین اور مستحبات ہین مسئلہ جان تو کہ احرام باندھنے کے بعد حرام وطی کرنا اور جھگڑا اور لڑائی کرنا اور جھوٹ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور گالی دینا اور فحش بکنا اور شکار دریا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدن کے بال منڈانا اور سر اور داڑھی خطمی سے دھونا اور ناخن اور مونچھین کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندھنا اور سیے ہوے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا پس زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین دیکھ لے جسکو حاجت ہو

کتاب التقویٰ

اسلام کے ارکان کے بعد یعنی نماز روزہ حج و زکوۃ کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور شبہے کی چیزون کو دریافت کرنا اور اُنسے بچنا یہ بھی اسلام مین ضرور ہی ف کیونکہ بدون جاننے اُنکے احتیاط کرنا اُنسے مشکل ہے پس اگر مسلمان اُنکو نجانیگا اور اُنسے نہ بچیگا تو اُسکی مسلمانی مین بیشک نقصان آویگا پس اسی واسطے اس کتاب التقوی کی پانچ فصلون مین وہ چیزین بیان کی گئین **فصل پہلی** کھانے کے بیان مین مُردار یعنی جو جانور کہ آپ سے مرا ہو اور بہنے والا لہو اور سور اور وہ جانور کہ بلندی سے گر کر مرا ہو اور وہ جانور کہ گلا گھوٹنے سے یا کسی صدمہ سے مرا ہو اور وہ جانور کہ اُسکو کسی کافر غیر کتابی نے ذبح کیا اُنکا کھانا حرام ہے اور اسیطرح جو جانور کہ اُسکو کسی مسلمان یا کتابی نے ذبح کیا اور قصداً بسم اللہ ترک کی وہ بھی حرام ہے اور اگر بھول کے ترک کی تو نزدیک امام مالک رح کے حرام ہے اور نزدیک امام اعظم رح کے حلال مسئلہ جنگل سے پکڑنے والے جانور اور پھاڑ کھانے والے چارپائے اگرچہ کفتار اور لومڑی ہون اور ہاتھی اور گدھے اور خچر اور زمین مین گھسے رہنے والے

جانور مانند چوہے اور نیول اور سوا انکے جو حشرات زمین کی ہین جیسے کچھوے وغیرہ اور
جو جانور کہ اکثر نجاست کھاتا ہی ان سبکا کھانا حرام ہی اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون
کھاتا ہی وہ مکروہ ہی اور گھوڑا حلال ہی اور نزدیک امام اعظم رح کے مکروہ ہی اور کوّے کھیتی
کے کہ وہ فقط دانہ کھاتے ہین حلال ہین اور خرگوش اور دوسرے حیوانات جنگلی کہ درندون
مین سے نہین وہ حلال ہین اور دریائی حیوانون مین سے نزدیک امام اعظم رح کے سوا
مچھلی کے کوئی قسم کے جانور حلال نہین اور مچھلی اگر دریا وغیرہ مین بدون آفت کے
مرکر پانی پر چت ہو کر بہے تو وہ حرام ہی نزدیک امام اعظم رح کے اور مچھلی اور ٹیڑی مین
ذبح شرط نہین ہی اسی واسطے کافر کی شکار کی ہوئی مچھلی بھی حلال ہی مسئلہ طعام اسقدر
کھانا فرض ہی کہ جسمین زندگی باقی رہے اور اسقدر کھانا کہ جسمین نماز کھڑا ہو کر پڑھ سکے اور
روزہ رکھنے کی طاقت حاصل ہو مستحب ہے اور آدھے پیٹ تک کھانا سنت ہی اور پیٹ بھر
کھانا مباح ہی اور اگر جہاد مین طاقت ہونے کی نیت اور دینی علوم مین محنت کرنے کی نیت
سے پیٹ بھر کھاوے تو بھی مستحب ہی اور پیٹ بھرنے سے زیادہ کھانا حرام مگر روزہ رکھنے کی قصد یا
مہمان کی خاطر سے جائز ہے مسئلہ ناچاری کی حالت مین یعنے بھوک سے جب مرنے کا اندیشہ
ہوا اور اُسوقت غذا حلال نہ ملے تو مردار حلال ہوتا ہی اور جو چیز حرام ہے وہ بھی حلال
ہوتی ہے بلکہ اُسوقت فرض ہوتا ہی کھانا مردار وغیرہ کا نزدیک امام اعظم رح کے
اور اگر نہ کھایا اور مر گیا تو گناہگار ہوگا لیکن پیٹ بھر نکھاوے جان بچانے کے اندازہ کھاوے
نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور امام شافعی رح اور احمد رح کے ایک قول مین بھی یہی حکم ہی اور نزدیک
امام مالک رح کے پیٹ بھر کے کھاوے اور ایسی حالت مین اگر غیر کا مال جان رکھنے کی
قدر کھاوے اور اُسکی قیمت ادا کرنے کی نیت ہووے تو جائز ہی لیکن اگر اُسنے احتیاط کیا غیر کا
مال نکھایا اور مر گیا تو ثواب دیا جاویگا گناہگار نہوا مسئلہ مرض مین دوا کھانی جیسا کہ ضروری ہوا
اگر دوا نہ کھائی اور مر گیا گنہگار نہوگا مسئلہ قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذا لذیذ

کھانا جائز ہی لیکن اسمین خرچ حد سے زیادہ کرنا اسراف ہی اور منع مسئلہ سونے اور چاندی کے
برتن مین کھانا اور پینا مرد اور عورت دونون کو حرام ہی مسئلہ شراب انگوری نجاست
غلیظہ اور حرام قطعی ہی جو شخص اسکو حرام نجانے وہ کافر ہی اور اسکو یون بناتے ہین کہ
پانی انگور کا بدون جوش آنے کے رکھ چھوڑتے ہین یہانتک کہ وہ نشہ لانے والا ہو
اور کف اسمین اٹھ آوے اور وہ شراب کہ تر خرما یا کشمش سے بناتے ہین اور وہ طلا انگوری
کہ انگور کے پانی کو جوش دے کر دو تہائی سے کم خشک کر کے رکھ چھوڑتے ہین سکر ہونے
اور کف لانے تک یہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست انکی خفیفہ ہی نہ غلیظہ اور دوسری
شرابین کہ خرما یا کشمش کے پانی کو جوش دیکر بناتے ہین یا شہد یا انجیر یا گیہون یا جو یا جوار
وغیرہ سے تیار کرتے ہین اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے بعد ایک تہائی
باقی رکھتے ہین یہ سب شرابین بھی ان تینون کے مانند نجس ہین اور حرام نزدیک محمدؒ کے
اگرچہ ایک قطرہ بھی ہو دلیل انکی یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز
نشہ لاوے زیادتی سے اسکی حرام ہی ایک قطرہ اسکا اور جو چیز نشہ لانے والی ہی وہ شراب
ہی یعنی مانند شراب کے ہی حرمت اور نجاست مین اور نزدیک امام اعظمؒ کے جو چار شرابین
پہلے کہی ہین انکے سوا یہ شراب انگوری اور شراب خرمای تر اور شراب کشمش اور طلا انگوری
کے سوا اور جو پچھلی شرابین ہین یہ سب نہ تو نجس ہین نہ حرام ہان جو شخص لہو و لعب کے
ارادہ سے پیوے تو حرام ہی اور اگر طاقت کے قصد سے پیوے تو جائز ہی لیکن یہ قول امام
اعظمؒ کا متروک ہی اور فتوی امام محمدؒ کے قول پر ہی مسئلہ شراب سے کسی طرح کا فائدہ اٹھانا
درست نہین پس چاہیے کہ اس سے علاج چارپایہ کا بھی نہ کیا جاوے اور نہ لڑکون کو پلایا جاوے
اور نہ زخم کے مرہم مین ڈالی جاوے مسئلہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے وقت سنت
وہ ہی کہ اول بسم اللہ کہے اور آخر اسکے الحمد للہ اور کھانے کے قبل اور کھا کر ہاتھ دھووے
اور پانی تین گھونٹ کر کے پیوے اور ہر بار اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے مسئلہ

گھوڑی کا دودھ نشہ کے سبب حرام ہی اور پیشاب ماکول اللحم کا بھی حرام ہی مسئلہ گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی سے مول لیوے تو وہ حلال ہی اور اگر کسی بت پرست سی لیوے تو حرام ہی مسئلہ ہدیہ قبول کرنے کی لیے غلام اور لونڈی اور لڑکے کا قول بھی معتبر ہی یعنی مثلاً کسی غلام نے کہا کہ یہ ہدیہ تمھارے فلانے دوست نے بھیجا پس اُسکا کہنا کفایت کرتا ہی مسئلہ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہ پانی پاک ہی یا کھانا ناپاک ہی دونوں صورت مین قول اُسکا قبول کیا جائیگا اگر کسی فاسق نے یا جسکا حال معلوم نہین اُسنے خبر دی پانی کی نجاست پر پس اس صورت مین دل مین سوچے جس طرف دل کی رائے غالب ہووے اُسی پر عمل کرے پس اگر گمان غالب ہو کہ یہ کہنے والا سچا ہی پانی کو گرا دے اور تیمم کرے اور اگر گمان غالب ہی کہ یہ جھوٹھا ہی تو وضو کرے اُس سے لیکن بہتر وہ ہی کہ وضو کرے اور پھر تیمم کر لیوے مسئلہ سوا اگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی درست ہی اور کپڑا یا نقدی یا [illegible] لینا درست نہین اُسکے مولی کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول کرنی ظالم امیرون اور ناچنے والے اور گانے والے اور چلا چلا رونے والی عورتون کی اور قبول کرنا ہدیہ اُنکا منع ہی اگر اکثر مال اُنکا حرام کا ہووے اور اگر جان لیوے کہ اکثر مال حلال کا ہی درست ہی

فصل دوسری لباس اور اُسکے مانند کے بیان مین

کپڑا ستر ڈھانکنے کی قدر اور گرمی اور سردی جو ہلاکی پہونچانے والی ہین اُنکے دفع کرنے کی قدر پہننا فرض ہی اور اُس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنی اور شکر ادا کرنا اور زینت کے لیے مستحب ہی اور سنت وہ ہی کہ لباس انگشت نُمانہ پہنے اور دامن اور ازار آدھی پنڈلی تک پہنے اور ٹخنے تک بھی جائز ہی اور اُس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہی اور سنت کی نیت سے شملہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہی اور اسراف اور فخر دکھانے کی نیت سے زیادہ تکلف کرنا پوشاک مین مکروہ ہی یا حرام اور اگر یہ نیت نہو تو مباح ہی اور زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے مردون کو حرام ہین نہ عورتون کو اور ایک روایت مین ہی کہ مطلق سرخ رنگ

مردون کو مکروہ ہی مگر خطوار درست ہی مانند سوسی کے اور جو کپڑا تانا اور بانا اُسکا دونون
ریشم ہون وہ عورت کو درست ہی نہ مردون کو مگر چار انگل کے برابر مانند سنجاف کی انکو
بھی درست ہی اور جو کپڑا کہ بانا اُسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اُسکو فقط
لڑائی مین پہننا درست ہی اور جس کپڑے کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہی وہ شرع ہی
ہر حال مین وہ درست ہی اور ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا درست ہی نزدیک
امام اعظمؒ کے اور نزدیک صاحبین کی منع ہی مسئلہ چاندی اور سونے کے زیور عورتون کو
پہننا جائز ہی اور مردون کو حرام ہی مگر انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی اور سونا اُسکے نگینے کے
چارون طرف لگا ہوا درست ہی مسئلہ اور ٹوٹا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندھنا جائز
ہی نہ سونے کی تار سے اور صاحبین کی نزدیک سونے کی تار سے بھی جائز ہی اور انگوٹھی
لوہے اور پیتل وغیرہ کی جائز نہین مسئلہ بادشاہ اور قاضی کو انگوٹھی مہر کے لیے رکھنی سنت
ہی اورون کو نہ رکھنی بہتر ہی مسئلہ جس برتن مین چاندی کی میخ وغیرہ ہو اُسمین کھانا پینا اور
چاندی کی میخین لگی ہوئی کرسی پر بیٹھنا جائز ہی بشرطیکہ چاندی کی جگہ سے منھ لگانے اور
بیٹھنے مین احتیاط کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے مکروہ ہی اور امام محمدؒ سے دو
روایتین ہین ایک مین تو جائز ہی اور دوسری مین منع مسئلہ لڑکے کو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا
حرام ہی فصل لیسری وطی اور جو چیز خواہش دلانے والی وطی کی ہی اسکے بیان مین
اپنی جورو یا لونڈی کو پیچھے کی راہ سے یا حیض و نفاس مین وطی کرنی حرام ہی اور لواطت
حرام قطعی ہی جو اُسکو حرام نجانے وہ کافر ہی اور اجنبی عورت اور مرد کو شہوت سے
دیکھنا حرام ہی اور اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرام کاری کی
کوشش مین چلنا پھرنا بھی حرام ہی حدیث مین آیا ہی کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا
زنا پکڑنا اور پانون کا زنا چلنا اور زبان کا زنا بد بات کہنا ہی اور فرج ان سبکی تصدیق کرتی ہی
اور سبکو جھٹلاتی ہی مسئلہ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہی مگر طبیب یا ختنہ کرنیوالی

یا دائی یا حقنہ کرنیوالی وغیرہ ہم کو جائز ہی کہ ضرورت مین ضرورت کی قدر نظر کرین نزدیا
اور ایک مرد کو دوسرے مرد کا بدن دیکھنا درست ہی ستر عورت کے سوا یعنے ناف سے زانو تک
نہ دیکھے اور ایک عورت کو دوسری عورت کی ناف سے زانو تک بھی دیکھنا درست نہین لیکن
باقی بدن دیکھنا جائز ہی اور اسی طرح عورت کو غیر مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکھنا درست
ہی بدون شہوت کی اور شہوت کی حال مین ہرگز نہین درست اور مرد کو اجنبی عورت کا
بدن دیکھنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضروری کامون کے واسطے باہر نکلتی ہی اسکا
منہ اور دونون ہاتھ دیکھنا درست ہی اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہین
قرآن مجید مین حق تعالی نے فرمایا کہ کہو اے محمد مسلمان مردون کو کہ عورتون سے آنکھین بند
کرین اور شرمگاہ نگاہ رکھین اور مسلمان عورتون کو کہ مردون سے آنکھین چھپاوین اور
شرمگاہ نگاہ رکھین اور حدیث مین آیا ہی کہ جسنے اجنبی عورت کی طرف شہوت سے نظر کی قیامت
کے دن پگھلا ہوا سیسہ اسکی آنکھون مین ڈالا جائیگا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا
بدن دیکھنا درست ہی لیکن مستحب وہ ہی کہ شرمگاہ نہ دیکھے اور مان اور بہن اور بیٹی اور
پوتی اور سوا اسکے جتنی عورتین محرمات مین سے ہین انکا اور غیر کی لونڈی کا سر اور منہ اور
پنڈلی اور بازو دیکھنا اور انکو ہاتھ لگانا درست ہی اگر شہوت سے اسکو امن ہو اور پیٹ
اور پیٹھ اور ران دیکھنا درست نہین اور غلام اپنے مالک کے حق مین مانند اجنبی کے ہی
پس اسکو منہ اور دونون ہاتھ کے سوا باقی اعضا مالک کا دیکھنا درست نہین اور
اجنبی عورت کی طرف نکاح کے ارادے سے یا مول لینے کے وقت شہوت کے ساتھ بھی دیکھنا
جائز ہی اور اسی طرح گواہ کو بھی گواہ ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بھی انصاف
کے وقت دیکھنا درست ہی مسئلہ خوجے اور اختے کا حکم مرد کا ہی ف یعنی جسطرح عورت کو
غیر مرد سے پردہ کرنا فرض ہی اسی طرح انھون سے بھی خوجہ کہتے ہین فکر کٹے ہوئے کو
اور اختہ کہتے ہین جسکے خصیے نکال لیے گئے ہون مسئلہ حمل رہنے کے خوف سے عزل کرنا

یعنے وطی کرنے مین انزال کے وقت منی باہر ڈالنی منع ہے منکوحہ سے بغیر اذن اُسکے اگر وہ حرہ
اور اگر وہ غیر کی لونڈی ہے تو اُسکے مالک کے بدون حکم نہین جائز اور اپنی لونڈی سے درست ہے
بغیر اذن اُسکے مسئلہ اگر کسی نے باندی مول لی یا کسی نے اُسکو ہبہ کیا یا میراث یا کسی اور
سبب سے ہاتھ لگی پس نہ وطی اُسکی درست ہے اور نہ بوسہ نہ مساس جبتک اُسکی ملک مین آ کر بعد
ایک حیض پورا نہولیوے اور اگر باندی نابالغ ہے یا بڈھیا کہ حیض موقوف ہو گیا تو بعد
ایک مہینے کے وطی جائز ہوگی مسئلہ اگر کسی کی ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح
دونون کا ایک ساتھ کرنا شرع مین منع ہو مثلاً دونون آپس مین بہن ہون پس اس
صورت مین اگر ان دونون مین سے ایک کے ساتھ اُسنے وطی کی تو دوسری اُسپر حرام ہوگی
جبتک اُس وطی کی ہوئی کو اپنی ملک سے الگ نہ کریگا یا کسی اور سے نکاح نہ کر دیگا۔

فصل چوتھی کسب اور تجارت کے بیان مین حدیث مین آیا ہے کہ تلاش کرنا حلال
روزی کا فرض ہے بعد فرضون کے ف یعنی جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ اور سوا انکے
اول مرتبہ انکا ہے بعد اُسکے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے اور سب سے بہتر کسب
کسب اپنے ہاتھ کا ہے داؤد علیہ السلام زرہ اپنے ہاتھ سے بناتے تھے اور کھاتے تھے اور بہتر کسب
کیا ہے بیع مبرور ہے یعنی وہ بیع کہ فساد اور کراہت سے پاک ہو ف فقہ مین تفصیل اسکی
لکھی ہے کہ افضل کسب جہاد ہے پھر تجارت پھر زراعت پھر ہاتھ کی کمائی مسئلہ مبیع اگر مال نہو
مانند مردار یا لہو یا حر کے بیع اُسکی باطل ہے اور اگر مبیع مال ہو لیکن قابل قیمت کے نہو
مانند اُس جانور کے کہ ہوا مین اُڑتا ہے یا وہ مچھلی کہ پانی کے اندر ہے اُنکی بیع بھی باطل ہے ف
ہان اگر جانور کو پھر آنے کی عادت ہو جس طرح کبوتر یا مچھلی ایسی چھوٹے حوض مین ہو
ہاتھ سے پکڑ سکتے ہون اس صورت مین بیع اُنکی جائز ہوگی اور مانند شراب اور سور
کے کہ یہ دونون اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہین پر شارع کے نزدیک کچھ
اُنکی قیمت نہین پس یہ دونون اگر نقد روپیون کے عوض بیچے جاوین اُنکی بیع بھی باطل

ہوگی اور اگر مثلاً کپڑے یا کسی اور اسباب کے عوض بیچ ڈالین تو اس صورت مین بھی
انکی بیع باطل ہوگی اور اسباب کی بیع فاسد ف بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد
باطل جسمین مبیع اور ثمن دونون مال ہون اور بیچنے والا اور لینے والا دونون عاقل ہون
خواہ وہ دونون اپنے واسطے خرید و فروخت کرتے ہون یا کسی اور وکیل یا ولی ہون اسکو
بیع نافذ کہتے ہین اور اگر کسی نے غیر کا مال بدون اجازت اسکے بیچا نہ تو یہ اسکا ولی ہے اور نہ وکیل
اوسکو بیع موقوف کہتے ہین یہ بیع صحیح نہوگی جبتک مال کا مالک اذن نہ دیوے
اور اگر باعتبار اصل کے بیع درست ہوا اور باعتبار عارض کے نادرست
تو اوسکو بیع فاسد کہتے ہین مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کے عوض مین پس
کپڑے کی بیع اصل مین تو درست ہے لاکن شراب کے عوض مین فاسد ہے کیونکہ شراب شرع
مین مال متقوم نہین ہے اور کپڑا مال متقوم ہے پس مال کو غیر مال کے ساتھ عوض کرنا درست
نہین اور اگرچہ کسی وجہ سے درست نہو اسکو بیع باطل کہتے ہین مانند بیع مردار یا شراب
کے بیع باطل مین خریدار مبیع کا مالک نہین ہوتا ہے کسواسطے کہ وہ مال نہین اور فاسد
مین مبیع قبض کرنے کے بعد مالک ہوتا ہے لیکن بیع کو فسخ کرنا واجب ہے ف اور اگر فسخ
نکیا تو واجب ہوگا اسپر قیمت اسکی دینی نقدی مین سے مثلاً کسی نے شراب دیکر کپڑا لیا پس لینے والے پر
واجب ہے کہ کپڑے کی قیمت نقود مین سے دیوے مسئلہ دودھ بغیر دوہنے کے جانور
کے تھنون مین بیچ ڈالنا درست نہین یہ بیع باطل ہے کیونکہ اسمین دودھ ہونے
مین شک ہے احتمال ہے کہ ہوا ہو دودھ یا نہو مسئلہ جو بیع بیچنے والے اور مول لینے
والے مین جھگڑا اڈالنے والی ہو وہ فاسد ہے مانند بیع پشم کے بھیڑ بکری کی پیٹھ پر یا بیع کسی
کڑی کی چھت مین یا بیع ایک گز کپڑے کی تھان مین سے یا بیع کسی مدت مجہول کے ساتھ مثلاً خریدار
نے کہا کہ جس دن مینہ برسیگا یا ہوا ندر کی چلیگی اس دن قیمت دونگا ف ان صورتون مین جھگڑا
ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مثلاً خریدار چاہتا ہے کہ بال بھیڑ بکری کی پیٹھ سے ملا کر کاٹ لیوے یا کڑی

اچھی سی اچھی چن کر نکال لیوے یا گز بھر کپڑا اپنی پسند کے موافق پھاڑ لیوے یا بیٹھ رہے سے اور تنہ ہوا چلنے کے دن قیمت مال کی دیوے اور بائع اسوجہ پر راضی نہیں ہوتا ہی اور اسکا راضی نہونا ہی صورت آپس کی نزاع کی ہی پس مشتری کو لازم ہی کہ اسطرح کی بیع فاسد کو فسخ کرے اور اگر مشتری نے فسخ نہ کیا بلکہ بائع نے کرڑی چھت سے نکال دی اور گز بھر کپڑا تھان سے پھاڑ دیا یا مشتری نے مدت مجہول کو موقوف کیا تو بیع صحیح اور لازم ہو جائیگی مسئلہ شرط فاسد سے بیع فاسد ہوتی ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضاے عقد کا نہو یعنی جن شرطوں کو عقد چاہتا وہ انمیں سے نہو اور اسمیں نفع ہو بائع کو یا مشتری کو یا مبیع کو اگر مبیع مستحق نفع کا ہی یعنی مبیع نفع کو نفع سمجھتا ہو اور وہ اپنا فائدہ حاصل کرنے کی عقل اور شعور رکھتا ہو اور اگر مبیع کو یہ لیاقت نہیں ہی تو اسکا نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ بائع اسپر اسکا قبضہ کرا دیوے پس یہ شرط صحیح ہی فاسد نہیں اسلیے کہ یہ شرط مقتضاے عقد کا ہی اور اگر بائع نے کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اسکو کسی اور کے پاس نہ بیچے پس یہ شرط اگرچہ مقتضاے عقد کا نہیں ہی لیکن فاسد بھی نہیں اسلیے کہ اسمیں کسیکا نفع نہیں اور اگر بائع نے گھوڑا بیچا اس شرط پر کہ خریدار اسکو فربہ کرے اسمیں گھوڑے کو نفع ہی لیکن گھوڑا انسان نہیں ہی کہ نفع کو سمجھے اور مشتری سے فربہ ہونے کی غذا طلب کرے پس یہ شرط بھی فاسد نہیں اسطرح کی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور اگر کسی نے مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنے کے بعد ایک مہینے تک اسمیں رہا کرے پس یہ شرط فاسد ہی کیونکہ اسمیں بائع کو نفع ہی اور اگر کسی نے کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اسکو پیراہن سی دیوے پس یہ شرط فاسد ہی کسواسطے کہ اسمیں لینے والے کو نفع ہی اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینے والا اسکو لیکر آزاد کرے پس یہ شرط فاسد ہی اس سبب سے کہ اسمیں غلام کو منفعت ہی پس اسطرح کی بیع و شرا سے بچنا واجب ہی کیونکہ ایسی شرطوں سے بیع فاسد ہوتی ہی اور بیع باطل اور بیع فاسد کے مسائل کی زیادہ تفصیل فقہ کی کتابوں

مین موجود ہی مسئلہ سود لینا حرام ہی بیع اور قرض دونون مین اور گناہ کبیرہ ہی جو شخص اُسکی حرمت کا منکر ہی وہ کافر ہی مسئلہ جان تو بیاج دو قسم پر ہی ایک بیاج نسیہ دوسرا بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہی کہ نقد مال کو وعدے پر بیچے اور بیاج فضل وہ ہی کہ تھوڑے مال کو بہت کے عوض بیچے پھر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک امام اعظم رحمہ کے دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر سے مراد ہی کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزمین سے ایک پائی جاوے یعنے صرف اتحاد جنس پائی جاوے یا اتحاد قدر تو ربوا وعدہ کا حرام ہوگا نہ ربوا زیادتی کا پس اگر گیہون عوض گیہون کی یا جوار عوض جوار کے یا چنے عوض چنے کی یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کی یا لوہا عوض لوہے کی بیچا جاوے تو فضل اور نسیہ دونون اُنمین حرام ہین کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون چیزمین اُنمین موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنے کی یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کس واسطے کہ گیہون اور چنے دونون ایک طرح کی کیل سے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا دونون ایک صورت کی ترازو اور بٹون سے اور سونا اور چاندی ایک طرح کی ترازو اور بٹون سے بیچے جاتے ہین پس اُنمین قدر متحد ہی اور جنس مختلف اسلیے فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر گزی کپڑا گزی کپڑے کے عوض اور گھوڑا گھوڑی کے عوض بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کیونکہ یہان اتحاد جنس موجود ہی اور قدر نہین اور اگر اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون نہ پائی جائین تو فضل بھی اور نسیہ بھی مثلاً گیہون سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی نہ اتحاد قدر کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے کے بدل یا لوہا سونے کی بدل بیچے اُسمین بھی فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ یہان

نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کس واسطے کہ ترازو داد و ستد سونے کی اور ہین اور ترازو داد و ستد
لوہے کے اور ہین اور اسی طرح اگر گیہون چونے کے عوض بیچے اسمین بھی فضل اور نسیہ
دونون جائز ہین اسلیے کہ گیہون کی کیل اور ہین اور چونے کی کیل اور اور نزدیک امام
شافعی رح کے کھانے کی چیزون مین اور سونے چاندی مین ربوا جاری ہوگا انکی جنس متحد
ہونے کی صورت مین اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور چونہ اور انکی مانند مین ربوا جاری نہوگا
اور امام مالک رح کے نزدیک کھانے کی چیزین اگر لائق ذخیرے کی ہوونگی تو انمین ربوا جاری ہوگا
اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا پس تازے میوے اور ترکاری وغیرہ مین انکے نزدیک ربوا نہین
ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ حدیث شریف مین حکم ہے کہ سونا اور چاندی گیہون
جو کھجور نمک انکی جنس کے عوض یعنے سونا عوض سونے کے اور چاندی عوض چاندی کے
اور گیہون عوض گیہون کے اور جو عوض جو کے اور کھجور عوض کھجور کے اور نمک عوض نمک
کے برابر بیچین اور اسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ دونون
انمین ربوا ہین اتحاد جنس مین پس جب حدیث مین ان چھ چیزون کا ربوا ذکر ہوا علما
نے اور چیزون کو انپر قیاس کیا لیکن ان چھ مین علت ربوا کی کیا ہے اسمین اختلاف
ہے امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک انمین قدر ساتھ جنس کے علت ربوا کی ہے اور قدر سے
مراد وزن یا کیل ہے پس سونا چاندی شرع مین دونون وزنی ہین اور انمین وزن علت ہے
ربوا کا اور ان دونون کے سوا جو چیزین وزنی ہین مانند تانبے پیتل لوہے وغیرہ کے انمین بھی
علت ربوا کی وزن ہے اور باقی گیہون جو خرما نمک یہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف
مین نہون پس انمین کیل ربوا کی علت ہے پھر جو چیزین کیلی ہین مانند چونے وغیرہ کے انمین
بھی علت ربوا کی کیل ہے پس خلاصہ قول امام اعظم کا یہ ہے کہ چیزین خواہ وزنی ہون
خواہ کیلی انکی جنس کو جنس کے بدل فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہے اور اگر
جنس مخالف ہو اور قدر ایک ہو مانند گیہون اور چنے کے اسمین فضل حلال ہے اور

نسیہ حرام اور اگر جنس ایک ہوا ور قدر نہ پایا جائے اُسمین بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام چنانچہ
اگر ایک تھان گزی ویکر دو تھان گزی لیوے تو درست ہی اور امام شافعی رح کے نزدیک
اُن چھئون مین علت ربوا کی ثمنیت اور قوت ہی پس سونے چاندی مین تو ثمنیت ہے
اور باقی چارون مین قوت پس اُنکے نزدیک سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے
عوض برابر بیچنا اور اُسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ لینا درست ہی فضل اور نسیہ اُنمین نہین
درست اور گیہون جَو خرما نمک اِن چارون کا بھی یہی حکم ہی اور اِنکے سوا جن چیزون مین
قوت ہی مانند میوے اور ترکاری اور ادویات کے اُنکا بھی یہی حکم یعنے جنس کو جنس کے عوض
برابر بیچنا اور اُسی مجلس مین ہاتھون ہاتھ دینا لینا درست ہی فضل اور نسیہ اُنمین نہین درست
پس لوہا اور تانبے اور پیتل اور چونہ اور اُنکے مانند مین فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ
اُنمین نہ تو ثمنیت ہی اور نہ قوت اور امام مالک رح کے نزدیک بھی سونے چاندی مین علت
ربوا کی ثمنیت ہی اور باقی چارون مین قوت مدخر یعنی یہ چارون لائق جمع رکھنے کے ہین
پس اُنکے نزدیک ان چارون کو اور اُنکے سوا جنمین قوت مدخر ہی اُنکو اتحاد جنس مین
فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا حرام ہی پس ترکاری اور جو میوہ کہ لائق ذخیرہ کے نہین ہین
اُنکی جنس کو جنس کے عوض فضل اور نسیہ کے ساتھ بیچنا اُنکے نزدیک حرام نہین مسئلہ
گیہون کا آٹا گیہون کے آٹے کے عوض برابر کیل اور تازہ خرما چھوہارے کے عوض برابر
کیل اور انگور کشمش کے عوض برابر کیل بیچنا جائز ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور دون کے
نزدیک نہین جائز اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہوکر کم ہوئین مسئلہ مال ربوا مین یعنی
جن مالون مین ربوا کا بیان ہوچکا اُنمین اچھی اور بُری کو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچھا مال
کم ہوا اور بُرا اُس سے زیادہ ہوا چھے کے ساتھ کوئی اور جنس ملا دیوے مثلاً جو شخص سیر بھر
اچھے گیہون دیکر دو سیر بُرے لینے چاہے تو اچھے کے ساتھ سیر یا دو سیر چنے وغیرہ ملا کر بیچے تاکہ
بیع صحیح ہوجاوے اور حدیث مین آیا ہی کہ جس قرض کے سبب سے قرض دینے والے کو نفع

لینے والے کی طرف سے نفع پہونچے وہ قرض حکم ربوا کا رکھتا ہی پس قرض دینیوالے کو
چاہیے کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکرے ہان جس صورت مین دونون کے
درمیان کھانے پینے اور دینے لینے کی رسم سابق سے چلی آتی ہو تو مضائقہ نہین اور قرضدار
کی دیوار کے سایہ مین بیٹھنا بھی مکروہ ہی اور راہ کے خوف سے روپیون کی ہنڈوی
کرنی مکروہ ہی جس صورت مین ہنڈیاون ندینا ہو اور اگر ہنڈیاون دیا جاوے اُس صورت
مین تو حرام ہی اور بیاج مسئلہ جسطرح بیع فاسد اور بیاج سے پرہیز کرنا واجب ہی اسطرح
اجارہ فاسد سے بھی پرہیز کرنا واجب ہی پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہی اگر وہ چیز مجہول ہو تو اُسکی
جہالت سے نزاع ڈالتی ہی اور اجارے کو فاسد کرتی ہی مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا
اس طور پر کہ آج کے دن گیہون کے دس سیر آٹے کی روٹی ایک درہم پر پکا دونگا اجارہ
فاسد ہوگا ف سبب فساد کا یہ ہی کہ روٹیون کی پکوائی کے عوض ایک درہم مقرر
ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین یہ معلوم نہین پس اگر اُسنے سب پکا دی تو البتہ پکوائی پورا
جیسے مقرر ایک درہم حوالے کریگا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہی تو تہائی درہم دیگا یا کچھ بھی نہ دیگا
جبتک کام اسکا پورا نہ کریگا اور یہ طلب کریگا پورا درم اسیلیے کہ اُسنے دن بھر مزدوری کی پر
یہ جہالت معقود علیہ کے ڈالیگی دونون مین نزاع اور فاسد کریگی اُنکا اجارہ اور شرط
فاسد سے بھی اجارہ فاسد ہوتا ہی جسطرح اُس سے بیع فاسد ہوتی ہی مسئلہ اجرت
پیسنے والے کے ہاتھ سے جو چیز تیار کیجاوے اُسمین سے بعض اُسکی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ
فاسد ہوتا ہی مثلاً کسی نے ایک من گیہون پیسنے والے کو دیا اس شرط پر کہ اُس آٹے مین سے
چوتھائی اُسکی پسوائی مین دیویگا اور تیس سیر آٹا آپ لیوے یا کتا ہوا سوت جولاہے کو دیا
اس شرط پر کہ تہائی کپڑا اُسکی بنوائی مین دیوے یا ایک من گیہون گدھے پر لدوایا دہلی
لیجانے کو اس شرط پر کہ اُسمین سے چوتھائی غلہ دہلی مین لدوائی کا دیویگا اسطرح کا اجارہ
فاسد ہی پس اُسمین مزدوری جسطور پر ٹھہری تھی وہ نہ ملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کے

واجب ہوگی لیکن جو مقرر کیا ہی اس سے زیادہ نہ بیچا وی مسئلہ بیچنے والی کو حرام ہی کم
کرنا وزن کا بیع مین اور لینے والے کو حرام ہی کم کرنا قیمت کا وزن مین حق تعالی نے کم کرنے
والون کے حق مین ویل للمطففین فرمایا اور بیع کی قیمت ادا کرنے مین اور جو قرض جلد
دینے کا ہو اسکے ادا کرنے مین اور مزدور کی مزدوری ادا کرنے مین بعذر تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار ہو کر حق ادا کرنے مین دیر کرنی ظلم ہی اور مزدور کو
مزدوری دیوے اسکے پسینا خشک ہونے کے قبل اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا
کرتے تھے جسقدر آپکے ذمہ واجب ہوتا تھا اس سے زیادہ دیتے تھے مثلاً آدھے وسق کی
جگہ مین ایک وسق اور ایک وسق کی جگہ مین دو وسق دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسقدر
تیرا حق ہی اور اسقدر زیادتی ہماری طرف سے ہی پس جان تو کہ بدون شرط کئے اسطرح کا
زیادہ دینا جائز ہی یہ سود نہین بلکہ مستحب ہی اور عہد شکنی اور فریب اور جھوٹھ یہ تینون حلال
کسب کو حرام کر دیتے ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین ڈھیر گیہون کا دیکھا جب
ہاتھ مبارک اسکے اندر گیا تو ڈھیر کے بیچ مین گیہون گیلے پائے پس فرمایا کہ یہ کیا ہی والے
نے کہا کہ پانی مینہ کا اسمین پہونچا تھا آپنے فرمایا گیلے گیہون کو ڈھیر کے اوپر کیون نہین
کیا تونے جو کوئی فریب دیوے مسلمانون کو وہ ہمارے مین سے نہین مسئلہ جوانمردی
کرنی یعنی اپنے حق سے درگذر کرنا بیچنے اور خریدنے اور قرض ادا کرنے اور قرض طلب کرنے مین
مستحب ہی اور اگر لینے والا لیکر پشیمان ہووے اور بیچنے والا اسکی خاطر سے بیع فسخ کرے تو حقتعالی
بیچنے والے کے گناہون کو بخش دیتا ہی مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین بدون فرق کے
پہلے قیمت کہ دینی واجب ہی بیع مرابحہ وہ ہی کہ پہلی خرید سے مثلاً چار آنے اضافہ کر
ساتھ بیچے اور تولیہ وہ ہی کہ سابق قیمت کے ساتھ بیچے اور اگر مبیع پر قیمت کے سوا مانند
مزدوری لدوائی اور ڈھلوائی کے خرچ ہوا ہو اسکو بھی قیمت کے ساتھ ملاوے اور کہے کہ اسقدر روپے
میرے اس اسباب مین خرچ ہوئے اور یون نہ کہے کہ اتنے روپے مین مَین نے خرید کیا تا کہ جھوٹھ نہو جاوے مسئلہ

اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا دس درم سے بیچا اور مول لینے والے نے ابتک روپے اُسکو نہین دیے
پھر اُس بائع نے اُسی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے مول لیا یا اُس کپڑے کو ایک اور کپڑے
کے ساتھ دس درم سے خرید کیا یہ بیع صحیح نہوگی کسواسطے کہ یہ حکم مین ربوا کے ہی مسئلہ منقول
کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہین ف مثلاً دس من گیہون خرید کیے اور ابتک اُسپر قبضہ
نہین کیا پھر اُنکو کسی اور کے ہاتھ بیچڈالنا درست نہین مسئلہ اگر مال کیلی خرید کیا کیل سے تول لینے کی
شرط پر پھر مشتری نے بائع سے موافق شرط کے کیل سے تول لیا بعد اُسکے دوسرے
کے ہاتھ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر پس پچھلے خریدار کو اُن مول لیے ہوے غلہ مین سے
کھانا یا کسی اور کے ہاتھ بیچنا درست نہوگا جب تک دوبارہ کیل نکریگا پہلے خریدار کا کیل
کرنا کفایت نکریگا کیونکہ شاید دوبارہ کیل کرنے مین کچھ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بائع کا
ہی نہ اُسکا مسئلہ نجش حرام ہی اور نجش وہ ہی کہ کوئی شخص لاڑھیاپن سے یعنی خریدنا منظور نہوا
اور اپنے تئین خریدار ظاہر کرکے بیع کی قیمت بڑھاوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کھاجاوے
مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید کرتا ہی اور نرخ اُسکا معین کر رہا ہی یا کسی عورت کو
نکاح کا پیغام دیا پس اُس چیز کے لینے پر یا اُس عورت کے نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہی
پیغام دینا جبتک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف رہے مسئلہ شہر سے
نکل کر اگر کوئی شخص غلہ کے سوداگرون سے ملاقات کرے اور تمام غلہ اُنکا مول لیوے
اُسکو تلقی جلب کہتے ہین پس اسطور پر خریدنے مین اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع ہی اور
اگر اُنکو ضرر نہین ہی تو درست ہی مگر جس صورت مین شہر کا نرخ سوداگرون سے چھپا دیگا
تو فریب ہوگا اور مکروہ ہی مسئلہ شہر کے لوگ سوداگرون سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر مین قیمت
گران کرکے بیچین تو مکروہ ہی جس حال مین شہر کے اندر ہووے قحط اور تنگی مسئلہ
جمعہ کی اول اذان کے وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہی مسئلہ اگر دو بردے چھوٹے ہون
اور آپس مین محرمیت کی قرابت رکھتے ہون اُنکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہی اور منع اور اگر

ایک اُن دونون مین سے چھوٹا ہوا اور دوسرا بڑا اس صورت مین بھی منع ہے بلکہ نزدیک
بعض کے یہ بیع جائز نہین مسئلہ مردا کی چربی بیچنی نہین درست اور نجس روغن کا بیچنا درست
ہے نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک اور اماموں کے نہین درست اور آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے
ساتھ ملا ہوا نہووے تو بیچنا اُسکا مکروہ ہے نزدیک امام اعظم رح کے اور اگر ملا ہوا ہے تو جائز ہے
اور گوبر کا بیچنا بھی درست ہے امام اعظم رح کے نزدیک اور اکثر اماموں کے نزدیک اِن
چیزون مین سے کسی چیز کی بیع درست نہین اور جس چیز کا بیچنا درست نہین اُس سے فائدہ
اُٹھانا بھی درست نہین مسئلہ احتکار یعنی بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور جانور کا
مکروہ ہے جس شہر مین شہر کے لوگون کو اُس سے ضرر پہونچے اور نزدیک امام یوسف رح کے
جس جنس کو بند رکھنے سے عوام کو ضرر ہووے اُسکا بند رکھنا منع ہے حاکم کو چاہیے کہ بند رکھنے
والے کو حکم کرے کہ اپنی حاجت سے زیادہ بیچے پس اگر وہ نہ بیچے تو حاکم بیچے مسئلہ اگر اپنی کھیتی کا
غلہ بند رکھا یا دوسرے شہر سے مول لا کر بند رکھا تو یہ احتکار مین شامل نہین مسئلہ
بادشاہ اور حاکم کو مکروہ ہے نرخ مقرر کرنا مگر جسوقت غلہ بیچنے والے غلے کی گرانی
کرنے مین زیادتی کرین تو اس صورت مین عقلمندون کے مشورے کے ساتھ نرخ تعین
کرین **فصل پانچوین متفرق مسئلون کے بیان مین** تیر اندازی مین یا گھوڑے یا اونٹ
یا گدھے یا خچر دوڑانے مین ایک دوسرے سے مسابقت کرنا درست ہے اور اگر آگے نکلنے
والے کے لیے صرف ایک کی طرف سے کچھ مقرر کیا جاوے یہ بھی درست ہے اور اگر دونون طرف
سے ایک دوسرے پر مقرر کرین تو حرام ہے مگر جس صورت مین ایک شخص تیسرا درمیان ہووے
کہا جاوے کہ اگر ایک آدمی دو پر سبقت کریگا تو اُسکو اسقدر ملیگا اور اگر وہ شخص آگے
نکل جاوین تو کچھ نہ ملیگا اس صورت مین تیسرے سے کچھ نہ لیا جاویگا اور اِن دونون
مین سے جو شخص آگے نکل جاوے وہ دوسرے سے لیوے اور یہی حکم ہے اُس صورت مین
کہ دو طالب علم ایک مسئلے مین اختلاف کرین اور چاہتے ہین کہ اُستاد کے روبرو بیان کرین

پس جسکا حکم اُستاد کی موافق ہو اُسکے لیے کچھ مقرر کرین مسئلہ ولیمہ نکاح کا سنت ہی اور جو شخص اسمین بلایا جاوے چاہیے کہ قبول کرے اور بغیر عذر کے قبول نکیا تو گنہگار ہوگا ف ولیمہ نام ہی اُس کھانے کا کہ بعد نکاح کے جو یارون کی ضیافت شکریہ کیا کرتے ہین مسئلہ دعوت کی کھانے مین سی اپنے گھر مین کچھ نہ لاوے اور سائل کو بھی نہ دیوے مگر مالک کی اجازت سی اور اگر جانے کہ اُس جگہ لہو یا راگ ہی تو حاضر نہووے اور دعوت قبول نکرے اور اگر بعد حاضر ہونے کی ظاہر ہو پس اگر منع کی طاقت رکھتا ہی تو منع کرے اور اگر طاقت نہ رکھے تو اس صورت مین اگر لوگون کا پیشوا ہی یا کھانے کی مجلس مین لہو ہی تو بھی نہ بیٹھے اور اگر کسی کا نہ پیشوا ہی اور نہ لہو کھانے کی مجلس ہی تو بیٹھ جاوے امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی جگہ گرفتار ہوا تھا مین قبل پیشوا ہونے کی پس صبر کیا مین نے مسئلہ راگ حرام ہی کسواسطے کہ وہ روکتا ہی خدا کی یاد سے اور خواہش دلاتا ہی شہوت کو گناہون کی طرف اور جس آدمی کو راگ سی خواہش گناہ کی طرف نہو مثلاً ایک درویش صاحب نفس مطمئنہ کا ہی خدا کی محبت اور عشق کی سوا اُسکو کچھ میل اور رغبت اُسکے سر مین نہون پھر یہ درویش جو مرد قابل شہوت کے نہین ہی اُسکی زبان سی کوئی کلام موزون آواز موزون کے ساتھ سُنے اور وہ کلام اُسکو یاد الٰہی سی مانع نہو بلکہ خواہش دلاوے خدا کی محبت کی پس اُنکے حق مین انکار کرنا نچاہیے خواجہ عالیشان بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی رکھتے تھے اُنھون نے فرمایا کہ نہ مین یہ کام کرتا ہون کسواسطے کہ یہ سنت نہین ہی اور نہ انکار کرتا ہون اور ملاہی اور مزامیر اور طنبور اور ڈھول اور نقارہ اور دف اور غیر اسکے سب حرام ہی بالاتفاق مگر طبل یعنی نقارہ غازیون کا یا دف بجانا نکاح کی خبر کے لیے جائز ہی مسئلہ شعر کلام موزون ہی پس جو شعر کہ مضامین خدا کی حمد اور رسول کی نعت اور مسائل دینیہ اور جو نیک باتین ہین اُنپر شامل ہون پس ویسے شعر کہنے درست ہین اور جب شعر کے مضامین بُرے ہین اُسکا کہنا اور پڑھنا دونون بُرا ہی لیکن جو شعر نیک ہی اُسمین بھی اکثر اوقات صلاح

کرنا مکروہ ہی مسئلہ ریا اور سمعہ یہ دونون عبادت کے ثواب کو باطل کرتے ہین یعنی جو شخص
عبادت کرتا ہی لوگون کو دکھانے یا سنانے کے لیے خدا کے نزدیک ثواب اسکا نہوگا مسئلہ
غیبت یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کہنی گو وہ برائی اسمین ہی حرام ہی خواہ اسکے دین کی برائی
کہے خواہ اسکی صورت کی خواہ اسکے حسب ونسب کی یا انکے سوا اور جس بات مین اسکو
برا معلوم ہو اسکی برائی کہنی مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام نہین ہی اور غیبت جب ہوگی کہ
ایک شخص کو معین کرکے بد کہے اور اگر ایک شہر کے سارے لوگون کی غیبت کریگا تو غیبت
نہوگی مسئلہ چغلی کھانی یعنی ایک کی بات دوسرے کو پہونچانی کہ جسمین انکے درمیان سبب
ناخوشی کا ہووے یہ بھی حرام ہی مسئلہ گالی دینا دوسرے کو زبان سے یا سر یا آنکھ یا ہاتھ
وغیرہ کے اشارے سے یا ہنسنا دوسرے پر اسطور سے کہ جسمین اسکی بیعزتی ہو حرام ہی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مال اور آبرو کی حرمت اسکے خون کی حرمت
کے مانند ہی اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالی نے تجکو بہت حرمت دی ہی لیکن مسلمان کے
خون اور مال اور آبرو کی حرمت تجھسے زیادہ ہی مسئلہ جھوٹھ بولنا حرام ہی مگر دو آدمی کے
درمیان صلح کروانی یا اپنی بی بی کو راضی کرنے یا ظالم کے ظلم دفع کرنے کے واسطے
ایسے مقامون مین جھوٹھ بولنا بہتر ہے اگر حاجت ہو اور بدون حاجت کے مکروہ ہی
مسئلہ سب جھوٹھ سے بڑا زیادہ جھوٹھ گواہی دینی اور جھوٹھ قسم کھانی کہ جسمین مسلمان کا
مال ناحق ہلاک کرے حق تعالے نے جھوٹھ کو شرک کے برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز
کرو تم جھوٹھ بات سے جس حال مین سیدھی راہ چلنے والے مسلمان ہو تم نہ شرک کرنیوالے
مسئلہ رشوت دینے والا اور رشوت کھانے والا دونون دوزخ مین ہونگے
ظالم کے ظلم دفع کرنے کے واسطے رشوت دینی جائز ہے مسئلہ جو لوگ قرآن
کے خلاف حکم کرتے ہین غزالی نے انکو کافر کہا اور تلاش کرنا حال مسلمانونکا
انکی برائی بیان کرنے کے لیے حرام ہے مسئلہ آپس مین جب قصد فساد ہووے

تو واجب ہی کہ شرع کی طرف رجوع کرین اور شرع جس طور پر حکم کرے اگرچہ طبیعت کے
خلاف ہو تو بھی واجب ہی کہ اُس حکم کو خوشی سے قبول کرین کیونکہ شرع کے حکم کو بُرا ماننا
کفر ہی اور اُسمین انکار شرع کا لازم آتا ہے مسئلہ غرور اور فخر کرنا اور اپنے نفس کو اوروں
سے بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا حرام ہے حق تعالے فرماتا ہے کہ اپنی جانون کو پاکی کر
ساتھ نسبت مت کرو بلکہ خدا جسکو چاہتا ہی اُسکو پاک کرتا ہی اور اعتبار خاتمہ کا ہی اور خاتمہ
معلوم نہین کہ کیا ہوگا حدیث مین آیا ہے حق تعالےٰ نے بعض لوگون کو بہشتی لکھا ہی اور وہ تمام
عمر کام دوزخ کا کرتے ہین اور آخر مین تائب ہوتے ہین اور کام بہشت کا کرتے ہین
اور بہشتی ہوتے ہین اور بعض لوگون کو دوزخی لکھا ہے وہ ساری عمر کام بہشت کا
کرتے ہین اخیر مین ازلی لکھا غالب آتا ہی اور عمل دوزخ کا کرتے ہین دوزخی
ہوتے ہین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے فرمایا بیت مرا پیر دانا ے مرشد شہاب
دو اندرز فرمود بر روے آب ٭ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ٭ دوم آنکہ بر غیر بدبین
مباش ٭ مسئلہ ایک دوسرے پر نسب کا فخر کرنا اور مال اور مرتبے کے زیادتی پر بڑائی
کرنی حرام ہی کیونکہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہی جو بڑا متقی ہے مسئلہ شطرنج
یا تختہ نرد یا چوپڑ یا گنجفہ وغیرہ کے ساتھ کھیلنا حرام ہی اور اگر اسمین ہار جیت
پر مال دینے لینے کی شرط ہو تو وہ جوا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہی اور اُسکی
حرمت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہی
مسئلہ خوجون سے خدمت لینی مکروہ ہے مسئلہ بالون کو پیوند لگا کر لمبا کرنا حرام ہے
خصوصاً جوڑ لگانا آدمی کے بالون سے بڑا گناہ ہی مسئلہ اذان کہنے پر اور امامت
اور تعلیم قرآن اور فقہ اور اُنکے سوا اور عبادات پر مزدوری لینی جائز نہین نزدیک
امام اعظم رح کے اور نزدیک دوسرے اماموں کے جائز ہے اور اس زمانے مین
فتویٰ اس بات پر ہے کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اُجرت لینی درست ہی مسئلہ نوحہ کرنا

اور گانے پر اور اسکے سوا گناہ کے اور کامون پر اجرت لینی اور نر جانور کو مادہ کے ساتھ جفت
کروانے کی اجرت لینی حرام ہے مسئلہ قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیون
کو بیت المال سے روزینہ دینا چاہیے موافق حاجت کی بدون شرط کے مسئلہ آزاد
عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفر کرنا درست نہین اور باندی اور ام ولد کو درست ہے
اور خالی مکان مین غیر عورت کے ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت آزاد ہو خواہ لونڈی حرام ہے
مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق انکی گردن مین ڈالنا حرام ہے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے وفات کے وقت اخیر کلام مین نماز کے لیے اور غلام لونڈی کے
ساتھ نیکی کرنے کے لیے وصیت فرمائی پس چاہیے کہ اپنے غلام لونڈی کو جو آپ
کھاوے سو کھلاوے اور جو آپ پہنے سو پہناوے اور اسکی طاقت سے زیادہ کام مین حکم
نہ کرے اور اگر کسی سخت کام مین حکم کرے تو چاہیے کہ آپ بھی اسکے شریک ہووے مسئلہ جبر
غلام کے بھاگنے کا اندیشہ ہووے اسکے پاؤن مین بیڑی ڈالنی جائز ہے مسئلہ غلام کو
مولے کی خدمت سے بھاگنا حرام ہے مسئلہ داڑھی کترواکر ایک مشت سے کم کرنی
حرام ہے اور داڑھی وغیرہ سے سفید بالون کو اکھاڑنا مکروہ ہے اور داڑھی چھوڑنی اور
موچھ اور ناخن کتروانا اور بغل اور زیر ناف کے بال منڈانا سنت ہے مسئلہ مرد اور عورت کو ایک
حمام مین داخل ہونا درست ہے اگر پردہ ہو اور ازار پہنے ہون مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا
اور برے کامون کو منع کرنا واجب ہے پس اگر مقدور رکھتا ہو تو ہاتھ سے منع کرے اور اگر
ہاتھ سے نہو سکے تو زبان سے اور اگر زبان سے نہو سکے یا زبان سے ہو سکتا ہے لیکن
اثر نہین کرتا ہے تو دل سے برا مانے اور صحبت انکی ترک کرے اور اگر اسقدر بھی نہ کیا
تو انکے وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دوست رکھنا خدا کے
تابعدارون کو خدا کے واسطے اور بغض رکھنا خدا کے دشمنون کو خدا کے واسطے فرض
ہے مسئلہ جسپر کسی نے احسان کیا پس احسان کرنے والے کا احسان ماننا اور اسکے

احسان کا بدلا دینا مستحب ہی یا واجب اور احسان کا انکار کرنا اور ناشکری کرنی بڑا گناہ ہے
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے بندے کا شکر نہ کیا اُسنے خدا کا شکر نہ کیا مسئلہ علما اور
صلحا کی مجلس مین بیٹھنا بہتر ہے اگر میسر ہو اور اگر میسر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہی مسئلہ
پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجنا بڑی کثرت سے مستحب ہی اور خدا کا ذکر اور پیغمبر کے درود
سے مجلس خالی رہنی مکروہ ہے مسئلہ مردون کو صورت بنانی عورتون کی اور عورتون کو
صورت بنانی مردون کی اور خواہ مرد ہون خواہ عورت انکو صورت بنانی کافرون اور
فاسقون کی حرام ہے مسئلہ ماکول اللحم جانور کو بغیر غرض کھانے کے قتل کرنا حرام ہے
اور موذی جانور کو قتل کرنا درست ہی مسئلہ مسلمان کا حق مسلمان پر چھ چیزین ہین
بیمار کی عیادت کرنا جنازہ مین حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام علیک کرنا چھینکنے والے کو
یرحمک اللہ کہنا لیکن جب وہ الحمد للہ کہے تب روبرو اور پیٹھ پیچھے دونون حال مین خیرخواہی
کرنا مسئلہ چاہیے پیار رکھے مسلمانون کے واسطے جس چیز کو پیار رکھتا ہے اپنے نفس کے
واسطے اور ناپسند رکھے انکے حق مین جس چیز کو ناپسند رکھتا ہی اپنے حق مین مسئلہ سلام کا
جواب دینا واجب ہی مسئلہ جان تو کبائر تین طور پر ہین ایک تو کفر کرنا کہ وہ سب
کبیرون سے بڑا ہے اور اُسکے قریب ہی گناہ مین عقائد باطلہ جیسے کہ عقائد رفاض
وغیرہم کے دوسرا حقوق بندون کا ہلاک کرنا یعنے ظلم کرنا مسلمانون کے مال پر اور خون کرنا
اور بےعزت کرنا حق تعالے حقوق اپنے بخشیگا اور حقوق بندون کے نہ بخشیگا امام بغوی
نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت
کے دن عرش کی جانب سے پکارنے والا پکاریگا کہ ای امت محمد کی حق تعالے نے
تم سارے مومن مردون اور مومن عورتون کو بخش دیا تم بھی سب آپس مین حقوق
ایک دوسرے کا بخشو اور بہشت مین داخل ہو حافظ نے فرمایا بیت مباش
در پے آزار ہر چہ خواہی کن ؛ کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست ؛ یعنی کوئی گناہ

برابر اس گناہ کے نہین تیسر ا قصور کرنا خاص خدا کے حقوق مین یعنی اُسکی بندگی بجالانی
پس جتنے کبائر حدیثون مین آئے ہین اُنکو ایک ایک کرکے مین شمار کرتا ہون شرک
کرنا ماباپ کی نافرمانی کرنا کسی کو ناحق مار ڈالنا جھوٹھ قسم کھانا جھوٹھی گواہی دینا اور خاوند والی
عورت کو زنا کی تہمت کرنا اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور دو چند کافرون کی
لڑائی سے بھاگنا اور جادو کرنا اور اولاد کو قتل کرنا جسطرح کفار لڑکیون کو
قتل کرتے تھے اور زنا کرنا خصوصاً ہمسائے کی عورت سے حدیث مین آیا
ہے کہ دس عورت کے ساتھ زنا کرنا کمتر ہے یعنے گناہ اُسکا بہت کم ہے بہ نسبت اسکے کہ زنا
کرے ہمسائے کی عورت کے ساتھ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہ لڑائی کرنی ہے خدا اور
رسول کے ساتھ اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہے کہ بڑا گناہ کبیرہ
وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماباپ کو گالی دیوے عرض کیا صحابہ نے کہ ماباپ کو کوئی
کیونکر گالی دیگا فرمایا کہ جب دوسرے کے ماباپ کو گالی دیگا تو وہ اُسکے ماباپ
کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف کرنی حرام ہے حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالی
اُسپر غضبناک ہوتا ہے اور عرش اُسکے سبب سے کانپتا ہے مسئلہ اگر کسی نے کسی پر لعنت کی
پس جسپر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کے نہین ہے تو وہ لعنت اُس لعنت کرنے والے پر
پھر آتی ہے ف حدیث مین آیا ہے کہ منافق کی علامتین چار ہین جھوٹھ بولنا اور
وعدہ خلاف کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول دیکر پھر دغا کرنا اور جھگڑے
کے وقت گالی دینا مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر خدا کو
ساتھ اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی ماباپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین
تجھکو کہ چھوڑ دے اپنی جورو اور مال اور اولاد کو مسئلہ خاوند کا حق عورت پر اسقدر ہے
کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خدا کے سوا اور کے واسطے سجدہ کرنا جائز ہوتا
تو عورت کو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت کو حکم کرے کہ زرد پہاڑ کے

پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کے پتھر سفید پہاڑ مین پہونچا پس عورت کو چاہیے
کہ اسی طرح کرے مسئلہ حدیث مین آیا ہی کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہی کہ اپنی بی بی کی
کے ساتھ خوب ہووے اور مین اپنی بیبیون کے حق مین خوب ہون اور عورت بائین
پسلی سے پیدا کی گیی راست ہونا ممکن نہین پس انکی کجی پر صبر کرنا چاہیے اور نیکی چاہیے
کرنی کہ عورت کو دشمن نہ بنا رکھے اگر راضی نہو تو طلاق دیوے مسئلہ گناہ صغیرہ کو
سہل جان کر ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور جو قطعی صغیرہ گناہ ہی اسکو حلال جاننا
کفر ہی بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا انس نے کہ بہت کامون
کو تم سب کرتے ہو اور انکو بال سے باریک اور سہل زیادہ جانتے ہو اور ہم سب انکامونکو
رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہلاک کرنے والی چیزون مین سے جانتے تھے ف
شرع مین باتین بہت ہین بڑی بڑی کتابین ان باتون سے پر ہین کفایت کی قدر ان
ورقون مین لکھی گئین زیادہ اس سی اگر حاجت پڑی تو عالمون کی طرف رجوع کرنا ہوسکتا ہی

کتاب الاحسان والتقرب

جان تو نیک بخت کرے تجکو اللہ تعالے یہ سارے مسائل جو مذکور ہوے ایمان اور
اسلام اور شریعت کی صورتین ہین یعنی شرع کے ظاہری احکام ہین اور شریعت کی
حقیقت اور مغز درویشون کی خدمتون مین تلاش کرنی چاہیے اور یون نہ کہا چاہیے
کہ حقیقت شریعت سے خلاف ہی یہ بات جاہلون کی ہے اور اس طور پر لکھنا کفر ہے
بلکہ یہی شریعت ہی اولیاء اللہ کی خدمتون مین اور رنگ پیدا کرتی ہی یعنے دل جب
علاقہ جسمی و علاقہ علمی و ر اللہ کے سوا جتنے علاقہ ہین سب سے پاک ہو جاتا ہی
اور نفس کی برائیان دور ہو کر نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی مین خلوص پیدا
ہو جاتا ہی پس یہی شریعت اسکے حق مین مغز ہو جاتی ہی اور اسکی نماز خدا کے نزدیک

اور علا تم کو پہونچاتی ہے یعنے دو رکعت اُنکی اوروں کی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے
اور یہی حال اُنکے صوم و صدقے وغیرہ کا بھی ہوتا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم
سب اُحد کے پہاڑ کے مانند سونا خدا کی راہ مین خرچ کرو گے ایک سیر یا آدہ سیر جو کے برابر
نہوگا جو صحابہ نے خدا کی راہ مین دیے ہین یہ مرتبے اُنکے قوت ایمان اور اخلاص کے سبب سے
تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشون کے سینہ سے چاہیے ڈھونڈنا
اور اُسی نور سے اپنے سینہ کو چاہیے روشن کرنا تا ہر نیک و بد صحیح فراست سے دریافت
ہو جاوے قرآن شریف مین ولی متقی کو فرمایا اور حدیث مین فرمایا کہ علامت اولیاء اللہ
کی وہ ہے کہ اُنکی صحبت سے خدا یاد آوے یعنی اُنکی صحبت سے محبت دنیا کی کم ہو جاوے اور
خدا کی زیادہ ہو وے لیکن جو آدمی متقی نہین ہوتا ہے وہ ولی نہین ہوتا ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ
نے فرمایا ہے بیت اے بسا ابلیس آدم رو کہ ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست
رباعی با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ٭ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ٭ زنہار ز صحبتش
گریزان میباش ٭ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ٭ الحمد للہ علی عبادہ الذین اصطفے

ترجمہ باب کلمات الکفر وقتا واسے بیطانی ہو

کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین دستور القضاۃ مین خلاصہ سے نقل کیا کہ ایک
مسئلے مین اگر کئی وجہ کفر کی ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوی کفر پر نہ چاہیے دینا
شیخین کو یعنے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہنے سے کافر ہوتا ہے اور علی کرم اللہ وجہہ
کو ان دونون پر فضیلت دینے سے کافر نہوگا بدعتی کہلاویگا خدا کے دیدار سے انکار
کرنے سے کافر ہوتا ہے اور یون کہنا کہ خدا کا جسم ہے اور ساتھ پانون ہین یہ کفر ہے اگر کفر کا
کلمہ اپنے اختیار سے کہیگا اور نہین جانتا ہے کہ یہ کفر کا کلمہ ہے کافر ہوگا نزدیک اکثر
علما کے اور نہ جاننے کا عذر قبول نہوگا اگر کلمہ کفر کا بدون قصد کے زبان سے نکل آوے

توکافر ہوگا اگر ارادہ کیا کافر ہونے کا ایک مدت دراز کے بعد پس بالفعل کافر ہوجائیگا
اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو حرام کہیگا یا فرض کو فرض نہ جانیگا تو کافر ہوگا اگر
گوشت مردار کا بیچتا ہے اور کہے کہ یہ گوشت مردار کا نہیں حلال گوشت ہے تو کافر نہوگا
مگر کاذب ہوگا اگر ایک مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا ہے اگر وہ کہے کہ
نہیں تو کافر ہوگا لیکن محمد بن فضل کے نزدیک یہ ہے کہ اگر قطعی گناہ مین اسطور پر انکار
کریگا تو کافر ہوگا نہیں تو نہین اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بھی مین اپنا حق اُس سے
لونگا کافر ہوگا اگر کہے کہ خدا تیرے مقابلے مین کفایت نہین کرتا ہے مین تیرا تجھسا
کیونکر کفایت کرسکونگا تو کافر ہوگا اگر یون کہے کہ آسمان پر میرا خدا ہے اور زمین پر تو ہے
کافر ہوگا اگر کسی کا لڑکا مرجائے اور وہ کہے کہ خدا اسکا محتاج تھا کافر ہوگا اور اگر دوسرا
کوئی کہے کہ خدا نے تجھپر ظلم کیا پس یہ شخص کافر ہوگا اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم
کہے کہ لے خدا تو اُسے مت قبول کر اگر تو قبول کرے تو مین نہ قبول کرونگا کافر ہوگا اگر کوئی
کہے کہ مین عذاب اور ثواب سے بیزار ہون کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کے نکاح
کرے اور کہے کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مین نے یا کہے کہ فرشتون کو گواہ کیا مین نے کافر
ہوگا اور مجمع النوازل مین لکھا ہے کہ اگر کہے داہنے یا بائین فرشتون کو گواہ کیا مین نے
توکافر نہوگا اگر کسی جانور نے آواز کی پس کہا کہ مریض مر لیگا یا کہا کہ غلہ مہنگا ہوگا یا کسی
جانور نے آواز کی پس سفر سے پہلے یعنے گھر سے نکلا تھا سفر کے قصد سے جانا موقوف کیا
اس شخص کے کفر مین اختلاف ہے اگر کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین ہمیشہ تجکو یاد کرتا ہون
اسمین بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کہیگا خدا جانتا ہے کہ تیری خوشی اور غمی مین ایسا ہون
کہ جسطرح اپنی خوشی اور غمی مین ہون اس صورت مین بھی بعض نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعض نے
کہا کہ اگر اس آدمی کی نیکی اور بدی مین اپنی جان اور مال سے اسطرح حاضر رہتا ہے کہ جسطرح
اپنی نیکی اور بدی مین مستعد رہتا ہے تو کافر نہوگا اگر کہے کہ قسم خدا اور تیرے پاؤن کی کافر ہوگا

اگر کہے کہ روزی خدا کی طرف سے ہی لیکن بندے سے ڈھونڈھ لینا چاہیے تو کافر ہوگا
اگر کہے کہ فلانا اگر نبی ہوگا اُسپر ایمان نہین لاؤنگا یا کہے کہ اگر خدا مجکو نماز کا حکم کریگا مین
توبھی نماز نہ پڑھونگا کافر ہوگا یا کہے کہ اگر قبلہ اُس طرف ہوگا تو نماز نہ پڑھونگا کافر ہوگا اگر کسی
پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے دوسرا کوئی
کہے پس ہم سارے جولاہے ہین کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام اگر گیہون نہ کھاتے
توہم سب بدبخت نہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کہتے تھے دوسرا کہے کہ یہ
بے ادبی ہی کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن تراشنا سنت ہی دوسرا کہے کہ اگرچہ سنت ہی مگر
مین نہ تراشونگا کافر ہوگا اور اگر کہے کہ سنت کیا کام آویگی کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف
کرتا ہی دوسرا اُسکے قول رد کرنے کے واسطے کہے کہ یہ کیا شور غل تمنے مچایا کافر ہوگا
تتمہ فتاوی سراجیہ مین لکھا ہے کہ قرض مانگنے والا اگر کہے کہ وہ اگر جہان کا خدا ہی توبھی اُس سے مین اپنا
قرض لے آؤنگا کافر ہوگا اور اگر یون کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہے توبھی لے آؤنگا کافر ہوگا
اگر کسی نے کہا کہ حکم خدا کا اسی طرح ہے دوسرا کہے کہ مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون
کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوی دیکھکر کہے کہ یہ کیا ایک بارنامہ تو فتوے کا لایا اگر شریعت
کو سبک جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہی دوسرے نے اُسکو رد
کیا اور کہا کہ تو دیکھ تا رہ شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ فلانے آدمی کے ساتھ صلح کر
اُسنے کہا کہ بت کو سجدہ کرونگا لیکن اُس سے صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ منظور اُسکا یہ ہی
کہ ایک بت کو سجدہ کرنے سے بھی زیادہ بد ہی اُسکے ساتھ صلح کرنی اگر کوئی شخص فاسق
مفتیون سے کہے کہ آؤ مسلمانی کی سیر کرو اور اشارہ کرے فساق کی مجلس کی طرف تو
کافر ہوگا اگر کسی شرابخوار نے کہا کہ خوش رہے وہ آدمی کہ خوش رہتا ہی ہماری خوشی پہ
ابو بکر طرخان نے کہا کہ وہ کافر ہوا اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت ہو دانشمند شوہر پہ
تو کافر ہوگی اگر کسی نے کہا کہ جب تک حرام مجکو ملے حلال کے گرد کیون پھرتا ہین

کافر ہوگا اگر کوئی بیماری کی حالت مین کہے کہ اگر چاہے تو مجکو مسلمان مار چاہے تو کافر مار
کافر ہوگا فتاوے سراجی مین لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا روزی مجھپر کشادہ کر یا کہا کہ مجھپر ظلم مت کر
ابو نصر نے توقف کیا اسلئے کفر مین ظاہر وہ ہی کہ کافر ہوگا کسواسطے کہ خدا پر ظلم کا اعتقاد
کرنا کفر ہی ایک نے اذان کہی اگر دوسرا کہے کہ تو نے جھوٹھ کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کا عیب کریگا اور موے مبارک کو حقارت سے مویک کہیگا تو کافر ہوگا اگر کوئی
ظالم بادشاہ کو عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا کہ کافر ہوگا اور امام ابو القاسم
نے کہا کہ کافر ہوگا اسلیے کہ البتہ کہی اسنے عدل کیا ہوگا حمادیہ اور سراجی مین لکھا ہی کہ اگر
کوئی اعتقاد کرے کہ خراج وغیرہ جو بادشاہ کے خزانے مین ہین یہ سب بادشاہ کی ملک ہین
تو کافر ہوگا اور سراجی مین لکھا کہ اگر کوئی کہے کہ تو علم غیب رکھتا ہی وہ کہے کہ ہان تو کافر ہوگا
اگر کوئی کہے کہ اگر پیغمبر تیرے مجکو بہشت مین لیجاوے تو مجھے بہشت منظور نہین اسکے
کفر مین اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ مین مسلمان ہون دوسرا کہے کہ
تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت کافر ہوگا اور جامع الفتاوی مین لکھا ہی کہ اظہر وہ ہے کہ
کافر نہوگا سراجی مین لکھا ہی کہ اگر کسی نے کہا کہ اگر فرشتے اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیرے
پاس چاندی نہین ہی تو بھی یقین نکرونگا کافر ہوگا اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ
ای کافر اور وہ کہے کہ اگر مین ایسا نہوتا تو تیرے ساتھ خلا ملا نہ رکھتا بعض نے کہا کہ
کافر ہوگا اور بعض نے کہا نہوگا اگر کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے کافر
نہوگا کسواسطے کہ مراد اسکی کیا ہی دور رہنا اس سے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ
کہے کہ اتنی مدت تو نے نماز پڑھکے کیا حاصل کیا یا یون کہے کہ اتنی مدت نماز پڑھکے کیا
حاصل کیا مین نے کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دے کہ تو
اپنے نزدیک ہمکو کافر جان لیا کر کافر ہوگا اگر کہے میرے تئین اپنی عورت خدا سے زیادہ پیاری ہے
کافر ہوگا لازم ہی کہ توبہ کرے پھر اس عورت سے نکاح پڑھ لیوے اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے

کہے کہ مجھکو مسلمانی بتلا تاکہ تیرے نزدیک مین مسلمان ہوجاؤن اگر مسلمان کہے توقف کر
جب تلک فلانا عالم یا فلانے قاضی کے پاس جاوے تو کہ وہ تجھکو بتلا دینگے پس
اُسوقت تو اُنکے نزدیک مسلمان ہونا اُسکے کفر مین اختلاف ہی صحیح وہ ہی کہ کافر نہوگا اور اگر
کوئی واعظ کہے توقف کر کہ فلانے دن وعظ کی مجلس مین تو مسلمان ہونا اس صورت مین
فتوی یہ ہی کہ واعظ کافر ہوگا اگر کہے کہ مجھکو خدا تعالی نماز روزے سے جلدی اُٹھادے کافر
ہوگا اگر کہے کہ کتنے دن نماز مت پڑھ تا حلاوت بے نمازی کی تو دیکھے کافر ہوگا اگر کہے کہ کام
عقلمندون کا بھی وہی ہی اور کام کافرون کا بھی وہی ہے یعنی دونون کا کام ایک ہی
تو کافر ہوگا اور اگر اس کام کا اشارہ کسی عالم معین کی طرف کریگا تو کافر نہوگا دعا مانگنے بیچ
یون کہنا کہ اے اللہ اپنی رحمت مجھسے دریغ مت رکھ یہ لفظ الفاظ کفر مین سے ہی اگر کوئی
شخص کسی عورت سے کہے کہ تو مرتد ہوجا اس صورت مین تو اپنے شوہر سے جدا ہوجایگی
کہنے والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لیے خواہ غیر کے لیے کفر ہی صحیح وہ ہی کہ اگر
کفر کو بُرا جانتا ہی لیکن چاہتا ہی کہ دشمن کافر ہوجاوے تو اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر
نہوگا اگر کوئی شخص شراب پینے کی مجلس مین بلند جگہ پر واعظون کے مانند بیٹھکر ہنسی کی باتین
کرے اور سارے اہل مجلس اُن باتون سے ہنسین اور خوش ہووین تو وہ سب
کافر ہووینگے اگر کوئی شخص آرزو کرے اور کہے کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا
تو کیا خوب ہوتا کافر ہوگا اگر کوئی آرزو کرے اور کہے کہ شراب حلال ہوتی یا روزہ
مہینے رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر نہوگا اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہی کہ یہ کلام
مین نے نہین کیا اور حال یہ ہی کہ اُسنے کیا ہی پس اسکے کفر مین دو قول ہین قول صحیح
یہ ہی کہ کافر نہوگا اور امام سرخسی سے منقول ہی کہ اگر قسم کھانے والا اعتقاد رکھتا ہی کہ اس
کلام مین جھوٹھ بولنا کفر ہی اُس صورت مین وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہین رکھتا ہی
تو نہوگا حسام الدین کا فتوی امام سرخسی کے قول پر ہی امام طحاوی نے کہا کہ سو مین ایمان

سے خارج نہوگا یا کہ جب انکار کریگا اُس چیز کا کہ جسپر ایمان لانا واجب ہی امام ناصر الدین
نے کہا کہ جس چیز کے اختیار کرنے سے یقیناً مرتد ہو جاتا ہی اُس چیز کے ظاہر ہونے سے
حکم روت کا کیا جائیگا اور جس چیز کے اختیار کرنے سے مرتد ہونے مین شک ہووے اُس
امر کے ظاہر ہونے سے مرتد کا حکم نچاہیے کرنا کیونکہ امر یقینی زائل نہین ہوتا ہی شک کے سبب
سے اور حال یہ ہی کہ اسلام غالب رہتا ہی مغلوب نہین ہوتا ہی مسلمان کو کافر کہنے کا
فتوی جلدی نچاہیے دینا کیونکہ کفار کے اکراہ سے جسنے کلمہ کفر کا کہا علما نے اُسپر بھی حکم
کفر کا نہین فرمایا بلکہ فرماتے ہین کہ ایمان اُسکا قائم ہی تاتار خانی مین ینابیع سے نقل
کیا ہی کہ ابو حنیفہؒ نے کہا کہ جبتک کفر پر اعتقاد نہ کریگا کافر نہوگا اور ذخیرہ مین لکھا ہی
کہ مسلمان کافر نہین ہوتا مگر جسوقت کفر کا قصد کریگا کافر ہوگا مضمرات مین نصاب الاحتساب
اور جامع اصغر سے نقل کیا کہ اگر کسی نے کلمہ کفر کا قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر پر نہین رکھتا ہی
علما نے کہا کہ کافر نہوگا کیونکہ اعتقاد سے علاقہ رکھتا ہی اور اُسکو کفر پر اعتقاد
نہین ہی اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے اور جانتا نہین کہ یہ کلمہ
کفر کا ہی بعض علما نے کہا کہ کافر نہوگا نجاننے کے سبب سے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا
کیونکہ جہل عذر نہین ملتقی سے روایت ہی کہ جورو خاوندون مین سے ایک کی مرتد ہونے
کے ساتھ فی الحال نکاح ٹوٹ جاتا ہی قاضی کے حکم پر موقوف رہتا نہین اگر کسی نے
آتش پرستون کے مانند ٹوپی پہنی یا ہندؤن کے مانند لباس پہنا بعضے علما نے کہا
کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا کہ نہوگا اور بعضے متاخرین نے کہا کہ ضرورت کے سبب پہنیگا
تو کافر نہوگا اگر زنار باندھا اس صورت مین قاضی ابو حفص کہتے ہین اگر کفار کے ہاتھ
سے خلاصی پانے کے لیے باندھا ہوگا تو کافر نہوگا اور تجارت کے فائدے کے واسطے
باندھا ہوگا تو کافر ہوگا جب مجوس نوروز کے دن جمع ہووین یا ہنود دیوالی اور ہولی
کے دن خوشی کرین اُسوقت اگر کوئی مسلمان کہے کہ ان لوگون نے کیا اچھی سیرت

رکھی ہو کافر ہوگا مجمع النوازل مین لکھا ہی کہ اگر کوئی مرد گناہ کرے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ
پس دوسرا شخص کہے کہ توبہ کر اور وہ کہے کہ کیا مین نے کیا ہی جو توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام
مال سے صدقہ کیا اور ثواب کی امید رکھی تو کافر ہوگا صدقہ لینے والا اگر جانتا ہی کہ صدقہ حرام مال
کا ہی باوجود جانتے کے اگر دعا کرے اور صدقہ دینے والا آمین کہے تو دونون کافر ہونگے
کوئی فاسق شراب پی رہا تھا اُس حالت مین اُسکے اقربا آئے اور درہم اُسپر تصدق کیے
یا سب نے اُسکو مبارک باد دی ان دونون صورت مین وہ سب کافر ہوئے اپنی عورت سے
لواطت حلال سمجھنے سے کافر ہوگا اجنبی عورت کے ساتھ حلال جاننے سے کافر ہوگا حیض
کی حالت مین وطی حلال جاننا کفر ہے اور استبرا کے حال مین حلال جاننا بدعت ہی خسروانی مین
لکھا ہی کہ ایک مرد اگر بلند جگہ پر بیٹھ جاوے اور لوگ ٹھٹھے کی راہ سے اُس سے مسائل
پوچھین اور وہ بطریق ٹھٹھے کے جواب دیوے تو وہ کفر ہو جائیگا دینی علوم کے ساتھ
ہنسی کرنا کفر ہی ہنسی کرنے والا چاہے بلندی پر بیٹھے چاہے پستی مین اگر کہے کہ مجکو علم کی
مجلس سے کیا کام یا کہے کہ جن باتون کو علما کہتے ہین اُنکو کون کر سکتا ہی یا کہے کہ مین
عالمون کے حیلہ کا منکر ہون کافر ہوگا اگر کہے کہ زر چاہیے علم کیا کام آویگا کافر ہوگا
اگر کہے کہ ان علمون کو کون سیکھے یہ تو کہانیان ہین یا یون کہے کہ یہ تو مکر و فریب ہین
کافر ہوگا اگر ایک شخص کہے کہ چل شرع کی طرف دوسرا کہے پیادہ لے آ کافر ہوگا اور اگر
کہے چل قاضی کے پاس وہ کہے کہ پیادہ لے آ کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ نماز جماعت
کے ساتھ پڑھ وہ کہے کہ ان الصلوۃ تنہا کافر ہوگا وقت کیونکہ آیت قرآن کی ہے
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ تنہی کے معنی منع کے ہین اُسنے ہنسی سے اکیلے کے
معنی مراد لیا اور ہنسی کرلی قرآن کی آیت کے ساتھ کفر ہی اگر کوئی قرآن کی آیت پیالہ
رکھ کر پیالے کو پر کرکے کہے کَاْسًا دِھَاقًا کافر ہوگا دیگ مین جو کچھ باقی رہجاتے اسپر
اگر کہے وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہکر شراب پیوے یا زنا کرے

تو کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہکر حرام کھاوے اس صورت مین بھی کافر ہوگا اگر رمضان
آوے اور کہے کہ کیا رنج سر پر آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ چل فلانی کو امر بالمعروف
کرین پس اگر جواب دیوے کہ اُسنے میرا کیا کیا ہے کہ مین اُسکو امر بالمعروف کرونگا کافر ہوگا کوئی
مرد اگر قرضدار سے کہے کہ میرا زر دنیا مین دے کیونکہ آخرت مین زر نہوگا اگر وہ جواب دیوے
کہ دس اشرفی اور دے آخرت مین مجھے لینا وہین دونگا کافر ہوگا بادشاہ کو اگر سجدہ
عبادت کا کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر جسطرح سلام تحیة کا کرتے ہین اسی طرح اگر سجدہ
تحیة کا کریگا تو علما کو اسمین اختلاف ہے ظہیریہ مین لکھا ہے کہ کافر نہوگا ہدایہ کی شرح فوائد الدرایة مین لکھا ہے
کہ سجدہ کرنا نہین جائز ہے بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری وضع سے مثلاً کھڑا رہنا بادشاہ
کے روبرو یا ہاتھ چومنا یا پیٹھ جھکانا جائز ہے جو کوئی بتون کے نام پر یا کسی جگہ پر یا پیر
یا اور گھر اور چشمہ وغیرہ پر ذبح کرائیگا پس وہ ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اور اُسکی عورت
اُسکے نکاح سے نکل جائیگی اور وہ جانور ذبح کیا ہوا مردار ہوگا دستور القضاة مین امام زاہد سے
ابو بکر سے نقل کیا کہ جو شخص کافرون کی عید کے دن چنانچہ مجوس کی نوروز مین اور اسی طرح
ہندؤون کی ہولی اور دوالی اور دسہرے مین جاوے اور کافرون کے ساتھ بازی
مین شریک ہووے تو کافر ہوگا یاس کا ایمان قبول نہین اور یاس کی توبہ قبول
ہوتی ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اصح قول وہ ہے کہ قبول ہوتی ہے شرح مقاصد مین
لکھا ہے کہ جو شخص انکار کرتا ہے عالم کے حدوث کا یا انکار کرتا ہے حشر جسمون کے ساتھ ہونیکا
یا کہتا ہے کہ حق تعالے کو علم جزئیات کا نہین اور انکے مانند جو ضروریات دین کے ہین
انھین انکار کرتا ہے پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق جنکے عقیدے سنت اور جماعت
کے برخلاف ہین مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر اُنکے جو فرقے باطلہ ہین
کہ دعوے اسلام کا کرتے ہین اُنکے کفر مین اختلاف ہے ملتقی مین ابو حنیفہؒ سے
روایت ہے کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون مین اور ابو اسحاق اسفرائنی نے کہا کہ

کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہے مین بھی اُسکو کافر جانتا ہون اور جو کوئی کافر نہین جانتا ہے مین بھی اُسکو کافر نہین جانتا ہون علامہ علم الہدی نے بحر المحیط مین کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو گالی دیوے یا اہانت کرے یا اُنکے دین کے امور مین سے کسی امر مین یا اُنکی صورت مبارک مین یا اُنکے اوصاف مین سے کسی وصف مین عیب کرے اگرچہ دل لگی کی راہ سے ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہے اُسکو قتل کرنا واجب ہے توبہ اُسکی قبول نہین اجماع اُمت اس بات پر ہے کہ نبیون سے چاہے کوئی نبی ہو اُنکی جناب مین بے ادبی کرنا اور اُنکو خفیف جاننا کفر ہے بے ادبی کرنے والا کافر ہوگا خواہ حلال جان کے بے ادبی کی ہے یا حرام جان کے روافض جو کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے خوف سے خدا کے بعض احکام کو نہین پہونچایا یہ کفر ہے فقط

نقشہ سایہ اصلی

اس جدول مین احوال مقدار ہر ماہ کے سایۂ اصلی کا اور اوقات نماز کا اور مقدار شفق اور صبح صادق کا لکھا گیا ہے اول اُسکے اصطلاحات معلوم کرنا چاہیے وہ یہ ہین قدم ساٹھ دقیقہ کا ہوتا ہے اور ایک دقیقہ ساٹھ آن کا اور آن کا مقدار یہ ہے کہ اُسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل ساٹھ ریزہ کا اور ایک ریزہ ساٹھ ذرہ کا اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہے جیسے کہ کہین آن اور ذرہ اسقدر ہوتا ہے کہ اُسمین ایک حرف بھی نہ کہہ سکین اور بعضون نے لکھا ہے کہ پل وہ ہے کہ جسمین اٹھارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم کی

حسب افق دار الخلافہ دہلی لکھی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے پسند کی ہے

ماه	ایام	بروج	گھڑی	پل	قدم	دقیقه	گھڑی	پل	قدم	دقیقه	گھڑی	پل	قدم	دقیقه	گھڑی	پل
چیت	۳۱	حمل	۳	۲۶	۳	۴۹	۱۵	۴	۱۰	۳۹	۶	۲۳	۱۷	۲۹	۴	۱
بیساکھ	۳۱	ثور	۳	۲۶	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱۰	۶	۹	۱۶	۱۰	۴	۳۹
جیٹھ	۳۲	جوزا	۳	۵۵	۱	۲	۱۶	۵۱	۸	۲	۸	۲	۱۵	۲	۴	۵۴
اساڑھ	۳۱	سرطان	۴	۰	۰	۳۸	۱۷	۱۷	۸	۴۸	۸	۴۸	۱۴	۳۸	۵	۱۱
ساون	۳۱	اسد	۳	۵۵	۱	۲	۱۶	۵۱	۸	۲	۸	۲	۱۵	۲	۴	۵۵
بھادوں	۳۱	سنبلہ	۳	۲۶	۳	۱۰	۱۶	۴	۹	۱	۶	۹	۱۶	۱۰	۴	۱۹
اسوج	۳۰	میزان	۴	۲۶	۳	۴۹	۱۵	۴	۱۰	۳۹	۶	۲۳	۱۷	۲۹	۴	۹
کاتک	۳۰	عقرب	۳	۲۷	۵	۵۴	۱۳	۵۰	۱۲	۵۲	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۴	۳
منگسر	۲۹	قوس	۳	۲۶	۸	۱	۱۳	۴	۱۵	۱	۵	۴۰	۲۳	۱	۳	۵۱
پوہ	۲۹	جدی	۳	۴۰	۹	۱	۱۳	۳۴	۱۲	۱	۵	۳۶	۲۳	۱	۲	۱
ماه	۳۰	دلو	۳	۲۶	۸	۱	۱۳	۴	۱۵	۱	۵	۴۰	۲۲	۱	۳	۵۱
پھاگن	۳۰	حوت	۳	۲۷	۵	۵۴	۱۳	۵۵	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۳	۴

خاتمۃ الطبع

بافضال الٰہی بحمد کتاب کنز الشفعت مسمی بکشف الحاجۃ اردو ترجمہ مالابدمنہ مع نقشۂ سایۂ اصلی بیا
ابو الحسنات قطب الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد بماہ سوم ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۲ھ مطابق ماہ فر
مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہو کے ہدیۂ مسلمین و مسلمات ہوئی